

مکتوب نمبر ۱

کرمی اخیم حاجی سید عبدالرحمن صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل کی تاریخ میں مبلغ سو روپیہ
ملک پور پہنچے۔ حکم اسد پر اکوئی خط سابعہ نہیں آیا۔ اس خط بہ سخت خدو رسید سے اطلاع دیتا ہوں امید کہ ہمیشہ خیریت
سے مطلع اور سرور الوقت فرماتے رہیں۔ باقی ہر طرح سے خیریت ہے۔ مخالفین کا اس طرف بہت غلبہ ہے مگر
انجلا معلوم ہوتے ہیں خدا تعالیٰ ہر ایک مومن کو ثابت قدم رکھے والسلام خاکسار غلام احمد۔ ۲۲ اگست ۱۹۹۸

مکتوب نمبر ۲

کرمی اخیم حاجی سید عبدالرحمن صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آن کرم کی طرف ایک دفعہ سو روپیہ اور
ایک دفعہ تارکے ذریعہ ڈیڑھ سو روپیہ محکوم کل پہنچا اب بدجلشان بعض ان دینی خدمات کے دنیا و آخرت میں آپ کے اجر
بخشنے۔ اور آپ کے ساتھ محکوم بد پیر بہت ہے اس قدر کہ وقت پر کام دیا۔ ایسا اتفاق ہوا کہ عبد اللہ اہتم عیسیٰ ادا
اس کا باقی گروہ جن کی نسبت شہید کی تھی کہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں انکو ہر ایک طرح کا عذاب اور ذلت پہنچیں ان کی
نسبت شہید کی پوری ہوئی مگر بعض شریر قبول نہیں کرتے۔ عبد اللہ اہتم کی نسبت یہ ابہام تھا کہ اگر وہ پندرہ ہونے
تک حق کی طرف رجوع نہ کرے تو مر جائیگا چنانچہ پندرہ ماہ تک مارے خون جان بلب دہا اور شہر شہر موت سے ڈرنا
پھرا اور اس کے دماغ میں ہی خلل آگیا اور محکوم خدا تعالیٰ نے بتایا کہ اس نے پوشیدہ طور پر حق کی طرف رجوع نہیں
لہذا اس شرط کے موافق موت سے بچ گیا۔ گو باویہ کا مزہ دیکھ لیا۔ اس لئے میں نے عیسیٰ کوں پر حجت ثابت کرنے کے
لئے پانچ ہزار اشتہار چھپوایا ہے۔ اور اسی بارے میں ایک اہل انوار الاسلام چھاپا اس پر آپ ہی کا روپیہ آمدہ خرچ
ہوا یہ اشتہار اور رسائل عنقریب آپ کی خدمت میں مرسل ہونگے ان کا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ خدا تعالیٰ
نے اپنی شہید کی کو پورا کیا اور عیسیٰ کوں کے بحث کرنے والے گروہ کو طرح طرح عذاب اور دکھوں میں مبتلا
کیا اور عبد اللہ اہتم نے پوشیدہ طور پر چھابیت اسلام کو قبول کر لیا اور اگر عبد اللہ اہتم انکار کریں کہ میں نے
قبول نہیں کیا تو وہ مجھے بلا توقف ہزار روپیہ دے اور قسم کھا جائے اور اگر وہ قسم کھا کر ایک سال تک پنج
گیا تو روپیہ اس کا ہوا اور نیز ہم اقرار کر دیں گے کہ ہمارا ابہام غلط ہے۔ اس عرض سے یہ پانچ ہزار اشتہار چھپوا دیں گے
ہے۔ خدا تعالیٰ ہم پر بھی طرح کھول دے کہ اس کی رہائی محض اسلام کی طرف چمکنے سے ہوئی ہے لیکن اگر وہ ہزار
طلب کرے تو پہلے اس کا فکر ہو رہنا ضروری ہے سو اگرچہ میں آپ کے متواتر خدمات کی وجہ سے کوئی تکلیف آپ کو دینا
نہیں چاہتا۔ مگر کچھ ضیاع آتا ہے کہ ایسے کاموں میں اگر دستوں کو نہ کہا جائے تو اور کس کو کہا جائے؟ میں خوش گمان ہوں کہ خداوند متعال
ملک و ہزار روپیہ محکوم بطور ترصہ کے دیدیں۔ مگر ابھی میرے پاس نہیں جاتا جائے اگر اس عیسیٰ نے مقابلہ کے کو
دم مارا اور روپیہ طلب کیا تو اس وقت بذریعہ تار سہمہ میں یہ روپیہ مجھ سے دم ہو گا اور خدا کے متواتر ابہات سے

انتاب کی طرح میرے پرورش ہے کہ ہم فقہ پائینگے۔ لیکن ایک معاملہ کی بات کو لے کر لے کے لے لکھتا ہوں اگر محفل کے طور پر جو بالکل محفل ہے کافریدین فتویٰ ہو تو یہ قرعہ بلا تا مل ادا کرونگا۔ درنہ وہ ہزار روپیہ جو بطور امانت اس کے پاس ہوگا۔ واپس کر دیا جائیگا۔ بلکہ اس کا کمال تر وہ ہے خدا تعالیٰ بہم پہنچا دے اور امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہر طرح بہم پہنچا دیگا۔ وہ قادر مطلق ہے مگر اس وقت یہ کہانی ہے کہ جب میں طلب کروں اور کھوں کہ اب یہ کیا کیونکہ ابی اشتہار چھپ رہے ہیں۔ بلکہ میں وقت اشتہار رجسٹری کر اگر اس کے پاس یہ پہنچا دیگا۔ اور وہ روپیہ مانگے گا اس وقت درکار ہے۔ اول تو مجھے امید نہیں کہ وہ طلب کرے۔ کیونکہ وہ جو شاہ ہے اور درحقیقت حبیبیہ اہام کا مشاعر ہے اس نے اسلام کی طرف رجوع کیا ہے اور اگر طلب کرے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ذیل ہو کر رہے گا اور ہزار روپیہ ہٹا منوں کے پاس باضابطہ منسک لیکر رکھ دیا جائیگا۔ امید کہ جواب سے مطلع فرما دے

باقی خیریت ہے والسلام اور واضح کہ عید اہل اہم کے باقی کردہ جو فریق مباحثہ تھے ہر ایک طرح کا عذاب بھی پورے خیر تھا بلکہ موافقین ہی وارد ہوئیں جس کی نقل اشتہار میں درج ہے فقط۔ خاکر غلام احمد از قادیان

مکتوب نمبر ۳

مشفق کرمی ہمارے بہادر پهلوان حاجی سید عبدالرحمن صاحب سلمہ تھا۔ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تارہ پوکا حال یہ ہے کہ دروغ گو حق پوش ہمسائی نے قسم کھاتے سے انکا کیا اس وقت دوسرا اشتہار نکلا ہمارے جس میں بجائے ایک ہزار دو ہزار روپیہ انعام بکھریا گیا ہے امید نہیں اور ہرگز امید نہیں کہ اب بھی ہمارے لیکن یہ تمام ثواب آپ کے حصہ میں ہے آپ اب بجائے ایک ہزار کے دو ہزار کی تیاری رکھیں میں چاہتا ہوں کہ پانچ ہزار تک کیجے۔ دیگرے اشتہار دیئے جائیں اور میں چاہتا ہوں کہ یہ پانچ ہزار روپیہ کا ثواب آپ کو ہرگز امید نہیں کہ یہ پلید گردہ عیسائیوں کا مقابلہ پر آدے کیونکہ جھوٹے ہیں۔ گروہ جانے اس تقریب سے کیا کیا ثواب آپ کو ملینگے ایسی صورت ہو کہ جب ہم آپ سے بذریعہ تار دو ہزار روپیہ طلب کریں تو بلا توقف پورے کر دے اور اگر وہ ہزار پر بھی یہ پلید گردہ خاموش رہے تو میں تین ہزار روپیہ کا اشتہار دیں گا تو بروقت طلب تین ہزار روپیہ پورے کر دے گریں ہرگز امید نہیں کہ وہ نظریاتی قسم کھائے کیونکہ جھوٹا ہے اسی روپیہ اور ان لوگوں کی روسیای مطلو ہے جو مسلمان کہلا کر ان کے رفیق بن بیٹھے ہیں شاید ایک ہفتہ تک دو ہزار روپیہ کا اشتہار آپ کے پاس پہنچے گا۔ اور غالباً یہ اشتہار دس ہزار تک چھپے گا۔ والسلام۔ خاکر غلام احمد (اس خط کی کاپی نہیں کر مضمون مسلم ہوتا ہے تبصرہ شدہ ہے۔)

(مکتوب نمبر ۴)

کرمی خاص محب کرمی حاجی سید عبدالرحمن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ انکرم کے ایک سو روپیہ مسئلہ بذریعہ تار کی واک میں بلکہ خدا تعالیٰ ان خدمات کا بدلہ جو آپ اللہ کرے ہیں۔ دین و دنیا میں آپ کو عطا فرما دے۔

اس سے اطمینان دل سکے ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ جل شانہ نے نواب کبراہم پخانے کا آپ کے لئے ارادہ فرمایا۔ دنیا کی حقیقت خدا تعالیٰ کے نزدیک اس قدر سچ ہے کہ پریشہ کی برابر بھی نہیں اس لئے فاسق اور فاجر اور بڑے بڑے کافر ہی اس میں شریک ہیں بلکہ زیادہ دنیا میں عروج انہیں کا نظر آتا ہے پس نیک بخت مسلمان کے لئے جو سچا مسلمان ہے فکر آخرت مقدم ہے دنیا میں ہم درختوں کے پتے ہمارے ہی گزارہ کر سکتے ہیں قانون سے ہی بسک سکتے ہیں۔ لیکن آخرت کے ذلت اور آخری محاسبی ایک ابدی موت ہے سو میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ جل شانہ دنیا کی آفت سے محفوظ رکھے عاقبت کے مراتب نصیب کرے اور اپنی محبت عطا فرماوے۔ آمین۔ مجھے آپ سے دلی محبت ہے اور آپ کے لئے غائبانہ دعا کرتا رہتا ہوں اور آپ کے بھائی صالح محمد اور عالی محمد دونوں کے لئے بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ جل شانہ دنیا کی بلاؤں سے بچا دے اور دین کی لغزشوں سے محفوظ رکھے آپ کا پہلا درویش ہی پوچھ گیا۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد ۹ دسمبر ۱۳۹۷ء

مکتوب نمبر ۵

محبت یک رنگ کریں۔ احویم حاجی سید عبدالرحمن صاحب اللہ رحمہ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کل کی ڈاک میں فریدو ناہیال پور و پیرسلطان کرم جگہ پوچھ گیا۔ خدا تعالیٰ آپ کو ان قلبی خدمات کا دلا جہاں میں وہ اجنبی شخص جو اپنے مخلص اور وفادار بندوں کو بخشتا ہے۔ آمین ثم آمین۔ یہ بات فی الواقع سچ ہے کہ جگہ آپ کے درویش سے اس قدر دینی کام میں درویش پوچھ رہی ہے کہ اس کی نظیر سے پاس بیت ہی کم ہے میں اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ آپ کو ان خدمات کا وہ پاداش بخشے کہ تمام حاجات دارین پر محیط ہو اور اپنی محبت میں ترقیات عطا فرما دے انھیں اللہ تعالیٰ کے لئے اس پر آشوب زمانہ میں جہول سخت ہو رہے ہیں آگے سے آگے بڑھنا کچھ تعذری بات نہیں ہے۔ انشاء اللہ القدر آپ ایک بڑے نواب کا حصہ پاؤ گے اس میں کچھ تعذری بات نہیں ہے۔ میں کہہ چکا ہوں کہ ایک جگہ میں بیٹھا ہوں یک دفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ غریب سے کسی قدر درویش میرے سامنے موجود ہو گیا ہے میں حیران ہوا کہ کہاں سے آیا۔ آخر میری یہ مائے پٹری کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے نے ہماری حاجات کے ٹھیکیاں رکھ دی ہیں پھر بات ابہام ہوا۔ کہ الیٰ مرتلہ ایک ہمیشہ۔ کہ میں تمہاری طرف ہر پہنچتا ہوں۔ اور ساتھ ہی میرے دل میں پڑا کہ اس کی بہی تعبیر ہے کہ ہمارے مخلص دوست حاجی سید عبدالرحمن صاحب اس فرشتہ کے رنگ میں تمش کئے گئے ہوں گے اور غالباً وہ درویش پہنچیں گے۔ اور میں نے اس خواب کو عربی زبان میں اپنی کتاب میں لکھ دیا۔ چنانچہ کل اس کی تصدیق ہو گئی الحمد للہ یہ قبولیت کی نشانی ہے کہ مولیٰ کریم نے خواب اور ابہام سے تصدیق فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے اور فضل سے کمالات سے بچا دے اور آپ کی سائنس ہو۔ میں عقیب ایک کتاب من الرحمن نام شائع کرنے والا ہوں شاید اس کے کاغذ کے لئے لاہور میں آدمی پہنچو۔ اس میں یہ بیان ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہم پر کیا کیا فضل کئے اور قرآن کریم کی بعض آیتوں کی تفصیل ہوگی غالباً عربی زبان میں مود ترجمہ ہوگی باقی خیریت ہے۔ والسلام از طرف محمدی احویم مولوی حکیم نور دین صاحب اسلام علیکم معلوم کریں۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۱۷ مارچ ۱۳۹۵ء

مکتوب نمبر ۶

محمد دمی کرمی حاجی سید صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل بندہ نادار مبلغ ایک صد روپیہ مرسلہ انکم مجکم پورے گئے جزاکم امد خیر الجواد احسن ابکم فی الدنیا والعقبیٰ۔ یہ ایک الطاف رحمانیہ ہے اور قبولیت خدمت کی نشانی ہے کہ آپ کی خدمات مالی سے اکثر چھٹن از وقت مجکو خبر دی جاتی ہے اس لئے ایسا ہی اتفاق ہوا اور دوسروں کے لئے بہت ہی کم ایسا معاملہ وقوع میں آیا ہے۔ و امد اعلم کہ عاجزان دنوں بجا رہ رہے اور اب بھی اکثر دوسرے دوران سر کی بناء یلاحق ہے مگر الحمد صد کہ ہزاروں خطرناک بیماریوں سے امن ہے۔ میری ستارہ ملاکت طبع کے باعث سے رسائل اربعہ کے طبع میں توقف ہوا اب میں خیال کرتا ہوں کہ شاید یہ کام آخر زمربنگ کال ہو جائے آئندہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے بخدمت محبی اخویم سید صاحب سلمہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم میری والسلام میں سطر جانان مناسب نہیں۔ والسلام خاک مرزا غلام احمد ۶ جون ۱۹۰۶ء

مکتوب نمبر ۷

محمد دمی مخلصی محی حاجی سید عبدالرحمن صاحب سلمہ امد نقاسے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تین روز ہوئے کہ آپ کا پہلی مطیع یعنی مبلغ سورہ پیدہ بدیع داک مجکو طاجر اکم امد خیر الجواد احسن ابکم فی الدنیا والعقبیٰ میں قدر آپ اس محبت کے جوش سے جہنگان خد کو خدا تعالیٰ کی راہ میں ہوتے ہیں خدمت مالی کر رہے ہیں اس کی عوض میں ہماری ہی دعا ہے کہ خدا کریم ورحیم آپکو دنیا و آخرت میں لازوالی دستوں سے مالا مال کرے اور ہر ایک امتحان امد ابتلا سے بچا دے آمین ثم آمین اس وقت انہیں رسائل کی تالیف میں مشغول ہوں جن کا انکم سے تذکرہ ہوا تھا چونکہ بعض امور دیمیدیں کی شہادتیں ہر کار تھیں اس لئے میرے وقت کا بہت حرج ہوا۔ اب صرف ادن امور ستقرہ سے ایک امر باقی ہے جس کی نسبت مجھی منشی زین الدین محمد اراہم نے وعدہ کیا ہے کہ جلد میں اس کا جواب پیچہ ذکا اس کے بعد میری کاروائی جلد جلد انت امد خانہ کو چھوڑیگی خدا تعالیٰ ان پادریوں کی گروہ کو تیار کرے انہوں نے دنیا کو بہت نقصان پہنچایا ہے آمین امید کہ ہمیشہ اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع و سرور الوقت فرماتے رہیں۔ والسلام خاک مرزا غلام احمد۔ از قادیان ۱۹ اگست ۱۹۰۶ء

مکتوب نمبر ۸

محمد دمی کرمی حاجی سید عبدالرحمن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل کی داک میں مبلغ ایک سو روپیہ انکم مجکو طاجر حال خیر و عافیت معلوم ہوا خدا تعالیٰ آپ کو ان مخلصانہ خدمات کا دارین میں بخشے امد نیز آپ کے اموال میں برکت عطا کرے۔

مکتوب نمبر ۹

مخدومی مکرمی جی فی امد حامی سید عبدالرحمن صاحب سلسلہ امد نقاے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ سرسلہ آن حب تجکو پہنچا۔ اس کے عجائبات میں سے ایک یہ ہے کہ اس روپیہ کے
پہنچنے سے تھینٹھائے گھنٹہ پہلے تجکو خدائے عزوجل نے اس کی اطلاع دی سو آپ کی اس خدمت کے لئے یہ
اجوگانی ہے کہ خدا تعالیٰ آپ سے راضی ہے اس کی رضا کے بعد اگر تمام جہاں ریزہ ریزہ ہو جائے
تو کچھ پرواہ نہیں یہ کشف اور الہام آپ ہی کے بارہ میں تجکو دو دفعہ ہوا ہے۔ فالحمد للہ الحمد للہ اس وقت میں
تین رسالے تمام نجات کے لئے تالیف کر رہا ہوں اور جو دوسرے رسالے عیسائی مذہب پر نگہ رہا ہوں۔ ان میں یہ
ایک توقف ہے کہ چند یودیوں اور... کی کتابیں میرے پاس انگریزی میں پہنچی ہیں میں جانتا ہوں کہ ان کا ترجمہ
کر اگر کچھ ان کے مقاصد جو کارآمد ہوں ان رسائل میں درج کروں اور یہ رسالہ جواب چپ رہا ہے۔ غالباً وہ تین ہفتہ
تک آپ کی خدمت میں پہنچا جائیگا۔ والسلام۔ خاک مرزا غلام احمد۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔

مکتوب نمبر ۱۰

مخدومی مکرمی اخویم حامی سید عبدالرحمن صاحب سلسلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا میں باعث
علاقت طبع تین روز جواب لکھنے سے قاصر رہا۔ آپ کی تشریف آوری کے ارادہ سے نہایت خوشی پہنچی امد نقاے جسرا
اور فضل اور عافیت سے پہنچا ہے۔ امید کہ بعد تین دن کے استسارہ سنوہ جو سفر کے لئے ضروری ہے اس طرف کا قصد
فرما دیں بجز استسارہ کے کوئی سفر جائز نہیں۔ ہمارا اس میں طریق یہ ہے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز کے لئے ٹھہرے
ہنچائیں۔ پہلی رکعت میں سورہ قل یا ایہا الکافرون پڑھیں۔ یعنی الحمد تمام پڑھنے کے بعد ثلاثیں صبا کہ سورہ فاتحہ کے بعد
دوسری سورہ طہ پڑھتے ہیں اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھ کر سورہ اخلاص یعنی قل ہو اللہ احد ثلاثیں اور پھر امتیاز
میں آجیز میں اپنے سفر کے لئے دعا کریں کہ یا الہی میں تجھ سے کہ تو صاحب فضل اور خیر ہے اور قدرت ہے اس
سفر کے لئے سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ تو عواقب امور کو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو ہر ایک امر پر قادر ہے
اور میں قادر نہیں سو یا الہی اگر تیرے علم میں یہ بات ہے کہ یہ سفر میرا میرے لئے مبارک ہے میری دنیا کے لئے
میرے دین کے لئے اور میرے انجام امر کے لئے اور اس میں کوئی شر نہیں سو یہ سفر میرے لئے میرے دے اور
پھر اس میں برکت ڈال دے اور ہر ایک شر سے بچا اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ سفر میرا میری دنیا یا میری دین کے
لئے مفید ہے اور اس میں کوئی مکروہ امر ہے تو اس سے میرے دل کو پھیر دے۔ اور اس سے تجکو پیر دے آمین
یہ دعا ہے جو کی جاتی ہے تین دن کرنے میں یہ بکثرت ہے کہ تابار بار کرنے سے اعلا میں میرا جائے آج کل اکثر
لوگ استسارہ سے لاپرواہ ہیں حالانکہ وہ ایسا ہی سکھایا گیا ہے جیسا کہ نماز سکھائی گئی ہے جو

مکتوب نمبر ۱۲

محبی مکرئی اخویم حاجی سید محمد الرحمن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ علیہم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
آج کی ڈاک میں محب کو آپ کا خط ملا۔ آپ کی بہو کی ملاکت طبع کا حل معلوم کر کے نہایت تردد ہوا۔ اسی وقت دعا کی گئی۔ اللہ جل شانہ آپ پر رحم فرما دے اور خدمات سے محفوظ رکھے۔ میں انشاء اللہ تقدیر بہت دعا کروں گا۔ دنیا جائے ابتلا اور جائے امتحان ہے یہ مرض درحقیقت بہت خطرناک اور مازک ہے اور بہ زیادہ آفت کا تحمل نہیں رکھتا اور گل جاتا ہے اور یہ کی آفت کے ساتھ جولا می تب ہو وہ دن کہلاتی ہے۔ اللہ جل شانہ اس بلا سے بچا دے اور اس آفت سے محفوظ رکھے۔ کہتے ہیں کہ چھپی کا تیل اس کے مفید ہوتا ہے اور بکری کے پایہ کی تختی بھی مفید ہے۔ برعایت ظاہر اسباب کسی حافظ ڈاکٹر سے علاج کرا لیا جائے اور یہ عاجز دعا کرتا رہیگا۔ اللہ جل شانہ شفا بخشے آمین ثم آمین

مکتوب نمبر ۱۳

محمد وحی مکرئی اخویم حاجی سید محمد الرحمن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ علیہم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ آنکر مجھ کو ملا۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء و احسن البکم فی الدنیا و العقبیٰ۔ الحمد للہ و الحمد للہ۔ آپ میں صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاص اور صدق کارنگ پایا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کا نگہبان ہو اور تمام کردہات سے آپ کو محفوظ رکھے۔ آمین۔ اس ملک میں اگرچہ غریب اور مسکین کثرت سے ہماری جماعت میں داخل ہو رہے ہیں مگر ابھی تک متعصب مولوی اسی اپنے بھل پر قائم ہیں اور ہر ایک طرح سے منہ کھول کر لوگوں کو حق کے قبول کرنے سے روکنا چاہتے ہیں مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی کہ چند روز ہوئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ بشر اہام مجھے ہوا ہے۔ انی مع الافواج آتیاک بفتۃ۔ ترجمہ یعنی میں فوجوں کے ساتھ ناگاہ ترے پاس آئوں والا ہوں۔ یہی عظیم الشان نشان کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے اور ظاہر یہی ہے کہ بحر آسمانی نشانوں کے دنیا حق کی طرف جکتی نظر نہیں آتی تعصب بہت بڑھ گیا ہے۔ محمدت عزیز سید منیر محمد صاحب اور محمد شفیق مرزا خاں بخش صاحب اگر دہان ہوں السلام علیکم والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد مغل مغل۔ ۲ جنوری ۱۳۹۵ھ

مکتوب نمبر ۱۴

محمد وحی مکرئی اخویم سید صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ علیہم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بذریعہ نامہ رسید آنکر مجھ پر عافیت پہنچا معلوم ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک امید کہ حالات خیریت آیات سے سرور الوقت فرماتے رہیں اس جگہ بفضلہ ربی خیریت ہے۔ اخویم سید صاحب محمد صاحب و مولوی سلطان محمد صاحب دو گرا جاب۔ السلام علیکم

مکتوب نمبر ۱۵

(مخدومی مکرئی اخویم حاجی سید عبدالرحمن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) ۲۲ مارچ ۱۹۰۶ء میں مبلغ سو روپیہ بذریعہ تار مرسلہ آن مخدوم بھگوان لالا خدا تعالیٰ آپ کو اس بھیج دی اور خدمت کے اپنے پاس سے اپنے لطف و احسان سے جزا بخشے اور اس دار الفتن بھگوان مکروہات سے بچا دے آمین ثم آمین | امیڈیکر بیکرام پشاور کے متعلق دونوں قسم کے دو ورقہ اور دو اشتہار پہنچ گئے ہونگے اور دو رسالہ بھی ہیں جس وقت طیار ہونگے انشاء اللہ خدمت میں پہنچ دی جائیگی۔ تمام احباب کی خدمت میں السلام علیکم۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۲۵ مارچ ۱۹۰۶ء

مکتوب نمبر ۱۶

مخدومی مکرئی اخویم حاجی سید عبدالرحمن صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل کی ڈاک میں ایک ہدایت عمدہ ریشمی تھان اطلسم سلمہ آنکرم بذریعہ پارسل ڈاک بھگوان لالا خدا تعالیٰ متواتر اور متوال خدمات کا دونوں جہان میں آپ کو ثواب بخشے اور آپ پر راضی ہو اور اس بے ثبات دنیا کی مکروہات سے امن میں رکھے آمین ثم آمین | حاجی بھگوان لالا خدا تعالیٰ بخیر و عافیت ہے اور تمام احباب اور اخویم مکرئی سید محمد حسن صاحب بخیر و عافیت ہیں اس جگہ کے احباب کی خدمت میں السلام علیکم۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ

مکتوب نمبر ۱۷

مخدومی مکرئی اخویم حاجی سید عبدالرحمن صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ مرسلہ آنکرم بھگوان لالا خدا تعالیٰ خیر اجداد احسن النعمان اللہ فیہ العالی اس جگہ ہندوؤں کے ہر روزہ مقابلہ سے حمایت کم فرستی رہتی ہو معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان پر فیض و کرم سے کوئی نشان نہ دیکھا ہو۔ امید کہ ان کرم اپنے خیر و عافیت اور تمام عزیزوں کی خیر و عافیت سے مطمئن فرماتے رہیں۔ بخدمت محبتی سید محمد صاحب سلمہ علیکم جو آپ کے گھر سے اور کٹے رڈ کے لئے بھیجے تھے وہ پہنچ گئے ہیں۔ بخدمت محبتی۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ

مکتوب نمبر ۱۸

مخدومی مکرئی اخویم حاجی سید عبدالرحمن صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آنکرم کا خط پہنچا۔ میں آپ کے لئے بہت دعا کر دیا۔ آپ خداوند کریم پر بہت توکل اور بھروسہ رکھیں آپ سچوں سے ہمارے اس سلمہ کے خادم ہیں۔ میرا عقیدہ رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو مصلحت نہیں کہ بھگوان لالا خدا تعالیٰ کے طور پر ایک کتاب بخیر و عافیت نام بطور یہ فیض ہند کی خدمت میں بھیجے کے لئے جو تیرک خدیج ایک خوبصورت معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس ارادہ کی سبب ہو ایک ایسا مہربان ہو جائے ایک تبار کی طرف ہی اشارہ ہو۔ مگر انجام سب خیر و عافیت ہے۔ خدا تعالیٰ نہایت توجہ سے اس سلمہ کی مدد کرتا چاہتا ہے۔ یہاں تک کہ انی مع الاخوان اشیک جنۃ صاف صلاحت کر رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی اور نشان نمود میں نہ دیکھا ہے۔ بخدمت محبتی سید محمد صاحب سلمہ علیکم۔ اور اگر بھیجیں تو بھگوان صاحب سلمہ بخدمت محبتی میں بھی السلام علیکم۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۹ جون ۱۹۰۶ء۔ مکتوب نمبر ۱۹۔ مخدومی مکرئی اخویم حاجی سید عبدالرحمن صاحب سلمہ السلام علیکم

مقامت کے غارتگری اور کی انتہی ایک معیت ہے مگر چونکہ امداد جلتا کا فیصل ہے اس لئے انتقال کے ساتھ صبر کرنا چاہیے اور شریعت اسلام میں اور احادیث رسول امداد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی تاکید پائی جاتی ہے کہ دوسری آدمی کریں۔ میرے نزدیک یہ بہت مناسب ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے میں نے آپ کے لئے بہت دعا کی ہے اور میں چند روز سے بے عارضہ در دیہو اور تپ اور کھانسی بیمار ہوں اور آپ کی نہایت محبت اس خط کے لکھنے کا موجب ہوئی ورنہ میں اپنے ہاتھ سے باعوث ضعف کے خط نہیں لکھ سکتا۔ اس وقت مبلغ ایک صد روپیہ مرسلہ آنکرم مجکو پہنچا جو اکم اللہ فی الخیر الخیر احسن الیکم فی الدنیا والآخرۃ۔ زیادہ حریت ہے والسلام خاک مرزا غلام احمد از قادیان۔ ضلع گورداسپور یکم جولائی ۱۳۹۴ء

مکتوب ۲۰

محذومی مکرری اخیرم حاجی سیٹھ عبدالرحمن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم درجۃ امداد برکاتہ۔ کل محبت نامہ آنکرم مجکو ملایہ حاجی کئی دن تک دروگردہ اور کھانسی شدید میں مبتلا رہا۔ اب بفضلہ تعالیٰ تحقیف ہے۔ انشاء اللہ آرام کلی ہو جائیگا اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے آپ کے خادیاں آنے کے ارادہ سے بہت خوشی ہوئی اللہ جلتا آپ کے درخت کارخانہ مقصد کو کامیابی کے ساتھ پورے کرے پھر آپ ستمبر ۱۳۹۴ء کے آخری ہفتہ میں اس طرف کا قصد کریں۔ کیونکہ ادا اہل ستمبر میں گرمی بہت ہوتی اور یہ مہینہ عمدہ حالت پر نہیں ہوتا۔ اسی مہینہ میں اس ملک میں موسمی اور دہائی تیاریاں ہوتی ہیں گراس کے ختم ہونے پر سردی شروع ہو جاتی ہے اور اکثر بکا مہینہ گویا سردی کا پیغام رسان ہوتا ہے۔ اس لئے اس ملک کی طرف جو سفر کیا جائے وہ ستمبر کے آخر یا اکتوبر کی پہلی تاریخ بہت مناسب ہے تاگیا امٹ اور گرمی کے دن نکل جائیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ اور آپ کے صدق اور اخلاص اور محبت کا آپ کو اجر بخشے باقی حریت ہے بخدمت جمیع اعزہ جو حاضر الوقت ہوں السلام علیکم۔ خاک مرزا غلام احمد غفرلہ

مکتوب نمبر ۲۱

محذومی مکرری اخیرم حاجی سیٹھ عبدالرحمن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم درجۃ امداد برکاتہ۔ کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ مرسلہ آنکرم لکھو بلا سحان اللہ کس قدر ملتی ہمدردی آپ کے دل و جان میں ڈال دی گئی ہے اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہوا اور ایسی تمام خدمات کا جنکو وہ بکھر رہا ہے وہ اجر بخشے جو اس کی رحمت اور کرامت کے مناسب آئین۔ باعوث رمضان ابھی کوئی کتاب چھپی نہیں انشاء اللہ ہمدردی کا کام طبع بعض رسائل شروع ہوگا۔ اس وقت میں جو قریب غروب ہے طبیعت نہایت کمزور ہو جاتی ہے زیادہ نہیں لکھ سکتا تمام احباب کی خدمت میں السلام علیکم۔ خاک مرزا غلام احمد غفرلہ۔ ۲۶ جولائی ۱۳۹۴ء

مکتوب نمبر ۲۲

محذومی مکرری اخیرم حاجی سیٹھ عبدالرحمن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم درجۃ امداد برکاتہ۔ کل کی ڈاک میں مبلغ ایک صد روپیہ آنکرم مجکو عین ضرورت کے وقت میں ملا۔ اللہ اللہ حصہ ثواب آخرت آپ کے لئے بہت بڑا مقدر ہے۔ کبھی کسی نے کسی نہایت اللہ کی اس خلاص سے نہ نہیں کی جسکو خدا تعالیٰ نے ضائع کیا ہو یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور رحمت امداد کے لطف و احسان کا ایک مقدمہ ہے۔ کہ الی صدق اور صفہ و اخلاص سے آپ خدمت میں شمول میں اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ بخدمت جمیع احباب السلام علیکم

جو کہ اس جگہ وہ مسجد جس میں پانچ وقت نماز پڑھی جاتی ہے بہت تنگ ہے اور کثرت نمازیوں کی ہوتی ہے اس لئے نہایت ضرورت کی وجہ سے ہاشمہ بیگم کی کئی بیٹیاں اپنے احباب کے چند سے یہ مسجد بیچ کی جائے شاید شہر آج چھپ گئے ہوں گے ان کرم کی خدمت میں بھی پہنچیں گے۔ عیس میں جس استاد دوست اور مخلص ہوں اگر وہ اس مسجد کی توسیع کے لئے کچھ مدد فرمائیں تو بہت ثواب ہو گا۔ یہاں ایک خاص فیصلہ کی مسجد ہے جس کا بزمین احمد میں ذکر ہے تو کلا علی احمد پر سون تک عمارت شروع کرادیا دے گی بالفضل قرض کے طور پر بیٹوں وغیرہ کا بندوبست کیا گیا ہے۔ پھر جیسا جیسا چندہ آدے گا قرض والوں کو دیا جاوے گا و اسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ اس وجہ سے

مکتوب نمبر ۲۳

مذہبی کرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ عاجز ایک آنکھوں کے آشوب سے بیمار رہا اس لئے واقعتاً وفات فرزند مرحوم اخویم سیٹھ صاحب محمد صاحب پر عزا پر سنی کرنا اور نہ آپ کی طرف کوئی خط لکھ سکا اب کچھ کچھ آرام ہونے لگا ہے اب تک آگے کر رہا ہے۔ ہمیں وفات فرزند دلبند سیٹھ صاحب محمد صاحب کا سخت رنج ہے اللہ تعالیٰ انکو صبر عطا فرمائے چند مسجد دوسرے یہ تفصیل ذیل ہو چکی۔ آپ کی طرف سے پچاس روپے اخویم سیٹھ صاحب محمد صاحب عیسیٰ اخویم حاجی مہدی بغدادی صاحب عیسیٰ اخویم والی لالہ جی صاحب عیسیٰ اخویم اسحاق اسماعیل صاحب عیسیٰ اخویم سیٹھ عبد الرحیم احمد صاحب عیسیٰ اور دوسری مد میں آپ کی طرف سے سو روپے ہو چکی۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو ان کی خدمات کا اجر بخشے آمین ثم آمین۔ امید کہ حالات خیریت آیات سے مطلع فرمائے رہیں گے اور ان کی محبت سے اطلاع بخشیں کہ نکلان تالیف تک اس طرف سفر کرنے کا ارادہ ہے اللہ تعالیٰ آپکو ہر ایک نعم۔ نجات بخشے اور کامیابی عطا فرمادے اور بلاؤں سے محفوظ رکھے بفضلہ ذکر آمین ثم آمین۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۹ اکتوبر

مکتوب نمبر ۲۴

مذہبی کرمی اخویم حاجی سیٹھ عبد الرحمن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپے مذہبیہ نامہ رسد لکھ کر منسلک ہوا ہے جو کہ احسن اس کی کم فی الدنیا والعقبیٰ۔ خدا تعالیٰ آپ کو خوش رکھے اور کمزوریات دنیا و آخرت سے بچا دے اور اپنی محبت سے بہرہ واخترہ بخشے آمین ثم آمین۔ اس جگہ چند کتابیں بڑی سرگرمی سے چھپ رہی ہیں امید کہ دو تین ہفتہ تک بعض کتابیں چھپ جائیں گی تب انکرم کی خدمت میں بھی مرسل ہونگی باقی بفضلہ تقانی ہر طرح خیریت ہے تمام احباب اور دوستوں کو اسلام علیکم۔ خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان۔ ۲۱ اکتوبر ۱۳۹۶ھ

مکتوب نمبر ۲۵

مذہبی کرمی اخویم سیٹھ عبد الرحمن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل کی ڈاک میں آپ کا عنایت نامہ ملے۔ نہایت تشویش ہوئی اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ کل میں ایک قدمہ کی گواہی پر جو کسی شہری نے احقر لکھا دی ہے اور میں جاری کر دیا ہے طمان جاوے گا شاید کہ یہ بہتر ہو سکے۔ وہیں آؤں۔ میں نے پختہ ارادہ کیا ہے کہ پانچویں روز تک قبلہ حمید سے آیکے لئے دعا کروں۔ ابھی سے میں نے شروع کر دی ہے اللہ اور اللہ سفر سے واپس آکر برابر جالس روز تک دعا کروں گا اور امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی حالت پر رحم فرمائے۔ آپ حمایت سلسلہ میں اسے سرگرم ہیں کہ دل و جان سے آیکے لئے دعا لکھتے رہے اور

اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے آپ تسلی رکھیں کہ بہت ہی توجہ سے آپ کے دعا کی جاتی ہے والسلام خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان
۲۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء

مکتوب نمبر ۲۶

مخدومی کرمی اخونم سیٹھ عبد الرحمن صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا میں نہایت
توجہ سے آپ کے لئے مصروف دعا ہوں۔ اور ہمارا خداوند کریم بے حد شہادہ غفور رحیم ہے اس پر اور اس کے فضل پر پورا بھروسہ کیا
چاہئے میں اس دعا کو چھوڑنا نہیں چاہتا جب تک اس کے آثار ظاہر ہوں اس کے کاموں سے کیوں ڈرنا چاہئے جو معدوم
کر کے پھر موجود کر سکتا ہے آپ تمام شجاعت اور بہادری سے اور اولوالعزمی سے خدا تعالیٰ کے فضل کے امید دار رہیں۔
جو لوگ صبر سے اس کے فضل کے منتظر رہتے ہیں وہی لوگ اس دنیا میں اول درجہ کے خوش قسمت ہیں۔ آپ کی مٹائی
کے لئے بہت اشتیاق ہے مگر میں چاہتا کہ بے صبری اور گمراہی سے آپ آویں اور جھکو ہر وقت اپنے حال پر متوجہ
سمجھیں خدا تعالیٰ آپ کے خوشی کے ایام جلد لاوے آمین ثم آمین۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۹ نومبر ۱۹۰۶ء

مکتوب نمبر ۲۷

مخدومی کرمی اخونم سیٹھ صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا یہ عاجز دعا میں بہت مشغولی اور
انشاء اللہ اسی طرح مشغول رہ گیا۔ جب تک آثار خیر و برکت ظاہر ہوں دیر آید درست آید میرے نزدیک بہتر ہے کہ آپ ہی
اس شورش کے وقت اکیس مرتبہ کم استغفار اور سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے لئے دعا کر لیا کریں اور اسے مجھے یہ بھی
خیال آیا ہے کہ آپ اگر اس تردد کے وقت میں قادیان تشریف لادیں تو غالباً دعا کی قبولیت کے لئے یہ تکلیف کشی اور
بھی زیادہ موثر ہوگی سو اگر موانع اور حارج پیش نہ ہوں تو بعد استخارہ سنون ان دنوں میں جو سفر کے بہت مناسب حال
میں تشریف لادیں۔ لیکن اگر راہ میں بوجہ بیماری طاعون کے تکلیف قرطیہ درمیش ہو اور کچھ تکلیف دہ روکین ہوں جس کی مجھے
اطلاع نہیں ہے تو اس امر کو خوب دریافت کر لیں۔ غرض تشریف لانے کے ہی دن میں۔ شاید آپ کا یہ کام ہی جناب اہلی میں قابل رحم تصور
ہو مگر میں بار بار آپ کو دیتا ہی کہتا ہوں کہ یہ تکلیف خدا تعالیٰ کے نزدیک کچھ چیز نہیں میں صرف ثواب اور اجر دینے کے لئے
خدا تعالیٰ امتحان میں ڈالتا ہے اس لئے آپ بہت استقلال اور مردانہ شجاعت اور بہادری سے بڑے قوی صبر سے ساتھ روز
کشائش کے منتظر رہیں کہ جب وہ وقت آئیگا تو ایک دم میں فضل آہی تناسل حال ہو جائیگا۔ آپ کے لئے اس خلوص اور توجہ کے ساتھ
دعا کر رہا ہوں کہ جس سے بڑھ کر تصور نہیں زیادہ خیریت ہے والسلام خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۱۳ نومبر ۱۹۰۶ء

مکتوب نمبر ۲۸

مخدومی کرمی اخونم سیٹھ صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج کئی دن کے بعد انکرم کا عنایت نامہ مجھ کو ملا۔ میں اول
ہنگام نشان ایک گواہی کے لئے گیا تھا۔ پھر وہاں سے آکر درستیہ سخت بہار ہو گیا ایک دفعہ شدت جاری سے ایسا معلوم ہوتا
تھا کہ گویا آخری دم ہے ان حالات میں بھی میں آپ کے لئے دعا کرتا رہا۔ اب میں نے پختہ ارادہ کیا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے
جیسا کہ میں نے وعدہ کیا ہے آپ کے لئے بہت۔ تاکروں جب تک اس دعا کا وقت ہو پرنے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ قبولیت

سے بشارت بخشے سو آپ ٹٹیں میں وہ خدا جس پر ہم ایمان لاتے ہیں وہ نہایت کریم اور رحیم ہے اور آخر ایسے ضعیف بندوں پر رحم فرماتا ہے۔ ابتدائوں کا ناخوشی ہے مومن کو چاہیے کہ ایک بناؤ کی طرح انکو قبول کرے خدا تعالیٰ مومن کو تیار کرنا نہیں چاہتا بلکہ ابتداء کو اس لئے نازل کرتا ہے کہ اس کے گناہ بخشے اور اس کا مرتبہ زیادہ کرے میں آپ کے لئے بہت جہد و جد سے دعا کروں گا اور خدا تعالیٰ پر یقین رکھنا ہوں کہ وہ میری دعا کو ضائع نہ کرے گا اور یہ خط جبری لڑا کر پہنچا ہوں اور میں امید رکھتا ہوں کہ ہفتہ عشرہ میں آپ ضرور میری طرف خط مفصل بکھدیا کریں۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد - ۱۶ نومبر ۱۹۰۶ء

مکتوب نمبر ۲۹

محمد وحی مکرئی انور حاجی سیٹھ عبد الرحمن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج آنکرم کا دوسرا عین نام پہنچا آپ کے اضطراب پر دل نہایت درد مند ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ ایسا کرے کہ مجھے جلد زخوشخبری کا حظ پونچے میں سرگرمی سے دعا میں مشغول ہوں اور میری وہ مثال ہے کہ جیسے کوئی نہایت احتیاط سے کسی نشانہ پر تیر مار رہا ہے کہ امید ہے کہ جلد یا کچھ دیر سے تیر بہت ہو۔ میں خیال کرتا ہوں کہ میں آپ سے زیادہ اس غم میں آپ کا شریک ہوں آپ صلیکے کریم و رحیم پر پورا پورا بہرہ ور رہیں کہ ہم امید رکھتے ہیں کہ ایک دن خدا تعالیٰ ہماری دعا سن لیا۔ انہ کان یس من دوحہ الا القوم الکافرون۔ امید کہ حالات سے جلد جلع مطلع فرماتے رہیں اور میری نصیحت یہی ہے کہ آپ گہرائیوں اور مضطرب ہوں اور رحیم و کریم پر پور یقین رکھیں کہ اس کی ذات عجیب و غریب قد نین رکھتی ہے جن کو صبر کرنا پڑے آخر کار دیکھ لیتے ہیں اور بے صبر شامت بے صبری سے خروم رہ جاتے ہیں بلکہ ان کا ایمان بھی معرض خطر میں ہی۔ ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین ثم آمین۔ آمین۔ بہتر خط ہے کہ ان دنوں میں آپ استغفار اور درود شریف کا التزام بہت رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد تر کامیاب کرے۔ آمین۔ ثم آمین۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان - ۲۶ نومبر ۱۹۰۶ء

مکتوب نمبر ۳۰

محمد وحی مکرئی انور حاجی سیٹھ عبد الرحمن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ عجز نہایت جوش سے آپ کے لئے دعا کر رہا ہے اور امید دار ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد یا دیر سے دعا کو قبول فرما دے خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے نرمید نہیں ہونا چاہیے کہ اسے فضل کرتے دیر نہیں لگتی اور میں برابر توجہ سے دعا کرتا ہوں اور کروں گا جب تک آثار طاعت ہوں آپ کی ملاقات کو تو دل بہت چاہتا ہے مگر میں مناسب نہیں دیکھتا کہ ایسی صورت میں آپ سفر کریں کہ کوئی حرج ہو یا بہت ہونا ممکن ہو ان اگر بغیر پہنچ کے ملاقات ہو سکتی ہے تو قصد فرماؤں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا نگہبان ہو اگر سفر کا قصد ہو تو روانگی سے پہلے اطلاع ہی بخشیں۔ والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان - ۲۶ دسمبر ۱۹۰۶ء

مکتوب نمبر ۳۱

محمد وحی مکرئی انور حاجی سیٹھ عبد الرحمن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا عجز نہایت جوش سے آپ کے لئے دعا کر رہا ہے اور امید دار ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد یا دیر سے دعا کو قبول فرما دے خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے نرمید نہیں ہونا چاہیے کہ اسے فضل کرتے دیر نہیں لگتی اور میں برابر توجہ سے دعا کرتا ہوں اور کروں گا جب تک آثار طاعت ہوں آپ کے ملاقات کو تو دل

بیت چاہتا ہے۔ مگر میں نہ سب نہیں دیکھتا کہ ایسی صورت میں آپ سفر کریں کہ کوئی برج ہو یا برج چننا ممکن ہو یا ان اگر غیر برج کو چاہتی ہو سکتی ہے تو قصہ فراوان اللہ تعالیٰ آپ کا تجلیان ہو اگر سفر کا مقصد ہو تو روانگی سے پہلے اطلاع بھی نشیں والسلام

۳۲ مکتوب نمبر ۳۲

مخدومی مری اخونیم سید صاحب سلمہ السلام علیکم درجۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل کی تاریخ مبلغ ایک سو و پیر سلسلہ انکرم ڈاک کی معرفت ملجو حاجہ اکملہ خیر اللہ تعالیٰ آپ کو ہر ایک سترود سے نجات بخشے ہوئی بیماری ہی بہت تیز ہوئی تھی کہ ہے۔ اللہ جل شانہ انکو شفا عطا فرما دے آمین ثم آمین۔ یہ عاجز قریب دس روز سے بیمار ہے نزلہ اندکہا نشی اور زکام کا اس قدر غلبہ ہے کہ طبیعت پریشان ہے اور رات کو نیند نہیں آتی گو میں اب بھی آپ کے تردوات اور بیماری ہو کے لئے دعا کرتا ہوں مگر جس وقت اللہ جل شانہ نے مجھے شفا بخشی تب نہایت توجہ سے دعا کر دوں گا اس وقت صحت کی حالت ایسی خراب ہے کہ بعض وقت زندگی کا خاتمہ معلوم ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ ہر طرح سے بھروسہ ہے وہ قادر اور کریم اور رحیم ہے میں نے خود دعا اور طاعون کے بارے میں ایک رسالہ شروع کیا تھا اسی بیماری کی وجہ سے کہ میں توقف ہو گیا کیونکہ نہایت ضعف اور سیلان دماغ کی وجہ سے میں بخیر سے عاجز ہوں۔ امید کہ حالات خیریت آیت سے مجھے مطلع فرماتے رہیں۔ میں اس وقت زیادہ طاقت نہیں رکھتا۔ گلابی پکا ہوا اور گھٹلیاں سی معلوم ہوتی ہیں والسلام خاکسار۔

مرزا غلام احمد ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء

۳۳ مکتوب نمبر ۳۳

مخدومی مری اخونیم سید صاحب سلمہ السلام علیکم درجۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ میں انتظار میں ہو رہا تھا۔ آپ کی خدمت میں ایک خط پہنچا ہوں امید کہ پہنچ گیا ہو گا۔ میری طبیعت ابھی طویل ہے کہانشی اور زکام کا بہت دور ہے مگر آپ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ امید کہ اللہ تعالیٰ کسی وقت وہ دعا میرا آجائے گی جس سے پورے طور پر کامیابی حاصل ہو جو ضعف و علالت اسی میں بہت توجہ سے قاصر ہیں میں نے جو اپنی نسبت بعض خواہن اور الہامات دیکھے ہیں۔ میں ان سے حیران ہوں و دمرتہ میں نے خواہ میں دیکھا ہے کہ گویا مجھے مرض طاعون ہو گئی ہے اور درم طاعون نمودار ہے اب آج ہی یہی خواب آئی ہے اسی کے قرب قریب ایک ایسا ہی ہے جو کسی ریح اور باجوہ دلالت کرتا ہے اور میری نے طاعون سے مراد کہی تو طاعون اور کسی عارض اور زکام کی طرف سے کوئی عذاب و تکالیف اور کبھی کوئی اور فتنہ ریح وہ ما دلیا ہے معلوم نہیں کہ اس خواب کی کیا تعبیر ہے اور طاعون اب ہمارے گلاف سے صرف سات کوس کے فاصلہ پر ہے اللہ تعالیٰ اپنی بلاؤں کا لحاظ ہو۔ میں اپنے بدن میں اس قدر ضعف محسوس کرتا ہوں کہ اس قدر خط بھی شکل سے کھایا ہے زیادہ خیریت ہے والسلام خاکسار مرزا غلام احمد ۲۵ مارچ ۱۹۰۶ء۔

۳۴ مکتوب نمبر ۳۴

مخدومی مری اخونیم سید صاحب سلمہ السلام علیکم درجۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا اس عاجز کی طبیعت ہنر کسی قدر طویل ہے کہانشی اور زکام کا عارضہ ہے امید کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفا بخشے گا میں یقین رکھتا ہوں کہ جس وقت مجھے وہ دعائی خواہی قبولیت سائبند کہتی ہے تو اللہ تعالیٰ سب تم آپ کے دور کردے گا آپ کے خیال میں یہ سب کام ممکن ہیں مگر اللہ تعالیٰ

کے آگے آسان ہیں۔ آپ اطمینان رکھیں اور ہرگز بیقرار نہ ہوں۔ میں یہ بھی خیال کرتا ہوں کہ آپ کو تجربہ کے بعد کہ خدا تعالیٰ ایسا قادر ہے پھر
آئندہ ایسی بھاری کچھ محسوس نہ ہوگی میں جبار ہوں اس لئے میں نہیں چاہتا کہ آپ کو یہ مرقع پیش آوے مگر بہر حال دعا میں مصروف ہوں۔
والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء

مکتوب نمبر ۳۵

مخدومی مکرئی اخویم سید عبدالرحمن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم درجۃ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پیر پنا میری طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہت
سابق اب بہتر ہے الحمد للہ علی ذلک میں اکثر اوقات بلکہ کل نمازوں میں آپ کے رفع ہجوم غنوم اور حاجت براری کے لئے دعا کرتا ہوں اور
امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کو گرداب غنوم سے بچا دے گا اور میں جانتا ہوں کہ جس قدر گہرا مٹ کو کم کیا
ہے وہ بھی دعاؤں کا اثر ہے امید کہ ہمیشہ حالات خیریت آیات سے مطلع اور سرور الوقت فرماتے رہیں باقی سب خیریت سے
بمخت اخویم صاحبزادہ احمد عبدالرحمن صاحب اور اخویم سید صالح محمد صاحب اور اخویم مولوی سلطان محمد صاحب السلام علیکم
ماقم خاکسار مرزا غلام احمد علی مدظلہ العالی ۹ اپریل ۱۹۰۶ء

مکتوب نمبر ۳۶

مخدومی مکرئی احمد صاحب سلمہ۔ السلام علیکم درجۃ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ پیر پنا بدیافت خیر و عنایت شکر کیا گیا الحمد للہ علی ذلک
میری طبیعت ابھی تک علیل ہے ضعف و مارغ اس قدر ہو گیا ہے کہ بعض اوقات غشی کا اندیشہ ہوتا ہے باعث کثرت سیلان
آب بینی و مارغ خانی معلوم ہوتا ہے ساتھ اس کے کہانسی بھی ہے باوجود اس حالت کے میں دعا سے غافل نہیں میرا دل
اس بات کے لئے بہت بیتاب ہے کہ مجھے صحت ہو تو میں آپ کے والد صاحب کی رفع پریشانی کے لئے اس توجہ کامل سے دعا
کر سکوں جو پہلے کرتا تھا اب میں ہر جانب ماری لگائے سے امید رکھتا ہوں کہ میری یہ دعائیں بھی خالی نہ جائیں اس طرف طاعون
ذریعہ بہت ہے اب ضلع جہلم میں بھی جو کچھ تباہی ہو چکی ہے اس کے فاصلہ پرستہ واردات شروع ہو گئی ہیں اور ہوشیار پور و جالندھر
کے ضلع میں قریباً ساہتہ گاؤں میں طاعون پھوٹ رہی ہے نہ معلوم آمد جلستانہ کا کیا ارادہ ہے میں ایک سالہ طاعون کا کبہ
و ہاتھ کا اتنے بیماری لاحق حال ہو گئی ہے آمد جلستانہ سے امید رکھتا ہوں کہ مجھے پوری صحت عطا فرما دے زیادہ خیریت ہے
بخدمت مخدومی مکرئی اخویم سید محمد صاحب آپ کے والد صاحب کے سزا سنوں مان گیا ہے کہ پنجاب کی راہ بند ہو جائے گی
والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۲۲ اپریل ۱۹۰۶ء

مکتوب نمبر ۳۷

مخدومی مکرئی اخویم سید صاحب سلمہ۔ السلام علیکم درجۃ وبرکاتہ۔ آج کی ڈاک میں ایک صدر دپہر مسلہ انکرم ملا۔
جزاکم اللہ خیر الجزا احسن اسکم فی الدنیا و العقی آمین ثم آمین عجیبہ اتفاق ہے میں ضرور ریزی کے وقت آپ کی طرف سود

اس قدر خفیف کام والے لوگ اس میں کام کرتے ہیں نہ میٹھاری، نہ سردار، نہ کوئی گھبراہٹ، بعینہ وہی حالت جو صحت کی ہوتی ہے جو بوجہ رہتی ہے (لوگ نے تکلف ہنستے پھرتے ہیں اور گلی تیرتے چلتے روز خود بخود خفیل ہو کر کم ہو جاتی ہے کسی کو ایک ذرہ خفیل نہیں ہوتا کہ کب ہوئی اور کب گئی۔ بلکہ اس کو مرض ہی نہیں سمجھتے۔ تاہم خوب راضی اور خوشی اور اپنے کاموں میں مشغول ہیں۔ یہ حالات کا فضل ہے اور اگر دگر دخت و فتنہ ہوتیں ہو رہی ہیں۔ سب سے کھلکے میں بھی طاعون پھوٹی ہے شاید یکم ستمبر کو جو میں دلا دیتا تھا امید کہ آپ ہمیشہ اپنے حالات حریت آیات سے مطلع فرماتے رہیں۔ میں نے عید کے دن طاعون کے بارے میں ایک جلسہ کیا تھا وہاں ہزار چھپڑا ہے جب چپ چکی کا ارسال کر دیا تھا اللہ تعالیٰ۔ والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۱۲ جون ۱۳۹۶ھ

(مکتوب نمبر ۴۱)

مخدومی کرمی اخونم سید عبدالرحمن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ ارسال آنکرم چکی پونچھ گیا خاکم آمد خراج الجبہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بعض اوقات میں آپ کے لئے دعا کرتے کا بہت عمدہ اتفاق ہوا ہے اور میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ افضل کریگا۔ امید کہ حالات موجودہ سے اطلاع بخشین اور جلد جلد خط بھیجتے رہیں یہ آپ کے ذمہ ہے زیادہ حریت ہے والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد مضمیٰ عنہ از قادیان۔ ۸ مئی ۱۳۹۶ھ

(مکتوب نمبر ۴۲)

مخدومی کرمی اخونم سید صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ غنائت نامہ پہنچی اللہ تعالیٰ آپ کی تکلیفات دور فرما دے اگر تفکرات ہوں تو مجھے ہر روز خط لکھتے رہیں تا تو ہر گز سے رہے اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے کہ ہم بے بڑی بڑی برائیوں اس کی ذات پر ہیں امید تو یہ ہے کہ وہ فضل کرے گا اور کوئی راہ نکال دے گا جس یقیناً سمجھتا ہوں اور اس پر ایمان رکھتا ہوں جو کچھ سخت ترددات کے وقت میں خدا تعالیٰ انکم کو کم کرتا رہا ہے وہ ادب کا فضل ہے اور اس کی استجاب دعا کا اثر ہے امید رکھتا ہوں کہ آپ ہر روز وہ کارڈ سے مجھ کو اطلاع دیتے رہیں گے والسلام۔ غریزی سید احمد عبدالرحمن صاحب کی اہلیہ کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک ابتلا سے بچا دے آمین۔ خاکسار مرزا غلام احمد مضمیٰ عنہ ۱۶ مئی ۱۳۹۶ھ

(مکتوب نمبر ۴۳)

مخدومی کرمی اخونم سید صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مبلغ ایک سو روپیہ ارسال آنکرم چکی پونچھ گیا ہے جو آنکرم آمد خراج الجبہ آنکرم کے حل مشکلات کے لئے دعا کی جاتی ہے اس کی تفصیل اور تصریح کی کچھ ضرورت نہیں بعد جلتہ سے چاہتا ہوں کہ ان دعاؤں کے آثار آپ کے کسی خط سے سنوں اللہ تعالیٰ ہر ایک امر پر قادر ہے۔ امید کہ حالات حریت آپات سے سرور الوقت فرماتے رہیں۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۱۲ جون ۱۳۹۶ھ

مکتوت نمبر ۴۴

خدیجی مکرئی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ السلام علیکم درجۃ اللہ برکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ مجھ کو ملا۔ میں بعض خدا تعالیٰ آپ کے لئے دعائیں شغل ہوں آپ ہر گز دل برداشتہ نہ ہوں گو کیسے ہی ظاہری بدعلاوات ہوں۔ کیونکہ درحقیقت خدا تعالیٰ مظہر العجاہمیک تاریکی سے روشنی نکال دیتا ہے۔ سب کچھ کر سکتا ہے ہر ایک بات پر قادر ہے سو اس کی طرف جھکے رہیں اور مجھے ایسے حالات سے خبر دیتے رہیں۔ والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۴ جون۔ آپ کے صاحبزادہ صاحب کوشون سلمہ علیکم

مکتوب نمبر ۴۵

خدیجی مکرئی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ السلام علیکم درجۃ اللہ برکاتہ۔ عنایت نامہ پہونچا میں اس قدر آپ کے لئے دعائیں لگا ہوا ہوں جس کی تفصیل آپ کے پاس کرنا ضروری نہیں خداوند علیم بہتر جانتا ہے میں آپ کے آثار کا منتظر نہیں زیادہ مجھے اس بات کا انتظار ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بشارت کی تار پہونچے یہ حالتیں مسوئیس کی دنیا میں ہوتی رہتی ہیں مگر جی بندہ کی نیت یہ ہے کہ ایسے تقیروں سے انسان کو خدا تعالیٰ پر زیادہ یقین پیدا ہو جائے جیسا کہ آپ کے دعا کرتا ہوں جس کو میں جانتا ہوں کہ وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام میں قدر کہتی ہے تو پھر آپ کو زیادہ تعلق اور کرب میں رہنا نہیں چاہیے دنیا کے محو لگ جن کو خدا تعالیٰ سے جلاو اسلہ اور ذوالاسلہ کچھ تعلق ہوتا ہے۔ اگر وہ غنوں کے صدمہ سے مر بھی جائیں تو کچھ تعجب نہیں مگر جس پر تقریب پیش کیے ہو کہ میری آئی ہے اس کو علم کرنا اس تقریب کی ناقدر شامی ہے دنیا تماشگاہ ہے کبھی انسان عروج میں گویا افلاک تک پہونچتا ہے اور کبھی خاک میں مگر جو لوگ فکری طرف اور خدا کے بندوں کی طرف جھکتے ہیں وہ صانع نہیں کئے جاتے ان اللہ لایضیع اجر الحسین۔ میں ہر ایک رات پیام بشارت کا منتظر ہوں اور میں خداوند کریم کو جس قدر فی الواقعہم کریم دیکھتا ہوں میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں بیان کروں۔ والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد۔ یکم جولائی ۱۹۰۵ء

مکتوب نمبر ۴۶

خدیجی مکرئی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ السلام علیکم درجۃ اللہ برکاتہ۔ عنایت نامہ پہونچا میں یہ خط اس مؤرخ کو جبرائی لکرا کہ بیچتا ہوں کہ میں آپ کے ترددات اور تفکرات اور حالات اضطراب کے غافل نہیں ہوں ہر روز و باسان ہوں کہ کب خدا تعالیٰ کے فضل سے شکل کشائی ہوتی ہے اور میرا یقین اور میرا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ نہایت رحیم اور کریم ہے وہ ضرور دعا سے میں امید رکھتا ہوں کہ آپ زیادہ فکر کرنے سے اس قدر ثواب کو کم نہ کریں جو اس غم کی حالت میں آپ کو ملیگا میں میں دعا کے ساتھ اس خط کو روانہ کرتا ہوں اور خدا کے فضل پر نظر ہے والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد۔ ۱۵ جون ۱۹۰۵ء

مکتوب نمبر ۴۷

مخدومی مکرمی اخویم سیّد صاحب سلمہ۔ السلام علیکم درحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ نقد مرسلہ آن مکرم مجکول گیا خدا تعالیٰ آپ کو بہت بہت جزائے خیر بخشے کہ باوجود اس قدر انواع اقسام ترودات کے اس ہجوم و غنوم کے وقت میں آپ اللہ خدمت میں سرگرمی سے مصروف ہیں لیکن باوجود اس علم کے کہ یہ کام اخلاص کا جوش آپ کے کراتا ہو کچھ بھی خوشی سے ظاہر کرنا ہوں کہ جب تک یہ ہجوم دور نہ ہوں اس وقت تک تکلیف نہ فرمائیں۔ میں ہرگز دعائیں قاصر نہیں ہوں گا۔ اور میں دعا کو نہیں چھوڑوں گا۔ جب تک صریح آثار نہ دیکھوں۔ اور میں دعائیں مشغول ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل کا ہر وقت ہر لحظہ منتظر ہوں والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۱۷ جولائی ۱۳۹۸ء

مکتوب نمبر ۴۸

مخدومی مکرمی اخویم سیّد صاحب سلمہ۔ السلام علیکم درحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا جا رہا ہے آپ کے لئے نمازیں اور فارغ کے دعائیں مشغول ہے جس قدر الجلال خدا کی جناب میں دعا کی جاتی ہے وہ قدرت اور رحمت دونوں صفات اپنی ذات میں کہتا ہے صرف ایک امر کی دیر ہے عقلمند کسی کی آزمائش کے بعد پھر اس میں شک نہیں کر سکتا میں شہیار مرتبہ اس غفور رحیم کی رحمتوں کو ازبایا اور دیکھا ہے آپ کو وہ الہام یاد ہو گا۔ قادر ہے وہ بادشاہ کو نام نہاد سے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور پابست ہوں کہ بنائیت یقین سے آپ اس ذات پاک رب جلیل پر یقین رکھیں مجھے جس قدر اپنی دعاؤں کے قبول ہونے پر وثوق ہے یہ ایک ایسا راز ہے کہ میرے خدا کے سوا کسی کو واقعی اور پورا علم اس کا نہیں ہے نا الحمد للہ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد۔ از قادیان ۲۶ جولائی ۱۳۹۸ء

مکتوب نمبر ۴۹

مخدومی مکرمی اخویم سیّد صاحب سلمہ۔ السلام علیکم درحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا اللہ جل شانہ آپ کے نیات خیر سے صد احسن زیادہ آپ کے معاملہ کرے آمین۔ میں آپ کے لئے دعائیں مشغول ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ قبولیت کی بشارت سنوں مجھے اس قدر خدا تعالیٰ کے لطف اور احسان پر امید ہے کہ ان کا اظہار شکل ہے اور بغیر کسی خیر کے مجھے یقین ہے کہ میری دعا سنیں ہر آن کا ریکہ گروہ از دعائے مجھ جانانے۔ ۱۔ شمشیر کے کند آن کا رونے باوے نہ بارانے ۲۔ جب دارد اشرد سے کہ دست عاشقی باشد۔ ۳۔ بگرداند جہلے راز بہر کار گر یانے ۴۔ اگر جنب لب مردے ز بہر آنکھ سرگردان۔ ۵۔ خدا از آسمان پیدا کند ہر نوع سامانے ۶۔ زکار اوستادہ را ہر کاری آرد خدا زین رہ۔ ۷۔ ہمین باشد دلیل آنکھ ہست از خلق ہنہانے ۸۔ گر باید کہ باشد طالب ادصاب و صادق ۹۔ نہ بنید روز تو میدی و نہ دار از دل و جہلے

مکتوب نمبر ۵۰

مخدومی کرمی اخویہ سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم درجۃ اللہ وبرکاتہ۔ مبلغ ایک سو وپہرسلہ آنکرم پوچھا احسن الجملہ اب دعالین جناب حضرت عزت میں آپ کے لئے کمال کو پوچھ گئیں۔ ہرگز امید نہیں کہ خدا تعالیٰ ان دعاؤں کو ضائع کرے امید کہ آپ اپنے رویہ سے بھی اگر مروت مطلق کریں بجو یا دے کہ جب میں نے قادیان میں آپ کو کہا تھا تو ایک ہشتر دیا آپ کو ہوئی تھی اور میں منتظر شانت الہام کا ہوں جس وقت الہامی شانت ہوئی تو بذریعہ حظیہ بیدیہ مارا اطلاع دے گا باقی سب سے حضرت ہے خدا تعالیٰ آپ کو سعہ عزیز دن کے آفات سے محفوظ رکھے آمین۔ خاکسار مرزا غلام احمد مہنی عنہ از قادیان ۲۴ اگست ۱۳۰۵ھ

مکتوب نمبر ۵۱

مخدومی کرمی اخویہ سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم درجۃ اللہ وبرکاتہ۔ مبلغ سو وپہر کی امید کہ اپنے حالات حضرت نیت سے مطلع فرماتے رہیں اس طرح کہ پوچھا تھا کہ آپ کا عنایت نامہ پوچھ گیا اللہ تعالیٰ ہر ایک فتنہ اور بلا سے بچا دے اس جگہ حق کے لئے ایک دعا طیار ہوئی ہے خدا خواستہ اگر اس کے قریب آگیا تو وہ دعا سچ ہوگا اور آپ تلی رکھیں آپ کے لئے دعائیں شغل پر مناسب کہ ہیفند کے دلفن گھر کے تمام لوگ دو وقت دو درمی کو میں کھا دیں۔ تقیل چیزوں اور ٹھنڈی اور گوشت کی بولی اور عفو و غنیمت پیدا کرنی والی چیزوں سے حتی الوسع پرہیز کریں اور کہانے میں کسی قدر تشری استعمال کریں اور خدا تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں۔ میں برابر دعائیں شغل ہوں بقرار نہیں ہونا چاہئے دعائیں منظر ہو جانی ہیں کسی وقت پر انکا اظہار حقوق ہوتا ہے خدا تعالیٰ پر بہت یقین اور ہر روز رکنا چاہئے والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۲۸ اگست ۱۳۰۵ھ

مکتوب نمبر ۵۲

مخدومی کرمی اخویہ سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم درجۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل واک میں مبلغ ایک سو وپہرسلہ آنکرم بھوکو ملا جزا کم احمد خیر الجملہ۔ آپ کا عنایت نامہ بھی بھوکو ملا۔ میں اس بات پر یقین کامل رکھتا ہوں کہ جس قدر میں نے آپ کے حق میں دعا کی ہے اور کروا ہوں گونہ ہر ایک کچھ بھی آتا ہے ہر روز تب بھی پوشیدہ طور پر آپ کے لئے بہتری کی تجویز ہے بلکہ شاید آپ کی بہتری کی عرض سے بعض اور کم پیشوئی بہتری بھی ہو جائے اور میں ابھی تک دعائیں سست نہیں ہوا۔ شاید آپ جس وقت سوتے ہوں اس وقت میں آپ کے لئے دعائیں شغل ہوتا ہوں۔ آپ کی یہ نہایت خوش قسمتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو نہایت نیک اور پختہ اعتقاد بخشا ہے پس ہی ایک چیز ہے جس سے نجات پائی کی امید ہو سکتی ہے کیونکہ جس قدر اعتقاد ہو سکے اسی قدر دعائیں تحریک بھی ہوتی ہے سو یہ ایک پاک دانائی ہے جو ہر ایک کو میر نہیں آتی جو آپ کے دل میں ڈالی گئی ہے اللہ تعالیٰ جلد آپ کو اپنے مقاصد میں کامیاب فرما دے آمین۔ اور میں دعا کرتا ہوں دعا ہی اگر باہوں کہ خدا تعالیٰ مدد اس کو ہیفند سے بچا دے اور طاعون سے محفوظ رکھے اور دروں بلاؤں کو آپ سے اور آپ کے عزیزوں کو دور رکھے امید کہ حالات حضرت آیات سے ہمیشہ مطلع فرماتے ہیں والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۲۴ ستمبر ۱۳۰۵ھ

مکتوب نمبر ۵۳

محذومی کریمؑ سید صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا جو کچھ آپ نے لکھا ہے آپ کے صدق و اخلاص پر قوی نشانی ہے جس کو خط لکھا تھا اس کے کہنے کے لئے تحریک پیدا ہوئی تھی جو چند ہفتہ ہوئے ہیں بچے الہام ہو اٹھا۔ غنیمت۔ دفع البلا من مالہ دفعۃً۔ اس میں تعلیم یہ ہوتی تھی کہ کوئی شخص کسی طلبہ کے حصول پر بہت ماحصل اپنے دل میں سے بطور تہنیت لکھا۔ میں نے اس الہام کو اپنی کتاب میں لکھ دیا تھا۔ بلکہ اپنے گھر کے قریب دیوار پر سجھکی بنائیت خوش خط یہ الہام لکھ کر چسپان کر دیا اس الہام میں کسی صحت کا ذکر ہے کہ کب ہو گا اور نہ کسی انسان کا ذکر ہے کہ کس شخص کو ایسے کامیابی ہوگی یا ایسی مسرت ہوگی یا نہ ہوگی۔ لیکن چونکہ میرا دل آنکرم کی کامیابی کی طرف لگا ہوا ہے اس لئے طبیعت نے یہی چاہا کہ کسی وقت اس کے مصداق آپ ہی ہوں اور خدا تعالیٰ ایسا کرے کیا اللہ جل شانہ کے نزدیک لاکھ و لاکھ روپیہ کچھ بڑی بات ہے۔ دعاؤں میں اثر ہوتا ہے مگر صوبے ان کا ظہر و ہوتا ہے میرے نزدیک بنائیت ہی خوش قسمت وہ شخص ہے جو ہمیشہ اپنے تئیں دعا کے سلسلہ کے نزدیک رکھتا ہے اگر تمام جہاں اس قہل کے برخلاف ہو جائے تب بھی وہ سب غلطی میں رہے ہوتے بڑے غفلانہ پیدا ہو جاتے ہیں اللہ میں سے بیک آسمان تک اپنا اثر رکھتی ہے عجیب کرشمے دکھاتی ہے ہاں پوری طور پر اس زندہ دعا کا ظہور یہ آجانا اور جو جانا یہی خدا تعالیٰ کے فضل پر ہوتا ہے۔ میں آپ کے شت اخلاص کو جو ہے اس میں لگا ہوا ہوں کہ اعلیٰ درجہ کی زندہ دعا آپ کے حق میں ہو جائے اور جس طرح شکاری ایک جگہ سے دام اٹھاتا ہے اور دوسری جگہ چھٹا ہے تاکسی طرح شکار مارنے میں کامیاب ہو جائے۔ اس طرح میں ہر طرح سے دعائی علیٰ حیوں کو استعمال میں لاتا ہوں اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ القدر والوقت میں اس بات کو اسی قادر کے فضل و کرم اور توفیق سے دکھلاؤں گا کہ زندہ دعا اس کو کہتے ہیں ہمارا مذہبی قدرتی والہ ہے اس پر ایمان لانا اور اس کے اس صفات کو جانا یہی ایک سرور بخشنا ہے وہ خدا ایک مردہ اور نمید شدہ کو از سر نو اسید دینا ہے جو اس کے واصل ہوں انکا بڑا سمجھ ہی ہے کہ ان کی فوق العادت دعا منظور ہو جائے اور وہ کسی تباہ و کشتی کو کنارہ نکال سکے اور اس کا مال اور جانیں بچا سکیں۔ باقی خیریت ہے تمام عزیزوں کو سلام دعا۔ والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۸ء

مکتوب نمبر ۵۴

محذومی کریمؑ سید صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دو عنایت نامے یکے بعد دیگرے پہنچے بدیافت خیر و عافیت اطمینان و موافقتی آپ کو جو خیر و خیر دیوے کہ آپ ہر ایک کام میں شہ خد متین بہت لیجائے ہیں اللہ جل شانہ یہ تمام نفعات حضرات دیکھتا ہے۔ اللہ ان کے موافق اجر دے گا۔ مجھے بیماری دور سے دامنگیر ہوئی ہے۔ چند روز اچھی حالت رہتی ہے اور پھر دورہ مرض ہو جاتا ہے۔ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفاعت فرمایا گیا ایسی حالت دعاؤں کے لئے بہت مناسب حال ہے۔ رات کو کوئی مرتبہ اٹھنا ہوتا ہے اور دعا کا مرقعہ خوب نکل آتا ہے اور طبیعت کی بقدری اور شگفتگی خود دعا کے مناسب حال ہو جاتا ہے اللہ کے آگے دعاؤں کو بڑا ذخیرہ جمع ہو گیا ہے۔ میں خدا سے دو الفضل و الکرم سے امید رکھتا ہوں کہ یہ دعائیں

ہاں جابل امید کہ اپنے حالات حیرت آیات سے محکوم سرور الوقت فرماتے ہیں زیادہ حیرت ہے د اسلام۔

فاکد مرزا غلام احمد ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۸ء

مکتوب نمبر ۵۵

مخدومی مکرئی اخویم سیدہ عبدالرحمن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پہلے خط کے ردوائہ کرنے کے بعد آج مبلغ روپے سولہ آنکرم بندہ غریب ذراک محکوم طامیں آپ کی اس صدق و اخلاص سے نہایت امید دار ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صلہ نہیں کرے گا آپ کے مدد سے اپنے کاروبار میں اس قدر مدد ملتی ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا جزا کم اللہ جزا لہی علی مالت ہے۔ کہ جو اتفاق کے فضل و کرم پر بہت ہی امید دلاتی ہے۔ جو کچھ اپنے سلسلہ طبع تک میں الہی حاجتیں پیش آتی رہتی ہیں۔ اور کچھ میں سے زیادہ دنیا میں کوئی غم نہیں کہ جو میں بوجہ نہ میرا آنے والی سرمایہ کے طبع کتب دینہ سے مجبور رہ جاؤں۔ اس خط میں ایک ہی مسئلہ علی آپ کے تعلق دیکھتا ہوں کہ آپ میں ایک نندہ فکر کر چھڑیں کہ اگر ایک شہرہ کامیابی اس وقت تک نہیں آئے تو آپ بکشت غمناک کارخانہ کے اصل فرما دیں کیا تعجب ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کے اس صدق و اخلاص پر نظر کر کے وہ کامیابی آپ کے نصیب کرے کہ جو فوق العادہ اور اس ذریعہ سے اس اپنے سلسلہ کو بھی کافی مدد پہنچ جاوے۔ کیونکہ یہ سلسلہ شکلات میں پسنا ہوا ہے اور شاید یہ کام طبع کتب کے کو خیر ہو جائے آپ کی طرف سے جو مدد آتی ہے وہ منکر خدا میں خیر ہو جاتی ہے اور کچھ جس قدر آپ کے کاروبار کی سہولت ہے یا ایک دلی خواہش ہے جو خدا تعالیٰ نے مجھ میں پیدا کی ہے اس میں یقین جانتا ہوں کہ یہ غالی نہیں جائیگا کیا تعجب کہ اس نیت کے پختہ کرنے پر خدا تعالیٰ فوق العادہ کے طور پر آپ کے کوئی رحمت کا معاملہ کرے میں تو جانتا ہوں آپ نہایت خوش نصیب ہیں آپ کی نامی اچھی ہے اور آخرت میں کبیر کو آپ اس طرف دل سے اور پوسے اعتقاد سے جھک گئے ہیں سو اگر تمام دنیا کا کاروبار چاہی جائے تب بھی میں یقین نہیں کرتا کہ آپ خدا تعالیٰ کے جانیں د اسلام۔ فاکد مرزا غلام احمد علی منہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۸ء

مکتوب نمبر ۵۶

مخدومی مکرئی اخویم سیدہ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج شک و غمیر مٹی سے پور چلیا جزا کم اللہ جزا لہا راوند کریم آپ کو ان تمام خدمات کا احسن پاداشی بخشے آمین تم آمین۔ اس کی درگاہ سے امید ہے کوئی شخص اس کے لئے نیک نہیں کرتا جو اس کی جزائیں دیکھ لیتا اس کے فضل اور رحمت کی ہر وقت امید ہے اور انجام بخیر دنیا آخرت کے نہایت آثار میں میری طبیعت یا نسبت سابق کے رو بہ صلاح ہے الحمد للہ علی ذالک باقی سب طرح سے حیرت ہے د اسلام۔ فاکد مرزا غلام احمد علی منہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۸ء

مکتوب نمبر ۵۷

مخدومی مکرئی اخویم سیدہ صاحب سلمہ۔ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ حالات شروع و اضطراب معلوم کر کے

جس قدر دل کو در پہنچتا ہے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے مگر ساتھ ہی وہ امیدیں جو خدا تعالیٰ کے فضل پر ہیں وہ فوسیدی کو نزدیک نہیں آنے دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ وہ دن دکھلائے کہ آپ کی قلم سے نکلی ہوئی یہ عبارت پر محض کہ حسب المراد خدا تعالیٰ نے فضل کر دیا اس کے آگے کچھ بھی دور نہیں۔ ہر ایک رات اس امید کے ساتھ پلنگ پر لیٹتا ہوں۔ کہ کوئی خوشخبری حضرت عزت جل شانہ سے آپ کی نسبت پاؤں اگر اسی خوشخبری بخوٹی تو مجھ کو وہ خوشی ہوگی جس کا اندازہ نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ آپ کو مدد تمام عزتوں کے ہر ایک ارضی مساوی بلا سے بجا دے اور اپنے سایہ رحمت سے محفوظ رکھے ہمیشہ حالات خیرت آیات سے مطلع فرماتے رہیں۔ والسلام

فاکس مرزا غلام احمد عفی عنہ ۱۱ نومبر ۱۹۰۸ء

(مکتوب نمبر ۵۸)

خود می گری اخیم سیٹھ صاحب۔ السلام علیکم درمختہ اللہ۔ آپ کا عنایت نامہ منہ مبلغ ایک سو روپیہ آج مجھ کو ملا جو اہم اللہ خیرا لہذا آمین) میں قدر یہ عاجز آپ کو تسلی اور اطمینان کے الفاظ لکھتا ہے یہ لغو اور بیہودہ نہیں ہے۔ بلکہ بوجہ آپ کے نہایت درجہ کے اخلاص کے اس درجہ پر آپ کے لئے دعا ظہور میں آتی ہے کہ دلی گواہی دیتا ہے کہ یہ دعا خانی نہیں جائیگی جو لوگ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لائے ہیں اور اس کو قہر اور کریم اور رحیم سمجھتے ہیں اور اچھے لئے دعا سے زیادہ کوئی امر موجب تسلی نہیں ہو سکتا میں اپنے دل سے یہ گواہی پاتا ہوں کہ جیسا کہ ایک شخص اپنے جوش اخلاص اور محبت اور ہمدردی سے کسی کے لئے دعا کر سکتا ہے وہ دعا میں آپ کے لئے کرتا ہوں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا وہ خداوند رحیم و کریم و ذوالکرم ہے امید کہ اپنے حالات خیرت آیات سے مطلع اور سرور اوقات فرماتے رہیں باقی خیریت ہے۔ والسلام مبلغ ایک سو روپیہ سیٹھ دال جی صاحب کی طرف سے یہی پہنچ گیا تھا۔ میری طرف سے دعا اور شکر انگو پڑھا دینا۔

فاکس مرزا غلام احمد ۲۲ نومبر ۱۹۰۸ء

مکتوب نمبر ۵۹

خود می گری اخیم سیٹھ صاحب سلم۔ السلام علیکم درمختہ اللہ و برکات۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ اور آپ کا محافظ ہو اوقات باعث تکلیف وہی یہ ہے کہ کل کی ڈاک میں مبلغ پچاس روپیہ مرسل عرب صاحب لہذا دی ہو چکے۔ چونکہ مجھے پتہ یاد نہیں ہے اس لئے تکلیف ہوا کہ میری طرف سے رسید شدہ بشکر دعا ہو پچا دین اللہ تعالیٰ تمام دوستوں کو آفات سے بجا دے اور اطوار بخشن کہ مراس میں پھر تو کوئی واردات طاعون نہیں ہوئی اور سو روپیہ لال جی صاحب کا بھی پہنچ گیا تھا آپ کی خدمت میں بھی میری طرف سے دعا اور رسید روپیہ کی خبر پہنچا دیں باقی رب طرح خیرت ہے والسلام۔

فاکس مرزا غلام احمد عفی عنہ ۲۶ نومبر ۱۹۰۸ء

مکتوب نمبر ۶۰

..... ملکہ رحمت اللہ و برکاتہ عنایت تائید کے بعد از دیکھے ہوئے

پ کی تشویشات کو امدد تقائی در فرماوے اور اس طرف یہ حال ہے کہ جیسے ایک گناہ سوال کر کے اسی دروازہ پر قدم رکھتا ہے جب تک کہ اندر سے اس کو کچھ دیا نہ جائے یہی حال ہمارا آپ کے لئے ہے آپ اگر تیرا ہوں یا ہوں تیری
 دن سے سلسلہ دعا کا جاری ہے اور جناب الہی کے آستانہ سے امید کی جاتی ہے کہ رات کو یاد دن کو یہ بشارت ہو کہ ملے
 میں وہ آسمان پیدا کرنے والے کے آگے یہ آرزوئیں کیا چیز ہیں اس کے ایک نظر سے ہزار دن سچیدہ کام سہل ہو جائے
 میں اس طرف اب بظاہر ظہور سے اس میں ہے پھر بعد میں کوئی واردات نہیں ہوئی زیادہ عزت ہے والسلام۔

فاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۱۳ دسمبر ۱۹۰۲ء

مکتوب نمبر ۶۱

مخدومی مکرئی باخویم سید صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا انتظار رہا ہے اور اب تک بے خبر معلوم
 بلا بحث ہوا کہ آپ تشریف نہ لائے دعا انتہا تک پہنچ گئی ہے آج صبح کے وقت محکمہ الہام ہوا۔ قادر ہے وہ بارگاہ
 اکام بنائے بنا بنا یا تو دے کوئی اس کا بھیج نہ پاوے۔ امید ہے کہ اپنے حالات خیریت سے اظہار دیں گے۔
 فاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۲۱ دسمبر ۱۹۰۲ء

مکتوب نمبر ۶۲

مخدومی مکرئی باخویم سید صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ غایت اہم انکسور ایک سرور پر ہو گیا ہے
 ہر ایک جزا پر۔ میں آپ کے لئے دعائیں شغل ہوں آپ کا ہر ایک خط جس میں نفرت خاطر اور خوف و خطر کا ذکر ہوتا ہے۔ پہلی
 تو میری ہر ایک درد و تکلیف ہو تا ہے مگر پھر بعد اس کے جب امدد جلتا نہ کی طاقت اور قدرت اور اس کے وہ الطاف
 اور جو میرے پر ہیں۔ بلا توقف یاد آ جاتی ہیں۔ تو وہ غم دور ہو کر نہایت یقینی امیدیں دل میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ آپ کے لئے
 ہر دل میں عجب جوش تضرع اور دعا ہے۔ اگر محبت مصلح جس کا علم شہر کو نہیں ملتا توقف کو نہ چاہتیں تو خدا تعالیٰ
 فضل و کرم سے امید تھی کہ اس قدر توقف ظہور میں نہ آتا۔ ہر حال میں آپ کی بلاؤں کے دفع کے لئے ایسا کھڑا ہوں
 کہ کوئی شخص لڑائی میں کھڑا ہو تا ہے خدا داد قوت استقلال اور ثابت قدمی اور صدقہ یقین ہتھیاروں سے اور
 ہر بہت کی پیش قدمی سے اس میدان میں خدا تعالیٰ سے کامیابی چاہتا ہوں وہ رحیم و کریم دعاؤں کو سننے والا ہر زبان
 ہے اس کے فضل سے ہر ایک رحمت کی امید ہے۔ آپ کے لئے کاشانی ہے قرطیہ کی تکلیفات راہ میں ہوں
 اکبرداشت شکل ہوتی ہے تو آپ ہر ایک وقت آسکتے ہیں۔ مجھے دلی خواہش ہے کہ آپ تشریف لادیں۔ مگر
 دریافت کر لینا چاہیے کہ فرطیہ کی ایذا رسانی و دشمنیوں درمیان نہیں ہیں اسی وجہ سے میں نے تاؤ نہیں دیا کہ یہ
 صرف خط کے ذریعہ سے محض طور پر پیش ہو سکتے ہیں امید کہ جس وقت تشریف لادیں تو مجھے تارویں کہ طلاق وقت
 ہوئے۔ میں پہلے اس کے اظہار ہو چکا ہوں کہ میرے ہر ایک نہ خداوند معذور ہر کار کی طرف سے دائر ہو گیا ہے

جس کا اصل محرک محمد حسین بنائو ہی ہے۔ یہ مقدمہ بظاہر سخت خطرناک ہے کیونکہ پولیس کے معزز عازم اس مقدمہ کے سپرد کام میں جو مقدمہ کے بننے کی سعی کر رہے ہیں اور محمد حسین بنائو ہی کو شش کر رہا ہے کسی طرح جوئے گواہ پیش کر کے بچے رہے۔ مواخذہ کرادے چونکہ ان مخالفوں کی جماعت بڑی ہے۔ لاکھوں ہیں اس لئے محمد حسین کے لئے چند جمع ہو رہے ہیں۔ تاہم پورا دیکھی ناگزیر دیکھ کر کے جعلی الزام کو میری نسبت ثابت کرادے ہماری جماعت غریبوں کی جماعت ہے لاہور ہفت روزہ سیکورٹ ڈاؤنٹری پنجاب کے شہروں میں محمد حسین کے لئے ایک رقم کٹیز جمع ہوتی جاتی ہے غالباً دہائی میں ہی مذکور حسین کی معرفت یہ چندہ ہو گا ہم اپنا کام خدا تعالیٰ کو سونپتے ہیں میں نے اصل خیال کیا تھا کہ شاید آنکرم کی تحریک سے مدد اس میں کسی قدر چندہ ہو مگر پھر مجھے خیال آتا ہے کہ ہر ایک انسان اس ہمدردی کے لائق نہیں جب تک انسان سلسلہ میں داخل ہو کر چلتا رہتا ہے۔ تب تک ایسے واقعات رواج پر قوی اثر نہیں کرتے دلوں کا خدا مالک ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے باوجود اس تفرقہ کے اور ایسی حالت کے جو قریب قریب تباہی کے ہے آجودہ اطلاع بخشا ہے کہ جو خدا دار جان شاد جو امرد میں ہو تب سے میں نے پہلے ہی لکھا تھا اور اب بھی کہتا ہوں کہ بوجہ اس کے کہ آپ ہر وقت مالی امداد میں مشغول ہیں اس لئے ایسے چندہ سے آپ مستثنیٰ ہیں آپ کا بہت سا چندہ پہنچ چکا ہے۔ والسلام
حاکم مرزا غلام احمد عفی عنہ

مکتوب نمبر ۶۳

محمد دینی مکرئی اخیم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تادم اس سے بخیر عافیت میرے پاس پہنچ گئی۔ الحمد للہ کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے راہ کی آفات سے بچا کر سلامت کے ساتھ گھر میں پہنچا دیا اس طرح میں خباب الہی میں دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو معاملات تشویشات سے بچا کر ہماری بخش کر ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوا اور اپنی مرضی کی راہوں پر چلا دے آمین ثم آمین۔ امید رکھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ اپنے حالات سے مطلع فرماتے رہیں گے۔ بخیر و عافیت و بھان سلام
سنون۔ حاکم مرزا غلام احمد۔ از قادیان ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء

مکتوب نمبر ۶۴

محمد دینی مکرئی اخیم سیٹھ صاحب عبدالرحمن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہر طرح پر اللہ جل شانہ کے فضل پر امید رکھنا چاہیے۔ اگر کوئی تاجر تباہ حالت میں ہو گیا ہے تو ہر ایک سے امداد لئے کا معاملہ جدا ہے کسی کی تباہی اور سرسبزی محض بد اتفاقات سے نہیں ہوتی بلکہ خدا تعالیٰ کے ارادہ سے ہوتی ہے جس میں آپ کے روبرو آپ کے لئے دعائیں مشغول ہوا ایسا ہی آپ کے بعد میں بھی مشغول ہوں اور ہر طرح پر ہم اللہ جل شانہ کی ذات پر نیک امید رکھتے ہیں امید کہ حالات حیرت آیات سے اطلاع بخشتے رہیں اور اس جگہ تادم تحریر ہذا خیریت سے والسلام
حاکم مرزا غلام احمد از قادیان ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء

مکتوب نمبر ۶۵

محذومی مکرئی اخویم سیٹھ صاحب لہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مبلغ دو سو روپیہ مسئلہ آنکرم مجاہد گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ وہ معاملہ رحمت اور فضل اور کرم کرے جو آپ اس کی راہ میں اور اس کے بندہ کی مدد میں کر رہے ہیں آمین۔ تم آجیں پاس جگہ محمد حسین اور اس کے گردہ کی طرف سے مقدمہ میں فتح پانچکے لئے بڑی تیاری کر رہے ہیں اور کیوں کہ دینے کے لئے شہر وں میں اس کے لئے چندہ جمع ہو رہا ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے دوسری قوموں سے بھی اتفاق کر لیا ہے بظہر مقدمہ ایک خطرناک صورت میں ہو گیا ہے مگر خدا تعالیٰ کے کام اور انسان کے کام الگ ہیں اب دوسری سالہ قریب اگلی ہے جو تاریخ پیشی ہے میں نے آنکرم کے بلانے میں ایک تو اس وجہ سے تاہ نہیں بھیجا کہ غالباً ماہ میں دقتیں ہیں۔ جالندھر کے ضلع میں بھی طاعون ہے دوسرے یہ بھی خیال رہا ہے کہ اس مقدمہ میں معلوم نہیں کہ قادیان میں یوں یا نصف سال مقدمہ تک حاضر کھڑی رہنا پڑے یہ ایک آخری ابتلا ہے جو محمد حسین کی وجہ سے پیش آگیا ہے ہم اور خدا تعالیٰ کے فضل سے صافھی میں اور ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ ہمیں متاثر نہیں کرے گا۔ مخالفوں نے اپنا کوششوں کو اتہانک پیو پنی رہا ہے اور خدا تعالیٰ کے کام فکر اور عقل سے باہر ہیں زیادہ ضربت بہت دے اسلام۔

فاکرا اور مرزا غلام محمد ۲ جون ۱۹۹۱ء

مکتوب نمبر ۶۶

محذومی مکرئی اخویم سیٹھ صاحب لہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ منایت نامہ میری میں باوجود علالت طبع کے اور باوجود دایسی حالتوں کے کہ میں نے خیال کیا ہے حکایت زندگی میں سے چند دم باقی ہیں آپ کو دعا کرنے میں فراہوش نہیں کیا بلکہ ادب میں نہایت مدد دل سے دعا کی ہے۔ اور اب تک میرے جوش میں کمی نہیں ہے۔ میں نہیں جانتا کہ اس خط کے پہنچنے تک کتنی دفعہ مجھ کو دعا کا موقع ملے گا میں اور باور نہیں کرتا کہ یہ دعا میں میری قبول ہو اور میں چاہتا ہوں کہ جہاں تک انسان کے لئے ممکن ہو سکتا ہے آپ اس گہری کے یقین ان سے منتظر ہیں جبکہ دعاؤں کی قبولیت ظاہر ہو ایک بڑے یقین کے ساتھ انتظار کرنا برا اثر رکھتا ہے میں ایک نہیں بتلا سکتا کہ میں آپ کے لئے کس توجہ سے دعا کرتا ہوں یہ حالت خدا تعالیٰ کو معلوم ہے ان دونوں میں میری طبیعت بہت پیار ہو گئی تھی ایک دفعہ مرض کا خطرناک حملہ ہی ہوا تھا۔ مگر شکر باری ہے کہ اس وقت میں ابھی میں نے بہت دعا کی ہے اور اب تک طبیعت بہت کڑو ہے اس لئے کتاب کی تالیف میرا ہی حرج ہے۔ ایک نہایت ضروری امر کے لئے آپ کو کہتا ہوں اور وہ یہ کہ میں نے سنا ہے کہ مدراس میں ایک میڈیٹوز آسف کا سال بسال ہوا کرتا ہے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ میڈیٹوز آسف کس کو کہتے ہیں اور کس مرتبہ کا انسان اس کو سمجھتے ہیں اور نیز ان کا کیا عقائد ہیں کہ وہ کہاں سے آیا تھا اور کس قوم میں سے لہذا اور کیا مذہب رکھتا تھا اور نیز یہ کہ کیا اس کا کوئی لیڈر آسف کا مقام

موجود ہے اور کیا ان لوگوں کے پاس کوئی ایسی تحریریں ہیں جن سے یوں آصف کے سوانح معلوم ہو سکیں اور ایسا بھی دوسرے حالات
 چنانچہ ناک ناک ہو دریافت کر کے جلد تر جھگو اس سے اطلاع بخشیں کیونکہ اس وقت کہ جواب آوے یہ کتاب معرض النوائی میں ہے
 اور میں نے باوجود ضعف طبیعت کے نہایت ضروری سمجھا کہ یہ خط لکھا ہے اللہ تعالیٰ خیر و عافیت سے اس خط کو پہنچا دے
 باقی حیرت ہے والسلام۔
 خاکسار مرزا غلام احمد ۱۱ جون ۱۹۰۹ء

مکتوب نمبر ۶۷

مخدومی مکرئی اخیم سیٹ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا اب بفضلہ تعالیٰ میری طبیعت
 بڑھ گئی ہے وورہ مرض سے امن ہے حقیقت میں یہ عجیب ان سیٹ چنیہ سال کا ہو جاتا ہے مرنے کے لئے ایک بہانہ
 چاہتی ہے جیسے کہ ایک بوسیدہ دیوار۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس قدر سخت حملوں سے وہ بچا رہتا ہے کل کی تاریخ
 غنیمت ہے پہنچ گیا۔ میری طرف سے آپ اس مہربان دوست کی خدمت میں شکریہ ادا کر دیں جنہوں نے میری بیماری کا حال
 سنا اپنی عنایت اور ہمدردی بعض لحاظ سے اس کی خدا تعالیٰ انکو اس خدمت کا اجر بخشے اور ساتھ ہی آپ کو آمین ثم آمین
 میرے گھر میں جو ایام میں تھے۔ ۱۲ جون کو اہل درد و زہ کے وقت ہونک حالت پیدا ہو گئی یعنی بدن تمام سرور ہو گیا
 اور ضعف کمال کو پہنچا اور غشی کے آثار ظاہر ہونے لگے اس وقت میں نے خیال کیا کہ شاید اب اس وقت یہ عاجزہ
 اس فانی دنیا کو الوداع کہتی ہے بچوں کی سخت دردناک حالت تھی اور دوسرے گھر میں رہنے والی عورتیں اور
 ان کی والدہ تمام مردہ کی طرح اندھیم جان تھیں۔ کیونکہ ردی علامات میں یکدم پیدا ہو گئی تھیں اس حالت میں ان
 کا آخری دم خیال کر کے اور پھر خدا کی قدرت کو بھی مظہر العجائب یقین کر کے ان کی صحت کے لئے میں نے دعا کی
 یک دفعہ حالت بدل گئی اور الہام ہوا تحویل الموت یعنی ہمنے موت کو ہل دیا اور دوسرے وقت پر ڈال دیا اور بدن
 بھر گرم ہو گیا اور جو اس قائم ہو گئے اور لڑکا پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا۔ اس تنگی اور گھبراہٹ کی حالت
 میں میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کے لئے بھی ساتھ دعا کروں۔ چنانچہ کئی دفعہ دعا کی گئی زیادہ خیریت ہے اس وقت
 میں خط لکھ چکا تھا کہ پھر سخت گرمی دراز رہے گھر میں ہو گیا ہے سخت جینا ہو گئی ہیں اللہ تعالیٰ رحم فرما دے۔
 والسلام۔
 خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۱۹۰۹ء

مکتوب نمبر ۶۸

مخدومی مکرئی اخیم سیٹ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مبلغ ایک سو روپیہ سہ ماہیہ واک
 نیکو پہنچ گیا۔ جزاکم اللہ فیہ الخیر آمین ثم آمین۔ میرے گھر میں پیدائش کے وقت بہت طبیعت بڑھ گئی تھی مگر الحمد للہ اب
 ہر طرح سے خیریت ہے عجیب بات ہے کہ قریباً چودہ برس کا عرصہ گزرا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میری اس
 دنیا کو چھوٹا لڑکا پیدا ہوا ہے اور میں اس کو چھوڑ دیا اور وہی خواب میں دیکھا تھا کہ اس لڑکے کا حقیقہ بروز دو شنبہ یعنی

یہ خواب ہے اور جس وقت یہ خواب دیکھی تھی اس وقت ایک بھی لڑکا نہ تھا یعنی کوئی بھی نہیں تھا۔ اور خواب میں دیکھا تھا کہ اس بچی سے میرے چار لڑکے ہیں اور چاروں میری نظر کے سامنے موجود ہیں اور چھوٹے لڑکے کا عقیدہ یہ کہ ہوا ہے اب جبکہ یہ لڑکا یعنی مبارک احمد پیدا ہوا تو وہ خواب بھول گئے اور عقیدہ انوار کبدین مقرر ہوا لیکن خدا کی قدرت ہے کہ اس قدر بارش ہوئی کہ انوار میں عقیدہ کا سامان دھو سکا۔ اور ہر طرف سے حارج پیش آئی۔ ناچار میرے دن عقیدہ قرار پایا پر ساتھ یاد آیا کہ تیرے چودہ برس گزر گئے کہ خواب میں دیکھا تھا کہ ایک چوہنا لڑکا پیدا ہو گا اور اس کا عقیدہ میرے دن ہو گا۔ تب وہ اضطراب ایک خوشی کے ساتھ تبدیل ہو گیا کہ کیونکر خدا تعالیٰ نے اپنی بات کو پورا کیا اور ہم سب ذرہ لگا رہے تھے کہ عقیدہ انوار کے دن ہو۔ مگر کچھ بھی پیش نہ گئی اور عقیدہ یہ کہ ہوا یہ پیشگوئی بڑی باری تھی کہ اس چودہ برس کے عرصہ میں یہ پیشگوئی کہ چار لڑکے پیدا ہونگے اور پھر چہارم کا عقیدہ میرے دن ہو گا۔ انسان کو یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ اگر موت تک کہ چار لڑکے پیدا ہو سکیں زندہ بھی رہیں۔ یہ خدا کے کام میں مگر افسوس کہ ہماری قوم دیکھتی ہے۔ ہجر آئینہ مذکر کی تہی میں سلفہ دور نہ ہوئے کہ یک دم پیش آچو خواب میں دیکھا تھا۔ مگر مجھے اس کا سر معلوم رہا اس لئے صرف بار بار دعا کی گئی۔ زیادہ حریف ہے والسلام انکارم کے متنازعہ سلسلہ ہی بلکہ یہی جگہ جگہ خدا تعالیٰ کی جان ستارہ ذات کا بہت بہت امر ہے اور بہت سی برکتیں آپ پر نازل کرے عنبر سفید۔ حقیقت بہت نافع معلوم ہو تو ہڈی خدا کے سے دل کو قوت دیتا ہے اور دور خون تیز کر دیتا ہے یہی اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے دراصل دو عالمی بیاریاں ہیں ایک یہ دنیا کی طبعی اور ایک کثر ہے بلکہ یہ اس لئے ہوا کہ تادہ حدیث پوری ہو کہ وہ سچ موعود و در زو چاروں کے نازل ہو گا اہل تعبیر کہتے ہیں کہ دور زو چاروں سے مراد دو بیاریاں ہیں یہ بشریت کے لوازم ہیں۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۲۷ جون ۱۹۹۹ء

(مکتوب نمبر ۶۹)

خداوندی مگر ایچ ایم سیٹ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مبلغ ایک سو روپیہ مرزا غلام احمد اسی سو روپیہ کے بعد چھپے انکارم بیچ چکے تھے محکمہ پوچھا۔ اللہ جل شانہ بہت بہت جو اسے خیر و نیا و آخرت میں آچکے۔ اور اپنے فضل و کرم سے بلاؤں سے بچائے آمین ثم آمین۔ اب جیسا کہ آپ نے جو یہ فرمایا تھا۔ آپ کا مشعلیہ اور حق کی انتظار ہے اللہ تعالیٰ تمام تخریفات اور رحمت کے ساتھ آپ کو لاوے آمین ثم آمین۔ انجمن اخباروں کے ذریعہ سے بہت شہرت پائی ہے جس کہ ۱۳ نومبر ۱۹۹۹ء تک دنیا کا فائدہ ہے یعنی اگر ستارہ کی زمین کے ساتھ ہو گئی لیکن مجھے اب تک کچھ معلوم نہیں ہوا خدا تعالیٰ لوگوں کو توبہ کی توفیق دے موسم کے حالات رومی ہیں پنجاب پبلشرز نہیں ہوئی حریف اور بیع دھون سے زمینداروں کی زمینیدی ہو گئی کلکتہ میں طاغوت شروع ہو گیا اخبار میں لکھا ہے کہ جناب لڑا اب دالیر لے لے ہاؤسے طاغوت کا ٹیکا لگاوا بہت زیادہ حریف ہے والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۲۵ اگست ۱۹۹۹ء

مکتوب نمبر ۷

مخدوم مکرئی انجم سیّد صاحبہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ وامتت کہ اب میرے گہری ہر طرف سے نیریت ہے آپ کے حالات ہر طرف نظر کی ہوئی ہے خدا تعالیٰ ہماری عمارت دعاؤ نکاتیک نتیجہ ہو کہ دعاؤ آئین تمام دعا کا سلسلہ جناب باری میں جاری ہے اور وہ رحیم و کریم ہے زیادہ نیریت ہے والسلام
فاکد مرزا غلام احمد عفی عنہ از قادیان ۸ جولائی ۱۹۰۹ء

مکتوب نمبر ۸

مخدوم مکرئی انجم سیّد صاحبہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق ہے ہمیشہ نماز اور فارغ نماز آپ کے ہاتھ اور چہرہ کی دنیا و آخرت کے لئے دعا کرتا ہوں کہ قبول حضرت عزت ہو۔ کل سے میری طبیعت صلی ہو گئی ہے کل شام کے وقت عہد میں اپنے تمام دوستوں کے روبرو جو حاضر تھے سورت و دعا کا عہد لاحق چلا ہوا اور کچھ عہد تمام سزا و نینو کر رہا اور طبیعت میں سخت گہرا ہٹ شروع ہوئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گوتہ رنگی میں ایک دور ہم باقی طبیعت نازک۔ اس میں ہو کر پختہ کی طرف عود ہوا۔ مگر اب تک کلی اطمینان نہیں کچھ کچھ آثار عود مرض کے ہیں اسدہ الیٰ فضل و رحم فرما۔ سب سے پہلے شک کام آتی ہے اس وقت شک جو میری سے اپنے منگو کر بھیجی تو یہاں طبیعت کی فتنہ گردانی اور دل کے اضطراب کی وجہ سے وہ مشک کہولنے کے وقت زمین پر متفرق ہو کر گر گیا اور گرنے کے حسب شک تہی اور ہوا چل رہی تھی منالے ہو گئی اس لئے مجھے دو بارہ آچو تکلیف دینا پڑی یہ مشک بہت عمدہ تھی اس دکان سے ایک توڑ شک لیکر دیاں تک لیکن ہر جلد ارسال فرما دیں کہ دورہ مرض کا سخت اندیشہ ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل پر چارہ سے ہے اپنے یہ مشک میری سے منگو الیٰ تہی باقی نیریت ہے اس وقت بھی طبیعت صحت پر نہیں رہے گا اگر یہ خط پہنچتا ہوں میں انا ادا آپ کے حاجزادہ سیّد احمد صاحب کے لئے اور ان کی دنیا و آخرت کے کاسبی کے لئے بہت دعا کروں گا میری طرف سے سلام علیک انکو پہنچے۔ والسلام فاکد مرزا غلام احمد از قادیان

مکتوب نمبر ۹

مخدوم مکرئی انجم سیّد صاحبہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ میں انتظار میں ہو چکا ہے اس سے بہت خوشی ہوئی کہ اس بار کام کے لئے آپ کی سلسلہ نبیانی کامیابی کے ساتھ انجام پڑی ہو لیکن آپ کے اس کام کا نتیجہ تو نہ ہوئی مگر میں نے آپ کے اس شکر کے لئے بہت ہی دعا کی کہ جو جو مطالب اس سفر میں مد نظر میں خدا تعالیٰ انکو انجام دے دے اس سے بہت کہ وہ دعا پیشہ ہوا ہو گئی ہو گی۔ امید کہ حقہ نکاح کے بعد ضرور مجھے سرور الوقت فرما دیں میرے نزدیک کہ وہ دعا جو جیسا خواست سے راحت کا روح کرے آمین تمام آئین۔ باقی کلام سے نیریت ہے والسلام۔

مکتوب نمبر ۷۳

مخدومی مکرئی اخویم سید صاحب سلمہ السلام علیکم درحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ آج آپ کی تار کے ذریعہ مکلفہ غم کی خبر یعنی واقعہ وفات عزیز سیّد احمد صاحب کی بوی کا سکر دل کو بہت غم اور صدمہ پہنچا انا لہذا انا الیراجعون دنیا کی عبادت و دنیا کی عبادت کے بے ثباتی کا یہ نمونہ ہے کہ ابھی توڑے دن گزرے ہیں کہ عزیز موصوف کی اس شادی کا اہتمام ہوا تھا اور آج وہ مرحوم قبر میں ہے جس قدر اس ناگہانی واقعہ سے آپ کو اور سب عزیزوں کو صدمہ پہنچا ہو گا اس کا کون اندازہ کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے اور غم البدل عطا کرے اور عزیز سیّد احمد صاحب کی عمر لمبی کرے آمین ثم آمین اس خبر کے پہنچنے پر ظہر کی نماز میں جنازہ پڑھا گیا اور نماز میں مرحوم کی مغفرت کے لئے بہت دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس غم اور صدمہ کی حوصلہ میں بہت خوشی پہنچا دے آمین باقی تادم تحریر فریت ہے والسلام۔ فاکسار مرزا غلام احمد ۱۳ اگست ۱۹۹۹ء

مکتوب نمبر ۷۴

مخدومی مکرئی اخویم سید صاحب سلمہ السلام علیکم درحمتہ اللہ وبرکات عنایت نامہ پہنچا محکمہ سموت ہانسوس ہے جس کو میں پہل نہیں سکتا کہ مجھ کو قبل اس حادثہ وفات وقت اس کا دل دعا کا موقعہ نہیں جو اکثر کثرت قدرت و کبلائی ہے میں دعا کرتا ہوں کہ وہ اضطراب جو سینہ میں ایک جلن پیدا کرتی ہے اور دل کو بے چین کر دیتی ہے وہ اس لئے کامل طور پر مہیا ہوئی کہ آپ کے عنایت و نجات میں جو حال میں آئے تھے یہ فقرہ ہی درج ہوتا رہا کہ اب کسی قدر آنا ہے اور آخری خط آپ کا جو عنایت و اضطراب سے پر ہوا تھا اس تار کے بعد آیا جس میں وفات کی خبر تھی اس خانہ ویرانی سے جو دوبارہ وقوع میں آئی رنج اور درد غم تو بہت ہے نہ معلوم آپ پر کیا کیا قلق اور رنج گذرا ہو گا لیکن خداوند کریم و رحیم کے اس میں کوئی بڑی حکمت ہو گی یہ بیماری طبعیوں کے نزدیک متعدی ہی ہوتی ہے۔ اور اس گہری بیماری سے بے باکی و سب کو خطہ ہوتا ہے۔ اور خاندان کے لئے سب کے زیادہ سوشائید ایک یہ بھی حکمت ہو خداوند تعالیٰ عزیز سیّد احمد کی عمر و زاد کرد اور اس کی حوصلہ میں بہتر صورت عطا فرمائے یہ ضروری ہے کہ آپ اس غم کو صدمہ سے زیادہ دل پر نہ ڈالیں کہ ہر ایک مصیبت کا اجر ہے۔ اور مناسب ہے کہ اب کی دفعہ ایسے خاندان سے رشتہ نہ کریں جن میں یہ بیماری ہے اور نیز جو اپنے اپنے لئے تحریک کی تھی اس تحریک میں سست نہ ہوں خدا تعالیٰ پر توکل کر کے ہر ایک کام درست ہو جاتا ہے باقی سب خیریت ہے کتاب تریاق القلوب چھپ رہی ہے انشاء اللہ القدر و دین مہلتہ تک چھپ جائے گی باقی خیریت ہے والسلام۔ فاکسار مرزا غلام احمد ۱۶ ستمبر ۱۹۹۹ء

مکتوب نمبر ۷۵

مخدومی مکرئی اخویم سید صاحب سلمہ السلام علیکم درحمتہ اللہ وبرکات عنایت نامہ پہنچا میں باعزت قدیمی سید

کے جو ارجح کل ستمبر کے مہینے میں اکثر جمعے ہوتی ہے یہاں ۱۰۔ اور اب تک میری طبیعت صاف نہیں ہے اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو حکیم اکثر برصغیر کی موسمی تبدیلی کے وقت طبیعت صاف ہوگی اور میں نے آنکرم کے اس مقدمہ کے لئے بھی دعا کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور عزیز سیٹھ احمد صاحب کی سیوی کے لئے بھی دعا کرتا ہوں امید کہ طبیعت درست ہونے پر بہت ترقی کرے گا میری طبیعت کچھ ایسی ضعیف اور کمزور ہو رہی ہے کہ بسا اوقات میں خیال کرتا ہوں کہ گویا چند دم میری عمر میں سے باقی ہیں مگر با این حال آپ کے لئے دعا کرنے کو میں کہی نہیں ہوتا میں اللہ اگر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے زندگی ہوئی تو آپ کے ہر ایک مقصد کے لئے دعا کروں گا اور مجھے امید یہی ہے کہ اگر مجھے دعا کرنے کے لئے وقت دیا گیا تو وہ دعا قبول ہوگی میں بجا احتیاجات طبع کے اس وقت زیادہ نہیں کہہ سکتا اس لئے اسی قدر پر چھوڑتا ہوں والسلام خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان۔ ضلع گورداسپور

(مکتوب نمبر ۷)

محذومی مکرئی اخیر سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پرسون کی ڈاک میں کل اور ایک سو روپیہ رسد آنکرم ملو ملا تھا جسے خیر خشنے آمین ثم آمین خیر بچہ بچہ معلوم نہیں کہ وہ کادخیر انجام پذیر ہو گیا ہے یا ابھی کوئی تاریخ مقرر ہے امید ہے اس سے ضرور مطلع فرمادیں باقی اس جگہ ہر طرح حریت ہے کتاب تریاق القلوب بھی چھپ رہی ہے بار رسالہ مسیح ہند میں بھی چھپ رہا ہے اور رسالت تارہ قیصر و چھپ چکا ہے امید کہ آنکرم کی خدمت میں پہنچ گیا ہو گا ۲۸ رگت ۱۸۹۹ء کو کولکٹا میں نسبت یہ ایام ہوا۔ خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑا دے اور اتفاق میں تیرے نام کی خوب جگہ دکھادے آسمان سے کئی تخت اترے مگر سب سے اونچا تر تخت پہنایا گیا۔ دشمنوں سے ملاقات کرتے وقت ملائکہ نے تیری مدد کی۔ خاکسار مرزا غلام احمد

(مکتوب نمبر ۸)

محذومی مکرئی اخیر سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ نقد آنکرم ملو مل گیا۔ خدا تعالیٰ متوازن نعمات کی حریف میں آپ کو متوازن اپنے فضل اور جزائے خوش کرے آمین ثم آمین کتاب تریاق القلوب بھی پہنچا ہے ابھی میں نہیں کہہ سکتا کہ ختم ہو شاید اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو دو ہفتے تک ختم ہو جائے یہ آپ کے حصہ میں اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے کہ مشکلات کے وقت میں آپ کی طرف سے مدد پہنچتی ہے اس ملک میں سخت قحط ہو گئی ہے اور اب تک بارش نہیں ہوئی اب کی دفعہ ہزار ہا سوزت اندیشہ ہے کیونکہ ہمارے سلسلہ کے اخراجات کا یہ حال ہے کہ علاوہ اور خرچوں کے در در بین باہور کا آٹا بھی آتا ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ پانسو روپیہ کا آہر لگا۔ اور زیادہ سے زیادہ ایک ماہ تک چلیگا اور دوسرے اخراجات بھی اور بمانا رہے جو سہ ہیں وہ بھی اس کے قریب قریب ہیں چنانچہ امیند میں جلائے کئی کٹری وغیرہ کی طرح کھانے پر گواہیوں اور اگر کھانا ہے کہ شاید یہ اب کی دفعہ ڈیڑھ سو یا دو سو روپیہ ماسوا رہی

اخیر میں جو میں ڈرتا ہوں کہ وہی نہ آگیا ہو کہ جو احادیث میں پایا جاتا ہے کہ ایک دفعہ صبح موعود اور اس کی جماعت |
 بچلے کا سخت اثر ہو گا جو حیرت ہے کہ کیا کیا جائے اگر دعا کے لئے وقت ملے تو دعا کر دے ابھی تک ہماری جماعت میں اہل
 استطاعت میں سے ایک آپ ہیں جو نے وسیع اپنی خدمات میں تہذیب کہتے ہیں اور وہ سر سے لوگ یا تو نماز دار ہیں یا سچا
 ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا لیکن سہارے مرنے کے بعد بہت سے لوگ پیدا ہو جائیں گے کہ یہ نیکی کہ اگر وہ وقت
 اتنے تو تمام مل اور جان سے قربان ہو جاتے مگر وہ بھی اس بیان میں چھوٹے ہو گئے کیونکہ اگر وہ بھی اس زمانے کو پانے تو وہ
 ہی ایسے ہی جاتے اسد نقالی دلوں میں سچا ایمان بخشے خدا کے امور جو آسمان سے آتے ہیں وہ اپنی جماعت کے ساتھ حزیہ
 و زوخت کا سامنا کرتے ہیں۔ لوگوں سے ان کا چند روزہ مال لیتے ہیں اور جاووالی مال کا انکو وارث
 بناتے ہیں کس چاہتا ہوں کہ ان شکلات کے وقت میں ایک اشتہار بھی شائع کروں تاہر یک صادق کو ثواب
 کا موقع ملے اور اس میں کچھ کہنے کے طور پر آپ کا ذکر بھی کروں کیونکہ اب سخت ضرورت کا سامنا ہے اور ہمارے
 سید مومنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ضرورتوں کے وقت جب ایسا کرتے تھے تو صحابہ دل اور جان سے
 اس ماہ میں قربان تھے جو کچھ گہروں میں ہوتا تھا تمام آگے رکھ دیتے غرض اسی طرح کا اشتہار ہو گا والسلام۔
 خاکسار مرزا غلام احمد ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۹ء

مکتوب نمبر ۷۸

مخدومی مکرئی اخویم سیٹ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم درجۃ اللہ وبرکاتہ۔ پہنچ سورہ پیر مسند آن مکرم
 و بچا اللہ تعالیٰ آپ کو بہت بہت جزائیں اور آفات دینی اور دنیاوی سے محفوظ رکھے آمین ثم آمین (کشمیر سے غنیف
 دین صاحب تحقیقات کے آگے میں پانسو چھپن آدمی کی گواہی ہے ثابت ہوا کہ وہ قبر جس کا ذکر رسالہ میں کیا گیا ہے
 تلف ناموں سے مشہور ہے بعض بیزائف بنی کی کہتے اور بعض شہزادہ بنی کی قبراہ بعض عیسیٰ صاحب کی
 برادر اب مقرب تین آدمی سفر حیرت کے انتظام کے بعد نصیبین کی طرف روانہ ہوں گے اور اس سے پہلے جلد
 و گاہ جس کی تاریخ ۱۲ نومبر ۱۸۹۹ء قرار پائی ہے اس جلد سے چند روز بعد یہ نینوں روانہ ہو جائیں گے۔ باقی
 پریت ہے۔ والسلام۔
 خاکسار مرزا غلام احمد ۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء

مکتوب نمبر ۷۹

مخدومی مکرئی اخویم سیٹ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم درجۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا اس بات کے نشہ سے
 بت نوشی ہوئی کہ آپ حقیر نے اشتہار کیا تھا کہ میں سرست کا اندازہ نہیں ہو سکتا اس نا پائیدار دنیا میں بڑے عدا
 مان کا فضل ہے سمجھا جائے کہ جہاں کے بعد کچھ ملاقات ہو میں دن رات کوشش کروں گا کہ جلد تر کتاب تریاق القاد
 ختم کروں شاید ایک ماہ تک ختم ہو جائے اشتہار ہم ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۹ء آپ کی خدمت میں پہنچ گیا ہو گا جس میں

رحمت ہے کہ آپ نے میری اس نصیحت میں غفلت نہیں کی کہ خطر بار پہنچا جاوے اور میں جس قدر خدا تعالیٰ کی عجیب اور
 خالق عادت خصلوں پر یقین رکھتا ہوں کاش کوئی ایسا طریق ہوتا کہ میں آپ کے دل میں یہی ڈال سکتا خدا تعالیٰ کے فضل اور
 رحمت اور قدرت کا تجربہ اگر ہو تو وہ اس حالت میں ہی ان کو ظاہر نہیں کر سکتا کہ جب ان بن بائز بخیرہ زندان میں ہو میں
 دیکھتا ہوں کہ دنیا کے اور اسباب سے سب امیدیں ہماری ٹوٹ چکی ہیں لیکن جب تک ہم قبر میں داخل
 ہو جائیں یہ امید ہماری ٹوٹنے کے قابل نہیں ہے کہ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو ہر ایک کا پر قادر ہے انسان
 کی طبیعت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ دو چار تجربہ سے خاص اشیاء پر یقین کر لیتا ہے مثلاً ہم دیکھتے
 ہیں کہ پانی ہمیشہ پیاس کو بجھاتا ہے اور روٹی ایک بھوکے انسان کو سیر کرتی ہے کھڑا ہل دست لانا ہے سم الفہ پوری
 حناک پر ہلاک کرتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم پر کیوں یقین نہ کریں جس کو ہم اپنی زندگی میں مدد ہمارے آماجکے
 میں سچ تو یہ ہے کہ گہرا ہٹ ضعف ایمان کے باعث ہوتی ہے اگر کسی کو یہ یقین ہو کہ میرا ایک خدا ہے جو ہرگز قائل
 نہیں کرے گا تو ممکن ہے نہیں کہ وہ ٹکلیں ہو اور کیوں ٹکلیں ہو اسکے لئے انسان تو اچھی سے ہی تسلی پا کر ٹکلیں نہیں ہوتا مثلاً اگر کسی
 کو لاکھ دو لاکھ روپیہ کی ضرورت پیش آجائے اور اس کے پاس ایک پیسہ نہیں اور وہ فکر آدمی کی میں مر رہا ہے اور کوئی
 دینی نہیں تو غم سے ہلاک ہو جائے گا جس طرح سید احمد خان آخرا ایک لاکھ روپیہ کے غم سے دنیا سے کوچ کر گئے
 لیکن اگر ایسے مضطرب آدمی کو کوئی دوست مل جائے جو ذات کا چور یعنی ہنگامی ہے یا چار ہے اور وہ بہت دوست
 مند ہو اور وہ اس کو تسلی دے کہ غم نہ کر کچھ دیر کے بعد یہ تمام روپیہ تیرا میں ادا کر دوں گا اور اس کو یقین آجائے کہ اب
 بلاشبہ اپنے وعدہ پر یہ شخص تمام روپیہ ادا کر دے گا تو قبل پیچھے روپیہ کے جس قدر اس کو کشش ہو رہی ہے وہ اس
 کی نظر میں ایک معمولی ہو جائیگا اور چہرہ پرافسردگی نہیں رہیگی ایسا ہی وہ شخص جو یقین رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ جو ضائع
 نہیں کرے گا وہ بلاشبہ ضائع نہیں ہو گا۔ غم تب آتا ہے جب ایمان جاتا ہے ایک تو بشریت کا غم ہے اس میں
 تو انسان ایک حد تک معذور ہوتا ہے جیسا کہ کسی کی موت پر غم آتا ہے اس میں انبیاء بھی شریک ہوتے ہیں جیسا کہ
 حضرت یعقوب یوسف کی جدائی میں چالیس برس تک روتے رہے وہ بشریت کا غم تھا مگر ایک ضعف ایمان
 کا غم ہوتا ہے جیسا کہ کوئی نادان بیغم کرے کہ میرا کیا حال ہو گا کیونکہ مجھے روٹی اور کپڑہ ملے گا خیال کا کیا حال ہو گا
 اس غم سے اگر انسان توبہ نہ کرے تو کافر ہو جاتا ہے کیونکہ اپنے رزق کا منکر ہے دعا کا سلسلہ خوب سرگرمی سے
 جاری ہے ہر ایک ساعت خدا تعالیٰ کے فضل کی امید ہے والسلام خاکر مرزا غلام احمد حقانی مدظلہ العالی

مکتوب نمبر ۸۲

مخدومی کرمی اخویہ صہ صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پوپا موجودہ حالات آپ
 دلیکچر اور کسی گہرا ہٹ کو اپنے دل تک آتے دین میں اپنی دعاؤں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ہرگز حقا نہیں جائیگا
 اگر ایک پہاڑ اپنی جگہ سے ٹپ جائے تو میں اس کو ممکن نہ مانتا ہوں مگر وہ دعا میں جو آپ کے لئے کی گئی ہیں وہ یقیناً والی

نہیں۔ ہاں میرے خدائے کریم و قدیر کی یہ عادت ہے کہ وہ اپنے ارادوں کو جو دعاؤں کے قبولیت کے بعد ظاہر کرتا چاہتا ہے اکثر دیر اور آہستگی سے ظاہر کرتا ہے تاج و تخت اور شتاب کار میں وہ ہنگام نہیں اور اس خاص طبع کے فضل کا ادب نہیں کو حصے جو خدا تعالیٰ عود جل کے دفتر میں سعید لکھے گئے ہیں آپ کو کہتا ہوں کہ میرے انتظار کرین الیاذنہ ہو کہ آپ ہنگام میں اور وہ جو آپ کے لئے نظم بویا گیا ہے وہ سب برباد ہو چکا دنیا جلد تر تہائی سلسلہ ہے منہ بھر بیتی ہے کیونکہ وہ نہیں جانتی کہ ایک خدا ہے جو ایک خاک کی ہنسا کو سرسبز کر سکتا ہے۔ اگر خدائے عود جل کا آپ کے حق میں کوئی نیک ارادہ نہ ہوتا تو مجھے آپ کے لئے اس قدر جوش و خروش نہ بخشتا یہ مدت خیال کر دو کہ ربوبی پیش ہے یا بکلی ہو چکی ہے بلکہ اس خدا پر ایمان لاؤ جو ایک مردہ لفظ سے انسان کو پیدا کر دیتا ہے اور یہ باتیں محض قیاسی نہیں بلکہ ہم اس خدا کی قدرتوں اور عجزوں کے نمونے دیکھ چکے ہیں جس کی ہاتھ میں سب کچھ ہے اور انسان میں خامی اور عیوبی صرف اور سو وقت تک رہتی ہے جب تک اس قادر کریم کا کوئی نمونہ نہیں دیکھا ہے لیکن نمونہ دیکھتے ہی بعد وہ قادر خدا اس شے سے زیادہ پیارا ہو جاتا ہے جس کو طلب کیا گیا تھا اس وقت یہ خدا کو تمام چیزوں پر مقدم رکھ لیتا ہے اور پھر پھر دوسرے چیز کے ہونے نہ ہونے کا بھی علم کرتا نہیں۔ کیونکہ اب وہ اپنے خدا کو ایک خزانہ جانتا ہے جن میں تمام جواہرات ہیں اس کے موافق شہری رومی میں ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک عاشق تھا جو اپنے عشق میں غایت بنیاب تھا آخر ایک باغ آیا اور اس کو مراد تک پہنچایا۔ اور خدا کی طرف آنکھیں کھول دیں تب وہ اپنے اس چوئے معشوق سے برگشتہ ہو گیا اور اس مرد خدا کا دامن پکڑ لیا اور یہ کہا کہ گفت معشوقم تو بودستی نہ آن دلیک کار کار خیزد و جا سو فلامہ تمام نصیحتوں کا یہی ہے کہ آپ وہ قوت ایمانی دیکھا دیں کہ اگر اس قدر انقلاب اور انصاف مصائب ہو کہ سر رکھنے کی جگہ باقی نہ رہے تب بھی اندر نہ ہوں۔ بزرگوار بستہ میں ریش دل شکستہ وارہ کہ آپ شہیم حیوان اور غن تکست والسلام۔ خاک مرزا غلام احمد ۲۲ مئی ۱۹۰۲ء

مکتوب نمبر ۸۳

مخدومی کوئی اخیریم سید صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا۔ اس جگہ سب ضرورت ہے دعا کا سلسلہ اس طرح جاری ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل پر امیدیں ہیں چنانچہ حکمت بندہ در سے بکشا یہ بفضل و گرم دیگرے۔ کل کا نظارہ دیکھ کر میں خوش ہوا۔ میرے مکان میں چار بلیاں رہتی ہیں ایک والدہ ہے اور تین اس کی بیٹیاں ہیں وہ بھی جوان اور مضبوط ہیں کل کے دوپہر کے وقت میں۔ میں اکیلا اور ہر کے دالان میں بیٹھا تھا کہ میرے دروازہ کے آگے ایک چڑیا آکر بیٹھ گئی فی الفور بڑی بی نے حد کیا اور اس چڑیا کا سر منہ میں پکڑ لیا پھر دوسری بی آئی اس نے وہ چڑیا پھینک دی اس سے لیکر اپنے قبضہ میں کر لی اور اس کا سر منہ میں پکڑ لیا اور زمین پر اس پر گرا کہ میں مردہ حالت مارے رحم کے دیج نہ سکا اور دوسری طرف میں نے منہ کر لیا اور سر جو میں نے دیکھا تو متیر ہی بی نے اس چڑیا کا سر اپنے منہ میں لیا اور اس وقت مجھے خیال آیا کہ غالباً سر کھایا گیا اتنے میں چونہ بی نے اس چڑیا کو میا اور زمین میں اسے رگڑا تب میں نے یقین کیا کہ چڑیا مر چکی اور سر کھایا گیا اور رگڑ و ن میں کئی دفعہ چڑیا میں پر

گر چہ یہ بھی ایک نبی نے چاہا کہ اس چڑیا کے گوشت میں کچھ حصہ لے اس نے اس چڑیا کو کھانے کے لئے اپنی طرف کھینچا تا یہ اس شخص سے کم سے کم نصف پہلی ہڈی کے منہ میں رہے اور نصف آپ کھائے لیکن کسی سبب سے وہ چڑیا دونوں کے منہ سے نکل کر زمین پر جا پڑی اور گرتے ہی پھر کر کے اوڑ گئی چار دن بلیاں پیچھے دوڑیں مگر پھر کیا ہو سکتا ہے وہ کسی درخت پر جا بیٹھی اور بلیاں غائب و خاسر واپس آئیں اس واقعہ کو دیکھ کر میری دل کو بہت جوش آیا کہ اس طرح خدا تعالیٰ دشمنوں کے ہاتھ سے چھوڑا تا آخر جب میں نے یہ خیال کر کے کہ یہ وقت بہت مقبول ہے آپ کے لئے بہت دیر تک دعا کی کہ اے خداوند جس طرح تو نے اس عاجز چڑیا کو چار روزی دشمنوں سے چھوڑا یا اسی طرح اپنے عاجز بندہ عبدالرحمن کی جان بھی چھوڑا آمین۔ امید رکھتا ہوں کہ وہ دعا بھی خالی نہیں جائے گی والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۳۰ جون ۱۹۰۲ء

مکتوب نمبر ۸۴

محذوف مکرہی اخویم سیٹ صاحب سلمہ السلام علیکم درختہ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا یہ سچ ہے کہ بنا ہوا کام بگڑنے سے اور مسائل محاش کے گم یا معدوم ہونے کی حالت میں بے شک ان کو صدمہ پہنچتا ہے مگر وہ جو بگاڑتا ہے اور دی جانے پر قادر ہے پس دنیا میں شکستہ دلوں کی اور تہ شدہ لوگوں کی خوش ہونے کے لئے ایک ہی ذریعہ ہے کہ اس خدا کے ذوالجلال کو ایمانی یقین کے ساتھ یاد کریں کہ جیسا کہ وہ ایک دم میں تخت پر سے خاک مذلت میں ڈالتا ہے ایسا ہی وہ خاک پر سے ایک لحظہ میں پر تخت پر بیٹھتا ہے اس جگہ یہ کہنا کفر ہے کہ گویا کو اور کس طرف اور ایسے ادب کا بھلا بھی ہے کہ جس طرح ایک قطرہ لطف سے انسان کو پیدا کیا۔ الم تلم ان اللہ علی کل شئی قدير۔ نامیانی اور بدظنی کی وجہ سے تمام دکھ پیدا ہوتے ہیں ورنہ وہ ہمارا خدا عجیب قادر بادشاہ ہے جو چاہے کرے کوئی بات اس کے آگے ان ہونی نہیں اگر یقین کی لذت پیدا ہو جائے تو شاید انسان دنیا طلبی کے ارادوں کو خود ترک کر دے کیونکہ اس سے بڑھ کر کوئی لذت نہیں کہ اس بات کو آذ مالیا جائے کہ درحقیقت خدا موجود ہے اور ہر دور حقیقت وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور وہ کرم و رحیم ہے ان لوگوں کو ضائع نہیں کرتا جو اس کے آستانہ پر گرتے ہیں والسلام خاکسار مرزا غلام احمد ۲۸ جولائی ۱۹۰۲ء

مکتوب نمبر ۸۵

محذوف مکرہی اخویم سیٹ صاحب سلمہ السلام علیکم درختہ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا الحمد للہ کہ آثار مہدوی ظاہر ہونے لگے سلسلہ دعا کا برابر جاری ہے سیٹ دال جی صاحب نے جو مشک بیچی ہے۔ خدا انکو جزائے خیر دے اصل بات یہ ہے کہ عمدہ مشک ملتی ہے نہیں کبھی کہنی ہا بتعالیٰ ہے سو یہ مشک بھی درمیانی درجہ کی ہے بہر حال خدا تعالیٰ اس خدمت کا نیک پاداش انکو عطا کرے آمین۔ میں آپ کی طرف خط نہیں لکھ سکا کہ معلوم ہوا کہ وہ ماس میں نہیں ہیں آپ میری طرف سے السلام علیکم کہہ دیں۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد ۲۸ ستمبر ۱۹۰۲ء

مکتوب نمبر ۸۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمدمحی مکرئی اخویم سیٹ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج عنایت نامہ جس میں کچھ پریشانی حال اور ایک خواب درج تھی پہنچا خواب گویا اس پریشانی کا جواب تھا تعجب کا اس قدر عمدہ خواب اس آج ہوئی ہے۔ اور پھر وہی تفکرات دامن گیر ہوتے ہیں یہ خواب آپ کے لئے بڑی ایک بشارت ہے کہ خدا تعالیٰ پھر آپ کو عزت اور مرتبت کی سواری پر بیٹھا نیا لالہ ہے اور آرزوئے تعبیر کے جواب مال ہے جو دشمن کے دست برد سے بچا جائے یا کوئی خزانہ جو کھجک یا وفادار عورت۔ اور میرے گھر میں سے جو آپ کو جواب دیا تھا تو اس کی تعبیر یہ ہو سکتی ہے ایک یہ کہ ان کا نام نصرت جہان سلیم احمد یہ خدا کی نصرت کی طرف اشارہ ہے اور دوسری یہ اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ میری دعائیں آپ کو نصرت کا کام دین گی۔ ایسا ہی آپ کو میرا ضرر نواب صاحب نظر آئے اس میں ہی نصرت کا لفظ ہے اور میرا بیٹا ہی آپ کو نظر آنا بشارت ہے کیونکہ دعا بجا لے بیٹے کے ہوتی ہے گویا وہ دعا اہل ایک ہندو کے پاس ٹھوس تھی یعنی اس کے ظہور کا وقت نہیں آیا تھا اور اب وقت خیر ہے غرض ہر ایک جز اس خواب کی بہت مبارک ہے آپ کو چاہئے کہ یہ مہنگے مرد خیلان اور پلو ان بنکر اب چند روٹکی اٹلاؤں کو برواشت کر لیں انشاء اللہ آسمان پر سے آپ کے لئے کوئی راہ نکل آئے گی اور حلو اپنے گیا ہے خدا تعالیٰ آپ کو بہت بہت جزائے خیر دے کہ مہاس کا متنی قادیان پہنچا دیا حلو اب ظاہر باعث ششت موسم گرما خواب ہو گیا اور اس پر وہ ننگ جیبا شیرینی پرچہ جاتا ہے البیاضہ گیا تھا کہ شیرینی پینکنے کے لائق معلوم ہوتی ہے بعض نے کہا اب قابل استعمال نہیں لیکن ایک خادمہ نے کہا کہ میں اس کو سننے سے بنا دیتی ہوں پھر خبر نہیں کہ اس نے کیا کیا ایسی عمدہ شیرینی بطور قرص بنا لائی کہ بنایت لذیذ تھی اس وقت تمام اہل خیال میں مستم کی گئی چونکہ بچنے والوں نے محبت اور مبادت سے یہی تھی اس لئے خدا نے شیرینی کو بگڑنے اور بیکار ہونے کو محفوظ رکھا خدا ان کو جزائے خیر بخشے اور آپ کو جزائے خیر بخشے آمین۔ باقی سب طرح خیریت ہے طاعون کا اس علاقہ میں پھر زور نہ جاتا ہے کہ کوسوں پر طاعون روز سے شروع ہو گئی بعض ہرکاری خروں سے معلوم ہوا کہ احاطہ بیٹی میں ہماری جامعہ کو بھی کچھ زیادہ ہے اور پنجاب میں ادنیٰ اس ہزار ہماری جامعہ ہے ابھی سرکاری کا فکرات ہنکو نہیں ملے۔ کوشش کی جاتی ہے کہ امن کا نقل مل جائے والسلام۔

فارس مرزا غلام احمد

مکتوب نمبر ۸۷

محمدمحی مکرئی اخویم سیٹ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا غم و اندوہ کی کثرت اور بارگاہِ قرعہ اگرچہ ایسی حالت میں جبکہ ان اپنی کمزوری اور بے سامانی اور عدم موجودگی اسباب کا مطالعہ کر رہا ہو بہت آزار دہ چیز ہے لیکن پھر اگر دوسرے پہلو میں کہ خدا داری جو غم داری سوچا جاوے۔ تو ایسے غم کو بہت مجبور یوں کے ساتھ لائق ہوں تاہم ایک عقلیت کا شعبہ ثابت ہونگے یعنی قادر حقیقی کے عجائب و در عجائب قدرتوں پر ایمان نہیں ہوتا

ہونا چاہیے۔ یہ خیال و حقیقت ایک قسمی اور سکرادہ ہزار ہا امیدوں کے سلسلہ کا موجب ہے کہ ہمارا خدا قادر خدا ہے اور عجیب الدعوات ہے اس کے آگے کوئی بات ان ہوتی نہیں یہ ایسی باتیں نہیں ہیں کہ بعض لفظ تنسی کے طور پر دل خوش کن باتیں ہوں بلکہ اگر دنیا میں حاجات کے لئے یہ راہ کثرت وہ نہ ہوئی تو بیکسی کی زندگی سے مرنا بہتر تھا یہ سچا نسخہ کیا کیا ہے جو ہمارا ایک خدا ہے جو تمام باتوں پر رہے خدا تعالیٰ آپ کو اس قادم خدا کے دونوں قسموں کے فیض میں سے پورے طور پر شمع فراوانے آمین۔ باقی سب طرح بت ہے خدا آپ کا عاقل ہونید و حضرت والسلام خاک را مرزا غلام احمد مہدی عنہ ۳۱ اگست ۱۹۰۲ء

مکتوب نمبر ۸۸

محمد دی مکرئی اخویم سیٹ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم درجۃ اللہ و برکاتہ۔ اس جگہ بفضلہ سب طرح سے تیریت ہے اب الہی میں آپ کے لئے سلسلہ دعا کا شروع ہے۔ ومن حق باب الکریم اقمہ چند روز ہوئے کہ مداس سے ایک شیشی خور و شک الی وہ پچہ فرسیندہ کا نام تھا و اگنانہ سے کم ہو گیا وہ زبانی شکی طور پر کہتے ہیں کہ شاید یہ مداس سے آئی اس سے پہلے ایک شیشی ننگہ ناکہ ایک شخص نے تجھ کو چچا کہ جو انبیاء علیہ السلام بعض جہانے کی چیزوں کو برکت دیا کرتے تھے اور کہا ناقص نہیں جوتا تھا برکت کیا چیز تھی میں نے جواب دیا کہ جس چیز پر ایک مغبول آدمی دعا کرے اس کا سلسلہ لیا گیا جاتا ہے جلد ہی تم نہیں جوتا خواہ کسی طرح لیا گیا جائے اتفاقاً اس وقت میرے پاس ایک شیشی مشک کی تھی جو اس میں بہت لمبی سی شاخ تھی میں نے کہا کہ دیکھو ہم اسکو برکت دیتے ہیں تا یہ مشک آج یا کل ختم نہ ہو جائے تب میں نے اس پر اے برکت ہو گئی اور اسی روز میرے پیروں پر مشک آگئی جو کہتے ہیں غائب مداس سے آئی جہنوں نے یہ معاملہ دیکھا کہ ایمان میں ترقی کا موجب ہو اچھے آپ اطلاع کہ کس تاریخ تک آپ کا ارادہ ہے کہ آپ قادیان میں تشریف لادیں دس روز لے اطلاع دین والسلام خاک را مرزا غلام احمد مہدی عنہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۲ء

مکتوب نمبر ۸۹

محمد دی مکرئی اخویم سیٹ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم درجۃ اللہ و برکاتہ۔ غایت نامہ پینچا علالت طبع و زہکا لہ احمد صاحب کے کچھ فکر و فکر ہوا اللہ تعالیٰ جلد تر شفا علی عطا فرمادے آمین اس جگہ بفضلہ تعالیٰ تا دم تحریر سب خیریت ہو دعا کی جاتی ہے اس علاج میں طاعون تو ہے لیکن بفضلہ تعالیٰ ابھی کچھ روز نہیں اکثر بیماریاں اچھے ہی ہو جاتے ہیں سا گیا ہے ہرگز میں طاعون دن بدن چلتی جاتی ہے معلوم نہیں کہ طاعون سے خدمت معوضہ لینا کس مدت تک حضرت اہریت لادہ ہے۔ باقی سب خیریت امید ہے کہ آپ جلد تر ہوں سے روانہ ہوئے یا شاید یہ خط وہاں نہ مل سکے قادیان واپس لے۔ والسلام خاک را مرزا غلام احمد انہ قادیان ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۲ء

مکتوب نمبر ۹۰

محمد دی مکرئی اخویم سیٹ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم درجۃ اللہ و برکاتہ۔ غایت نامہ لکھو لا آپ بہت مصیبت

سے اپنے انتقامت پر قائم ہیں۔ کیونکہ جو آپ کے لئے کشش کی گئی ہے وہ ضائع نہیں جائیگی۔ عذر ہے کہ اصل یہ ابتلا تھا تاکہ پورے جائے عسر کے ساتھ سیر ہو جاتی ہے اور غم کے بعد خوشی ایسا نہ ہو کہ آپ بشریت کے دسم سے مغلوب ہو کر سلسلہ امید کو اپنے سے چھوڑ دیں کہ ایسا کرنا دعا کی برکت کو کم کر دیتا ہے میں بری سرگرمی سے آپ کے لئے مشغول ہوں مگر فریاد بندہ روز سے ریزش کی شدت سے باری ہوں اور ضعف بہت ہے اس لئے میں خط لکھنے سے اکثر مجبور و معذور رہتا ہوں۔ اکثر باعث ضعف میرے دل پر ایسے حوارج کا هجوم ہوتا ہے کہ میں بہت کمزور ہو جاتا ہوں مگر ہر ملل آپ کو پہناتا نہیں مومن کی بری قسمت یہ ہے کہ وہ خدا پر ایمان لاتا ہے اور اس کے فضل پر چھوڑ دے کہتا ہے جو شخص خدا سے ناامید ہوتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا دنیا تو خود روزے چننا اور بے اعتبار ہے ایک خدا ہی ہے جس سے خوشی ہے وہ قادر ہے اور بلاشبہ وہ ہر چیز پر قادر ہے آج میں نے خواب دیکھا کہ بعض آفات تین پہیوں کی شکل پر میرے مارنے کے لئے آئیں اور میں ایک کوچہ سڑتے میں گہرا ہوں ایک بیس کو میں نے مار کر ہٹا دیا اور دوسری کو بھی ہٹایا۔ لیکن تیسرا پہیہ ایک نہایت غیث اور شریر انداز میں معلوم ہوتا ہے اب وہ کوچہ سڑتے میں بغاصہ قریباً دو بالشت کے کھڑا ہے اور سخت حملہ کے لئے تیار ہے اور بیانیہ کی راہ بند کر دی اس وقت موت کا سامنا معلوم ہوتا تھا۔ کسی طرح غلطی نہیں ہلاکت ہے تب خدا کی قدرت سے دوسری طرف اس کا منہ ہوا مگر وہیں کھڑا رہا میں غیث سمجھ کر اس کے حلقے میں سے نکل آیا اور وہ پیچھے دوڑا تب میرے دل میں ڈلا گیا کہ یہ کلام پڑھ اس سے نجات پائیگا اور وہ کلام یہ ہے ہر اب کل شیعہ خلیفہ صلاحی سراب فاحفظنی والفسرانی وارحمہنی۔ ترجمہ۔ اے میرے رب ہر ایک چیز تیری غلام ہے اور تیرے حکم میں ہے مجھے ہر ایک بلا سے نگہ رکھ اور درد دے اور رحم کر۔ میں یہ دعا پڑھتا جاتا تھا اور دوڑتا تھا۔ تب میرے دل میں ڈلا گیا کہ بلا دفع ہو گئی اور نیز میرے دل میں ڈلا گیا کہ یہ خدا کا اسم اعظم ہے جو شخص صدق دل سے اس کو پڑھے گا وہ نجات پائیگا۔ اس لئے میں لکھتا ہوں کہ آپ ہی ہر زمانہ میں رکوع میں بخود میں اور بعد فاتحہ اور دوسری سورہ بعد اگر دوسری سورہ بھی۔۔۔۔۔ فاتحہ کے ساتھ ہو عذر پڑ میں اور تذلل اور بجز سے پڑ میں اور خدا تعالیٰ کے فضل پر پوری امید رکھیں وہ قوی و قادر خدا ہے ایک دم میں چاہے کر دے ان کو اس رحیم و کریم اور قادر سے ناامید نہیں ہونا چاہیے جو شخص تو امید ہوا وہ جہنم میں گیا اگر ہاں ہی جہنم پر سے اٹک کر دی جائے ادلیک آہنی تنو میں ڈال دیا جائے جب ہی ہم اس خدا سے زبرد نہیں ہو سکتے ہمارے لئے ابراہیم کا نمونہ کافی ہے جس نے خدا کی مرضی حاصل کرنے کے لئے اپنے بیٹے کا گردن پر چیری رکھ دی اور انہیں بند کر کے اپنی دانست میں ذبح کر دیا اگر آج اسی ذبح کر دے کہ اس قدر ادا کہ ہم انکو گن نہیں سکتے خدا ہوا ہمیں انسان خذہ میوفا بنتا ہے خدا مزار ہمیں ان خود غدر کرتا ہے خدا ہر گز اپنے دفا دار کو نہیں چھوڑتا مگر بد بخت انسان خود چھوڑتا ہے۔ تب دنیا اور دین دونوں اس کے تباہ ہو جاتی ہیں خدا آپ کو انتقامت بخشے اور آپ کے دل میں صبر دار دے صبر وہ کیا ہے جس کا سونا کبھی ختم ہونے میں نہیں آتا خدا ابتلا کے طور پر آگ میں ڈالتا ہے مگر صابر کو کبھی محبت سے بکھڑکیتا ہے اور دوسری حالت اس کی پہلی سے اچھی ہوتی ہے۔ والسلام۔

خالسار ہرز اغلام احمد مبنی منہ

مکتوب نمبر ۹۱

مخدومی مکرخی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم درجتہ اعلیٰ و برکاتہ۔ مدت ہوئی انکرم کا کوئی خط میرے پاس نہیں پہنچا نہایت تردد اور تفکر ہے خدا تعالیٰ اوقات سے محفوظ رکھے اس طرف طاعون کا اس قدر زور ہے کہ نمونہ قیامت ہے گرمی کے ایام میں بھی زور چلا جاتا ہے میں آپ کے لئے بار بار دعا کر رہا ہوں خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آخر کار یہ بریاتی دور کرے گا۔ مناسب ہے کہ آپ ارسال خط طے کریں کہ اس سے تفکر پیدا ہوتا ہے خدا حافظ ہو چند روز سے میری طبیعت بدمعاش ہو چکی ہے انشاء اللہ القدر شفا ہو جائیگی۔ والسلام خاک مرزا غلام احمد ۲۰ مئی ۱۹۰۲ء

مکتوب نمبر ۹۲

مخدومی مکرخی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم درجتہ اعلیٰ و برکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا میں کئی ہفتہ سے بیمار ہوں پوری صحت نہیں اس لئے ہاتھ جواب نہیں لکھ سکا۔ آپ کی ملاقات کا بڑا اشتیاق تھا مگر سر ایک اسراپنے وقت پر موقوف ہے خدا تعالیٰ آپ کو تمام تفکرات سے رہائی بخشے۔ آمین دعا بار بار غامد میں کی جاتی ہے باقی سب طرح خیریت ہے والسلام خاک مرزا غلام احمد

مکتوب نمبر ۹۳

مخدومی مکرخی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم درجتہ اعلیٰ و برکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا بدایت خیر و عنایت خوشی ہوئی الحمد للہ اس جگہ بھی بفضل تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے میں اس وقت تک دعا اپنی جماعت کے بارغ میں ہوں اگرچہ اب قادیان میں طاعون نہیں ہے لیکن میں اس خیال سے کہ جو زلزلہ کی نسبت مجھے اطلاع دی گئی ہے اس کی نسبت میں توجہ کر رہا ہوں اگر معلوم ہو کہ وہ واقعہ جلد تر آنے والا ہے تو اس واقعہ کے ظہور کے بعد قادیان میں جاؤں۔ اگر معلوم ہو کہ وہ واقعہ کچھ دیر کے بعد آنی والا ہے تو پھر قادیان میں چلے جائیں بہر حال دہلی یا پندرہ جون تک انشاء اللہ میں اسی جگہ بارغ میں ہوں آپ کو تشریف لے آدین انشاء اللہ تعالیٰ اس جگہ کوئی تکلیف نہ ہوگی ادا آنے سے پہلے مجھے اطلاع دینا سب طرح سے خیریت ہے۔ والسلام خاک مرزا غلام احمد ۱۲ مئی ۱۹۰۵ء

مکتوب نمبر ۹۴

مخدومی مکرخی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم درجتہ اعلیٰ و برکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا جیسا کہ میں پہلے بھی لکھا ہوں آپ کے لئے بہت دعا کی جاتی ہے اور یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو صالح انجام دے گا کہ کریم رحیم ہے آپ کا اپنی جماعت کے ساتھ اختلاف اور مصالحت یہ آپ کی رائے پر موقوف ہے اگر ایسی مصالحت میں کوئی امر معصیت

اور گناہ کو درمیان نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فی الصلح خیر منہ اس وقت تک صبر کرنا چاہیے جب تک خدا تعالیٰ خدا آسمان سے کوئی صورت بہبودی پیدا کر دے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے انسان اپنی کمزوری اور بے صبری سے انہواری رحمت سے منہ پھیر لیتا ہے ورنہ خدا تعالیٰ کے وعدے سچے ہوتے ہیں۔ وہ ضرور وقت پر اپنی تمام باتیں پوری کر دیتا ہے قادر ہے اور کریم ہے صبر سے ایک حد تک تلخی اٹھانا موجب برکات ہے۔ مگر یہ کام بڑے خوش قسمت انسان کا ہے جن کو خدا تعالیٰ پر بہت پیروہ ہو تب ہی جو کچھ ہسکتے نہیں آخر خدا تعالیٰ ایسی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے وظنوا انہم کل یوم یمنون کو وعدہ مدد اور فتح کا دیا پھر مدت تک اس وعدہ کو استغاثہ کیا یا یہاں تک کہ مومن نے خیال کیا کہ خدا نے چھوٹے بولا اور چھوٹا وعدہ دیا اور اس کے کچھ آثار بھی ظاہر ہوئے مگر آخر وقت پر وہ وعدہ پورا ہوا اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کس قدر یہ خوف کا مقام ہے کہ کچھ طبیعت والوں پر یہ حالت پیدا جاتی ہے کہ وہ ہنگام خدا کے وعدے بدظنی سے دیکھنے لگتے ہیں اور چھوٹے خیال کرتے ہیں نہایت خوش قسمت وہ شخص ہیں جن میں ہنگام نے کام لیا نہیں گویا ان میں پیغمبروں کی طرح ہے حضرت یعقوب علیہ السلام کو متم دیجے کہ انہوں کے ساتھ یہ یقین دلا گیا تھا کہ یوسفؑ کو بھڑکایا گیا مگر خدا کے وعدہ میں شک نہ لائے اور چھ مہینوں میں برسی کے قریب مدت گز گئی خدا کے وعدہ نے کچھ بھی ظہور نہ کیا یہاں تک کہ گہرے لوگ ہی یعقوبؑ کو دیوانہ کہنے لگے آخر خدا کا وعدہ چھانکلا۔ غرض سب کچھ انسان کر سکتا ہے لیکن عداوت مومن کی طرح صبر کرنا مشکل ہے خاص کر بے ایمانی ہوا جو ہر طرف سے چل رہی ہے جسے خدا کی طرف کو بے عزت کر دیا ہے وہ اکثر دلوں پر زہر پڑاؤ دکھاتی ہے آخر کمزور انسان ہنگام کر ان میں سے ایک ہو جاتا ہے سدا در خدا سے جو اسو جاتا ہے لیکن مومن کے لئے عہد شکنی سے مرنا بہتر ہے مومن کا خدا کے ساتھ ایمانی عہد ہوتا ہے اور جب خدا تعالیٰ کا بھروسہ چھوڑ دیا تو وہ عہد قائم نہیں رہتا پس صبر جیسی کوئی ہی چیز نہیں جس کی برکت سے بگڑے ہوئے کام درست ہو جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ ماضی ہو جاتا ہے سو خدا تعالیٰ آپ کو ایسی توفیق دے کہ ان ہدایتوں پر آپ یا غلبہ میں۔ میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ قادیان آئینہ اس وقت آپہنارہ کریں جبکہ مداس میں کچھ طعنائیں اور تلی کی صورت نکل آئے میں آپ کے لئے دعا میں سرگرمی سے مشغول ہوں صرف اس وقت کی دیر ہے جاسان پر مقرر ہے بے صبری سے اس پر دے کہ منافع نہ کریں خدا مہربان ہو تو آخر ہر ایک مہربان ہو جایا کرتا ہے ورنہ دنیا داروں کی ہرباتی بھی ایک مکر ہوتا ہے۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمدؒ ۶ جولائی ۱۳۸۵ھ



حضرت سیدہ عبدالرحمن صاحبہ رضی اللہ عنہا کے نام کے مکتوبات کے بعد میں اس مضمون کو درج کر دینا ضروری سمجھتا ہوں جو سیدہ صاحبہ نے حضرت عجلت اللہ علی الارض یسوع موعود علیہ السلام کے ارشاد علی کے ماتحت لکھا تھا اور حضرت یسوع موعود علیہ السلام نے مجھے حکم دیا تھا کہ اسے اس حکم میں چھاپ دوں چنانچہ وہ اس حکم میں چھپ گیا تھا حضرت سیدہ صاحبہ کی اس یادگار کے ساتھ اس کا اندراج بہت ضروری ہے :

حضرت اقدس امام ہمام علیہ السلام! اس ناچیز... کی ابتدائی عمر میں سے قسم کے لوگوں سے ملاقات نہ رہی ہے۔ مگر جس گروہ کے ساتھ جب ملاقات ہوئی ابتدا تو ایک دلی جوش سے ہوا کرتی تھی۔ اور اس ناچیز کو برقی محبت اس سے رہا کرتی۔ لیکن جب کبھی کسی قسم کی کوئی منافقانہ حرکت ایسے ملاقاتی سے مشاہدہ میں آتی تو میرا دل رنج و غم سے بھر جاتا اور سخت صدمہ پہنچتا میری طبیعت اور ملاقات نہ رہا اور خصوصیت کے ساتھ علماء اور صلیبیوں سے برہمی اور بجائے خود میں تقویٰ اور طہارت کو بھی فی الجملہ پسند کرتا تھا۔ چنانچہ میری ابتدائی عمر کی ایک کیفیت یہ ہے کہ ایک بزرگ وہ خراسانی تھے۔ بنگلور کے قریب ایک مقام میں جب کولہ لاکھوں سکونت رکھتے تھے اور ان کا نام دو دو میان تھا جو نیکو خراسانی گھوڑوں کے سوداگروں کا قیام کرتے تھے اور سرکاری گھوڑوں کی خریداری بھی وہاں ہی کرتی تھی۔ اس لئے ان کا قیام اسی جگہ رہنا تھا اور کبھی کبھی بنگلور بھی آجایا کرتے تھے۔ ایک تو جوان خوش معاد و تقویٰ اور پرہیزگاری میں کامل تھے اور اس وقت ان کا سن بھی کوئی پچاس کے قریب ہو گا مگر ذات بہت ہی اچھی پڑتے تھے اور بڑے ہی خوش الحان تھے۔ جب کبھی ان کا آنا بنگلور میں ہوتا تھا تو جامع مسجد میں آکر فرود کش ہو کر تھے اور اس ناچیز کے وقت کا ایک حصہ اسی مسجد میں گزارنا تھا ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی دو دو میان صاحب نے غار عشاء پر ہوائی اور بیہ گویاں کی ترنات اور خوش الحانی پر مطلع ہو گیا پہلا اتفاق ہوا جو ان نماز پڑھتا تھا اور ساتھ ساتھ طبیعت کو ان کی طرف مبذول کرتا گیا اور پھر تو میرے وقت کا کچھ کچھ حصہ ان کی محبت میں ہی گزارنا پڑا جو نیکو وہ بزرگ نہایت بڑے کے تقویٰ پر ساتھ ساتھ گزارا اور نیکو ملاقات تھے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں ایک لذت بھی محسوس ہوتی تھی تاہم اس سبب ان پر میرا حسن ظن بڑھ گیا اور اکثر وہ ہمارے ہاں ہی رہنا رہتے جب تک ان کا قیام ہوتا۔ چونکہ اس ناچیز کے والدین ہذا انکو معفرت کر کے اس بات کو نہایت عزیز رکھتے تھے تو میرے لئے یہ بات بہت آسان ہو جاتی تھی کہ جب کبھی کوئی عالم یا کوئی اعلیٰ درجہ کے آدمی وہاں آجائے تو میرا گھر ہمارے بہن بھائیوں کے بغیر حضرت نہ ہوتے تھے اور یہ اس زمانہ کا ذکر ہے کہ اس ناچیز کو کاروبار دینیات کے کچھ معلوم نہ تھا مسجد اور مدرسہ اور کبھی کبھی اپنے ہم عمر لوگوں کے ساتھ کھیل تماشہ میر کرنے میں بھی وقت گزارتا تھا غرض جیسا کہ والدین کی عادت ہو کر آتی تھی بڑے دنوں اپنی مشہور تہواروں میں لوگوں کو کچھ دیدیا کرتے ہیں جیسا کہ عیدین و فیروزہ کو اور ایسا ہی بعض دوسرے رشتہ دار بھی ایسے موقعوں پر کچھ نہ کچھ فقہی

بطور عیدی دیدیا کرتے ہیں تو اس ناچنے کے پاس ایسی تقریروں کے جمع کئے ہوئے کوئی دس بارہ روپے تھے اور اس کو بڑی احتیاط سے اپنے پاس رکھتا تھا۔ میں نے کسی کو اس کی خبر نہ تھی۔ میں خاص اپنے صندوق میں رکھنا کرتا تھا۔ غرض ایک وقت مولوی صاحب مذکور سعادت تشریف لائے میں انکو کہا کہ کھانے کے واسطے مکان پر لے گیا چونکہ وہ کوئی وقت کھانے کا نہ تھا تاہم میری والدہ نے جہاں پٹ تھوڑی روٹی اور سالن تیار کر لیا اور بہت جلد مولوی صاحب کے در و پیش کیا معلوم ہوتا ہے اس وقت ان کو اشتہا ہی زیادہ تھی۔ کھانا کھانے کے بعد۔

دعا کے خیر حاصل سے زیادہ ان سے صادر ہوئی اور ان کی حالت ظاہری سے کچھ ایسا بھی محسوس ہوتا تھا کہ ان کو کچھ اور بھی احتیاج ہے اور میں نے وہ مبلغ جو اس عرتاک جمع کیا ہوا تھا تمام و کمال مولوی صاحب کے نذر کر دیا اور شاید آج تک اس کی کسی خبر نہیں ہے اور مجھے یہ واقعہ اب تک اچھی طرح یاد ہے۔

اس کے بعد مولوی صاحب جت ہی محبت اور شفقت فرماتے رہے اور چونکہ صوفی منش بھی تھے کچھ کچھ ذکر اور دعا بھی سکھاتے تھے اور میں بھی ان کی ہدایت بموجب کرتا رہا۔ چنانچہ ان کی کھدائی ہوئی ادویہ میں سے ایک ابھی تک میرا دستہ وصل ہے لیکن بعد اس کے بہت جلد میری شادی ہوئی میری عمر کا شاید چودہ یا سولہ سال ہو گا۔ جو میری یہ تقریب ہوئی ادویہ کی حالت اس وقت تک یہ تھی کہ میں اس کی مرض وغیرہ سے بالکل نا آشنا تھا۔ یعنی کچھ بھی خبر نہ تھی کہ شادی سے غرض کیا ہوتی ہے۔ غرض بعد شادی کے بھی مجھے زیادہ انس و سجاد اور اچھے لوگوں کی صحبت سے ہی۔ اگرچہ ایک حد تک وہ کانٹاری بعد شادی کے ضروری امر ہو گیا مگر میں اس کے واسطے کچھ نہیں کرتا تھا میری میری اس وقت کبھی میرے پاس نہ تھی کبھی میکے میں گزارتی تھی اکثر عادات ایسی تھیں کہ ایک ہفتہ یہاں اور ایک ہفتہ وہاں ان کا گھنا تھا۔ مگر میری یہ حالت نہ تھی کہ جب وہ میکے میں ہوتی تھیں تو میں خوش رہتا تھا۔ چونکہ وہ خالی ہوتا اور میں مصلے پر ہی صبح کرتا تھا اس لئے مجھے اس تنہائی میں ایک خاص لطف معلوم ہوتا تھا میرے سسرال کو چند روز کے لئے سفر و پیش آیا اور وہاں ہوں نے میری بی بی کو ساتھ لے لیا تا چاہا۔ اور میرے والدین سے اس امر کی درخواست کی اور ان کو یہ بات ناپسند تھی۔ مگر میری یہ خواہش تھی کہ اگر یہ اجازت دیدیں تو مجھے ایک عرصہ تک تنہائی میرے ہے گی۔ غرض ایسا ہی ہوا اور مجھے تنہائی میری ہو گئی اور میں اس تنہائی میں اپنے شغل میں لگا رہتا تھا۔ اور کچھ کچھ باطنی صفائی بھی مجھے محسوس ہوتی تھی۔ ادا چھے اچھے خواب بھی آتے تھے۔ دیران حافظہ وغیرہ ایسی کتابوں کے ساتھ مجھے خاص رغبت رہتی تھی اور میں وہ دن بڑی خوشی اور ذوق کے ساتھ گزارتا تھا۔ غرض جیسا کہ میں اوپر لکھا آیا ہوں۔ یعنی دو تین سال میرے اسی طرح گئے اور اس کے بعد میرے چھوٹے بھائی ذکر یا مرحوم کی شادی کی کھڑی اور میرے والد اس سے محبت کیا کرتے تھے اور اس کو بہت ہی چاہتے تھے کہ یہ بچہ جیسے وہ کمال درجہ تک تکمیل پھے دیے ہی ذکی الطبع بھی تھے پس ان کی شادی اس وقت کے رسم و رواج کے موافق بڑی دھوم دھام سے ہوئی جب اس شادی سے فراغت پا چکے تو انہوں نے حج بیت اللہ کا ارادہ فرمایا اور اس شان میں ہادی و کان بداس میں الگ شروع ہو گئی جو اس سے پیشتر چند شرکاء نہیں جلتی تھی۔ اب سب شرکار نے اپنی اپنی جدا جدا دوکانیں کھول کر شرکہ وکان کو بند کر دیا اس شرکہ وکان میں چار شریک تھے جن کی اب چار دوکانیں ہو گئیں والد مرحوم نے چھوڑا اور ذکر یا مرحوم کو یہاں چھوڑا اور باقی سب کو ہمراہ لیکر بیت اللہ شریف کو لڑی ہو گئے اور یہاں وہ بیانی

ہم اور دو ہمارے چچا زاد بھائی ہے جو بڑی عمر کے تھے اور معاملہ انہیں بنے مگر ہم دو لا بھائی انکم سن اور نوا آموز۔ عرض والد صاحب کے تشریف فرما ہونے کے بعد چچا زاد بھائی ذکر کیا مدد اس کو اپنی خاص دوکان پر روانہ کیا گیا چونکہ وہ میرے سے زیادہ معاملہ انہیں اور طبیعت کا ہر طرح سے تیز تھا اس لئے میرے بڑے بھائی نے ان کو وہاں روانہ کر دیا اور میرے دو سرے چچا زاد بھائی کو الگ دوکان پر بٹھایا اور اپنے تئیں چھ بڑی دوکان کے لئے تجویز فرمایا۔ اور بعد اس کے خود بھی جلد کسی کام کے پیش آنے سے مدد روانہ ہو گئے اور میں اکیلا بہاں دوکان پر رہ گیا اور اس وقت تک میں گویا ایک آنا دزدنگی بسر کرتا تھا اور اب پابند ہو گیا اس لئے اب کچھ کچھ بوجہ معاملہ کا اور خانہ داری کا محسوس ہونے لگا چونکہ ابتدا سے ہمارے چچا زاد بھائیوں کا کہا چنا الگ ہی تھا۔ معاملہ شرکت کا تھا۔ عرض ہر ایک قسم کی آزمائش ہونے لگی اور بہت جلد طبیعت آئندہ کے لئے ہوشیار ہو چکی حجت پیشہ میں بھی ایک شمار ہونے لگا۔ اب کچھ عزت اور وقار نظر سے اہل اسے جنس میں دیکھا جانے لگا۔ اور بمقدار سے نکلیے بر جائے بزرگان نتوان زندگراں : مگر سب بزرگی ہم آمادہ کنی ہر ایک موقع اور محل کا ہم گویا خدا سے ہی ملنے لگ گیا اور کوئی ایک برس کے بعد مدد اس جانے کی نوبت پیش آئی اللہ رحم کا بعد شاید دوسرے یا تیسرے دن مکہ معظمہ میں انتقال ہو گیا اور براسخت صدر اس حادثہ سے دل کو پہنچا جس کو یہ عاجز اب تک نہیں بھولا۔ عرض اس حادثہ جانکاہ کے بعد میرا بھائی بنگلہ آگیا اور مجھے وہاں جانا پڑا بعد پہنچنے کے میرے چچا زاد بھائی جو وہاں موجود تھے صرف دو یا تین دن رہے اور بنگلہ کو روانہ ہو گئے ان کی اس حرکت سے سخت حیرانی ہو گئی یعنی ایک تو میں بالکل نیا اور پھر ایک طرح سے نوا آموز و خوش ذوق و غیرہ کہنے کی بالکل تیز نہ تھی اور نہ کسی اہل معاملہ سے شناسائی کر دانی اور نہ کچھ زبان سے کہا اور کیا تو یہ کیا کہ چلنے پر آمادہ ہو گئے اور یہاں مجھے گویا قیامت کا سامنا ہو گیا ہر اعدا کا بدن دین اور کچھ بھی نفاذ نہ کر گیا ہو سکتا تھا بجز اس کے کہ تہہ در تہہ جہاں درویش بھی ہو گیا کہ رو پڑتا تھا اور کبھی دفتروں کو پاس رکھ کر ساری ساری رات غور کیا کرتا تھا اس وقت ایک مددگار مسلمان ہمارے کام میں تھے جن کو کام کا کچھ بخرہ تھا ان سے مجھے مدد ملتی رہی جس سے یہ کہ ان سب باتوں پر میں بہت جلدی عادی ہو گیا اور پھر معاملہ کے مستقل ہو جانے پر جو چلا۔

یا امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام میرا اس قدر طوالت کے ساتھ اس مضمون کو بیان کرنے سے مدعا یہ ہے کہ یہ گویا میری ابتدائی عمر کا ایک ٹکٹ ہے جس کو آج میں یاد کرنا ہوں تو میرے آنسو نکل پڑتے ہیں وہ کیا ہی مبارک حصہ زندگی کا تھا جس میں ہر ایک قسم کی خیر و خوبی جمع تھی۔ تجارت ایک محدود دلیروں کے اندر چلتی تھی۔ اکثر اسباب بھی سے آیا کرتا تھا جس سے بنگلہ شاید اڑھائی اور تین مہینے کے اندر اسباب پہنچتا تھا اور جب پہنچتا تھا تو ایک دو مہینے چار مہینے گاڑیوں میں کئی تاجروں کا مال آجاتا تھا گویا ایک قافلہ کی حیثیت ہوتی تھی اور اس اسباب کے آنے سے جو بہت بازار کی ہوتی تھی اس کا نفع ابھی تک میری آنکھوں کے سامنے ہے عرض بیسے لیکر چار مہینے کے قریب نفع پر وہاں کے چھوٹے چھوٹے جو پارسی مال خرید لیتے تھے اور چار سے چھ قسط میں روپیہ ادا کرنے کی شرط ہوتی تھی اور اس طرح ہر سال میں میں ہزار کے قریب قریب چار تجارت ملتی تھی اور سال میں آٹھ مہینے ناستہ کھلا رہتا تھا اور چار مہینے نہ یعنی موسم کے مخالف ہونے کی وجہ سے چار زانی موقوف رہتی تھی۔ یہ گویا معاش کا ذریعہ اور اس وقت کی تجارت کی حالت تھی اب راد و مراہیلو یعنی خانہ داری کا ملاحظہ فرمائیے کہ

ہمارے والد اور چچا نے زندگی تک رفاقت کی رہائش اور تجارت میں اس وقت شاید ہمیں کے قریب آدمی ہمارے کہنے میں ہونگے جو ایک ہی مکان میں رہتے تھے کوئی تین روپیہ کرایہ مہوار کا مکان تھا جس میں بھی طرح سے اوقات بسر ہو جاتی تھیں میرے چچا شاید تین روپیہ اور میرے والد پندرہ روپیہ مہوار خرچ کے لئے اکٹھا کر کے تھے ہر ایک چیز اور زمانہ ہی کی شاید دوسرا دور روپیہ فی من قیمت تھی اور عمدہ سے عمدہ چاول کی قیمت پونے دو سے دو روپیہ تک فی بستہ تھی۔ علی ہذا القیاس ہر ایک خوردہ چیز کا یہ حال تھا لو اس زمانہ میں جو لذیذ اور لطیف غذاؤں کا استعمال ہوا کرتا تھا آج اس کا نام درشن بھی نظر نہیں آتا۔ عمدہ دی اپنے اور بیگانے سے ایسی ہی کہ شادی و رخصتی دونوں پہلوؤں کا اثر صاحب خانہ کے برابر دوسروں پر ہوتا تھا خیراتی کاموں کی نگرانی صدق اور اخلاق اور محبت سے ہوا کرتی تھی بدستور نظر اور علماء میں سرشتی نظر آتی تھی اور طالب ضرور ایک حد تک تنفیض ہو جاتے تھے۔ ادنیٰ وجہ کا آدمی یعنی ایک دو روپیہ کا معاش رکھنے والا بھی خورم و خندان نظر آتا تھا مردت محبت۔ صدق۔ اخلاق۔ حیا۔ شرم حفظ مراتب۔ عمدہ دی ہر ایک قسم کے لوگوں میں پائی جاتی تھی گویا آسمان خیر و برکت کی بارش برس رہی تھی علی العموم جمعیت خاطر کے آثار نظر آنے لگتے تھے اور ایسی نگاہ گویا وہ نظر آنکھوں کے سامنے ہے اس کے بعد عمر کا دوسرا ثلث ہے جس کی نسبت جی نہیں چاہتا کہ کچھ لکھوں صرف اس قدر اشارہ کافی سمجھتا ہوں کہ بتدیہ اس ابتدائی حصہ کی جو بنیاد جن کو میں نمونے کے طور پر رکھ آیا ہوں۔ دیکھی ہوتی تھیں اور آخر حصہ میں وہ سب کی سب کا فرق ہو جائیگا۔ اور ان کی جگہ ناگفتہ بہ باتوں کا مجموعہ اپنے اندر جمع ہو گیا اور محبت اور مجلس ہی ایسی رہتی تھی جو جس جب تیسرے حصہ کا آغاز ہونے لگا شاید میری چالیس سے ستر ہونے لگی تو کچھ کہہ کر آج بھلنے لگی گو کسی قدر حالات دی دوسرے حصہ کے باقی اور خاتمہ رہ گئے۔ صرف اتنا فرق پیدا ہوا کہ اپنی حالت کو فور سے دیکھنے لگ گیا اور سچے اور برے میں تمیز ہونے لگ گئی۔ والدین وغیرہ کو گویا سر پر سے اٹھ گئے تھے اب نوبت اپنے غمشینوں کی آئی جو کسی قدر عمر تھے وہ بھی باری باری اٹھنے لگے اور عزت و تکرار حالات بھی پیش ہونے لگے کہ یہ تو اپنی نالائقی زندگی کا علم اور تعزیرات زمانہ کا رنگ دل کو پکڑ گیا مردت محبت اپنے بیگانے سے اٹھنے لگی دوست دشمن سے بدستور نظر آنے لگے۔ گھر کی بات بگڑنے لگی۔ ہم آٹھ بہائی تھے چھ حقیقی اور دو جیازاد اور پھر سب با عمال و افعال بلکہ نتیجہ تک صاحب خیال و افعال۔ سب مل مار کوئی پاس آدمی کا مجموعہ تھا جو کچھ سب مل کر اچھی طرح گزارتے تھے کوئی کسی کا باہر خاطر نہ تھا اور کسی کو کسی کے مزاج کرنا گراں نہیں گذرتا تھا چچا زاد کو یا حقیقی بھائیوں سے زیادہ عزیز تھے مگر اب اس میں بھی فرق آنے لگا اور ایک دوسرے کے درپے ہو گیا اتفاق کی صورت میں فرق آتا گیا جو چندے بات سن جاتی رہی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس عاجز کا رعب سب گہر والوں پر تھا کسی کو کسی قسم کی سبقت کی جرأت نہ ہو سکتی تھی۔ مگر جو کچھ صورت اتفاق میں فرق آ گیا تھا اس لئے زندگی بے لطف سی ہو گئی اور یہ علیحدہ ہو نیکی نوبت آپو بیٹی۔ اور سب کے سب بے ہنگامے آگئے صرف ایک میرا بھائی زکریا میرے ساتھ رہا۔ اور کارخانہ بھی ہمارے ہی سر پر رکھی دس برس کا عمر گذرتا ہے کہ میں تمام قسم کی ابتلاؤں میں پڑا اور کوئی پہلو زمانہ کا ایسا نہ رہا جس سے جھکنا نہ پڑا۔ اور ہر ایک پہلو پر تحریک کلی کا اثر محسوس ہونے لگا۔ اور ساتھ اس کے میری زبان پر اس کا سکھ اور گلہ بھی رہا بیان تک کہ میں نے اپنے بعض دوستوں کو بعض کاموں سے روکا جو بظاہر اس وقت ان کے لئے مفید تھے مگر درحقیقت میری نظر میں جو اس حالت سے گندہ کہو فناک اور مضر

ہو گئے تھے غرض انہوں نے میری بات نہ سنی اور خرابیوں میں مبتلا ہو گئے اور اکثر اب تک میں ایسا ہی دیکھتا آیا ہوں یعنی جس پہلو کو کچھ مدت پہلے حبیبیہ میں نے قصہ کیا تھا آخر وقت پر وہ ویسا ہی ثابت ہوا اور اس سے یہ امر میری طبیعت میں پیدا ہو گیا کہ ایک چھوٹی سی بات پر بھی زیادہ غور کرنا۔ اور ایک ادنیٰ کام کو بھی بے سوچے کرنا میری طبیعت کے خلاف ہو گیا اور ہر ایک پہلو سے زمانہ کو نازک سمجھنے لگ گیا۔ اسی عرصہ میں کچھ مہاجر بھی اٹھایا اور کچھ لوگوں کے حالات کا تجربہ بھی ہو گیا۔ غرض یہ کہ حبیبیہ میں نے کسی قدر تفصیل کے ساتھ ابتدائی عمر کے حصہ کو زیرِ غور لی کا مجموعہ بتایا ہے اس سے وہ چند زیادہ شرمناک کا مجموعہ اپنی عمر کے اس آخری حصہ کے زمانہ کو میں نے پایا اور اگر اس کی تفصیل کہنے بیٹھوں تو شاید میرے ذاتی تجارب کی ایک بڑی کتاب بن جاوے اور میں نے ہر ایک پہلو کو نہ فقط اپنے ہی تجربہ اور مشاہدہ پر چھوٹا بلکہ ہر ایک پہلو کے چند کار لوگوں کی شہادت بھی میں نے لی اور ہمیشہ ایک خوشنک حالت زمانہ میں زندگی بسر کرتا رہا۔ اور غرض تجارت کی حالت گذشتہ دس سال سے ایسی نازک ہوتی چلی آئی ہے کہ ہمیشہ ذوال عزت و ناموس عزت کا دھڑک دھڑک رہا اور شاید ۱۸۹۱ء اور ۱۹۰۲ء میں دو لاکھ روپے کا خسارہ مجھے ہیکل ایک پنشن میں مجھے بھگتنا پڑا مگر خدا تعالیٰ نے مجھے ٹھوکر سے بچایا الحمد للہ

غلطی ذالک

غرض اس کے بعد میں ہمیشہ تفکرات کے دریا میں ڈوبا رہا۔ اور زندگی گویا تلخ معلوم ہوتی تھی ایک طرف تو معاملہ کی کچھ ایسی حالت دوسری طرف کچھ اپنی سیدہ کاربان اور خیرایہ کہ جس پہلو کو ایک راحت کا موجب سمجھا کرتا تھا جاتا تو وہاں سے بچہ بچہ اور بالائشی کے کچھ نظر آتا تھا۔ وہ راحت جس کو حاصل کرنا مقصود کرتا وہ تو یہی ایک طرف باقی رہ چکا پہلے سے وہ چند ہو گیا۔ غرض میں سچ سچ غرض کرتا ہوں کہ ایسی حالت دیکھ کر میں موت کو زندگی پر ترجیح دیتا تھا۔ اور کسی کسی وقت میں اپنی سیدہ کاربانوں کے تصور میں رو پڑتا تھا۔ اور اپنے آپ کو بدترین مخلوق سمجھتا تھا۔ اور باقی میری طبیعت میں خیرگامی ظاہر تھی مجھ سے چلا آیا ہے وہ آج تک رہا کسی کو بھی کسی قسم کا آثار پہنچا نہیں تھا خط ناک سمجھتا تھا اور اسے تعالیٰ سے اکثر اس امر کی توفیق طلب کرتا تھا کہ وہ مجھے کسی کے آثار کا موجب نہ بنا دے غرض اسی حالت میں میری بھائی حاجی ابوبکر فوت ہو گئے جن کا مجھے بہت رنج ہوا اور حیرت بھی ہوئی۔ ان کے بعد میرا چھوٹا بھائی زکریا طرہ ہوا۔ وہ بڑے بھائی تو گویا الگ ہو چکے تھے۔ مگر زکریا میرے ساتھ تھے سبھی میں ان کی عزت ہر اک طرح سے اچھی تھی تھانوی کا رولہ ہا میں۔۔۔ مالی تائید ان سے ہی ملتی تھی اب ان کا بار ہونا دو طرح کا رنج کا باعث ہو گیا جس کے سبب بڑی پریشانی رہا کتنی تھی اور یہ قریب قریب وہی زمانہ ہے جس میں میں نے دو لاکھ روپے کے خسارہ کا ذکر کیا ہے غرض جب ان کی علالت زیادہ ہو گئی۔ تو میں نے جنگلوں میں ایک مکان جوڑا۔ اور تبدیل آپ دہوا کے لئے ان کو یہاں لے آیا۔ ہر ہفتہ میں دو دن ان کے پاس رہتا اور باقی دن مدنا میں :

دوسرے دن کا کلچر اس وقت میرے سر تھا اس کا ذکر میں کچھ نہیں کرتا۔ بس اتنا ہی کافی سمجھتا ہوں کہ میں

بہدوں۔۔۔ دل من دانہ من دانہ من دانہ من دانہ من

(غرض ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ میں مسجد کی شاہ کو مدنا سے چکر ہفتہ کی صبح کو جنگلوں میں گیا اور بھائی کے

پاس بیٹھا ہوا تھا ایک منشی صاحب ہی اس وقت پاس بیٹھے تھے ادھر ادھر کی بات چیت ہو رہی تھی اور موجودہ زمانہ کی حالت
نار کا ذکر ہو رہا تھا۔ اور اسی اثنائ میں میرا چہرہ بھائی محمد صالح جو ایک روز پہلے سے بنگلہ رٹا ہوا تھا وہاں آگیا اور ایک
کتاب بھی ساتھ لایا۔ اور وہ یوں کہنے لگا کہ یہ کتاب مجھے سیالکوٹ و پنجاب سے غلام قادر فصیح نے بھیجی ہے اور قابل
پڑھنے اور سننے کے ہے یہ بیکراہتوں نے اس کو پڑھنا شروع کیا پھر وہ کتاب حضور اقدس کی پہلی کتاب دعویٰ مسیحیت اور وصیت
کے بعد نبی میں کامیاب کشف اسلام ہے عرض اس کتاب کے کوئی دو دو ورق پڑھنے کے بعد میری جگر اس قسم کا اثر ہوا میرا
کوبان نہیں کر سکتا مگر میرے یہ بھائی ذکر یا مرحوم نے اسی وقت ایک جوش کے ساتھ باور دلایا کہ خدا کی قسم یہ بیشک
وہی ہیں اور ان کا کلام اس کی پوری پوری شہادت دے رہا ہے۔ عرض ان کے اس کہنے پر میں اور وہ منشی
صاحب بھی میرے ساتھ ہم آواز ہو گئے کہ بیشک یہ کلام کوئی نالا اثر دل کر رہا ہے اور پھر دیر تک اس کو سنتے رہے یہاں تک
کہ اہل سے آخر تک اس کو پورا سن لیا اور مجھے حضور کی طرف پورا پورا یقین ہو گیا۔ مگر مسیحیت کے دعوے پر کچھ تعجب سار ہا
اور اس کے ساتھ یہ خیال بھی رہا کہ مسیح کے لئے تو یہ کہا جاتا ہے کہ وہ زندہ آسمان پر موجود ہے اور پھر اپنے وقت پر اہل سے
نہر مادیں گے۔ اور کسی طرح کا اس میں اختلاف نہیں عرض اس وقت یہ فیصلہ کیا کہ خواہ کچھ ہی ہو مگر کتابیں تو سب منگو کر لینی
چاہیں اور اس طرف مرحوم بھائی کا بار بار یہ کہنا کہ یہ بیشک اپنے قلب میں صادق ہیں اور بہت جلد لوگوں پر یہ امر کھل جاوے گا
حالانکہ ان کی بہت ہی کم استعداد تھی مگر صبراً کہیں نے اور یہ ذکر کیا ہے بڑے ہی ذکی الطبع تھے اور ان کی طبیعت ملاوٹ اور
پیر نادوں سے ہمیشہ متفرک ہا کرتے تھے یہاں تک کہ اگر کبھی مجھے کسی سے ملنے ہوئے دیکھتے تھے تو صاف کہہ دیتے تھے
کہ آپ کو ان مکاروں سے ہمیشہ دور رہنا چاہیے ان کی صحبت میں کبھی خیر نہیں لیکن حضور اقدس کی کتاب کو سنتے ہی ان کا
یقیناً قبول کر دیا ان کی کمال فراست کی پوری دلیل تھی۔ عرض میں دوسرے دن مدراس کو روانہ ہوا اور یہاں پہونچ کر کتابوں
کے لئے خط لکھ لائے اور جس کسی سے ملاقات ہوتی ان سے بت کر کرنا اور پھر ساتھ ہی موجودہ وقت کی ہر قسم کی برائیوں
کی طرف ان کی توجہ دلانا اور اس وقت تک میری نظر صرف مسلمانوں ہی تک محدود تھی۔ یعنی ہر طبقہ کے مسلمان کی حالت
پر میری نظر تھی جس کے شلہہ سے ہمیشہ دل کو درد پھونچتا تھا۔

جب کبھی عام مفید کام کے لئے جلسہ ہو جاتا تو پھر چند حضرات سجدہ ہو جاتے تھے ان کی صورت اور سیرت طرز گفتگو اور پھر
ایک دوسرے کو باہم دیکھنا یا اس کی بابت ذکر کروں تو شاید طویل ہوتا ہے مگر مختصر الفاظ میں کہ یہ ہیں کہ پوری پوری ہودیت
ثابت ہو جاتی ہے یعنی جس غرض کے لئے کیا وہ تو نا تمام اور تمام ہو یہی کس طرح جب ایک دوسرے کی رائے کے تابع ہونے کو ایک
سبکی اور ذلت کا بموجب سمجھا جاتا ہو آخری جو کچھ کہ اس جلسہ سے نتیجہ حاصل ہوتا وہ یہی کہ دو چار صاحبوں میں تو ضرور
ہمیشہ کے لئے اتفاق پڑ جاتا اور باقی بھی ایک دوسرے پر ضرور کچھ نہ کچھ الزام لگائے بغیر خالی نہ رہتے وہ جس جو صاحب صاحبان
اس جلسہ کے باقی ہوتے ان کو بجز خفت کے کچھ حاصل نہ ہوتا اور پھر ہمیشہ کے لئے شاید دل میں عہد کر لیں کہ آئندہ کبھی ایسی جگہ
وقت نہ کہیں گے عرض یہ اس قسم کی مجلسیں یقیناً جن میں ہر قسم کے اور طائفہ کے لوگ جمع ہو جاتے تھے عالم۔ مولوی خاندانی
بیماری تو کہ ہمیشہ زمندانہ وعزہ وعزہ گو ما سب قسم کے لوگوں کا مجموعہ ہوتا ہے اور ہر ایک قسم کی طبیعتوں کا ادراک

کا خوب مل جاتا تھا یہ تو عام عقیدہ کا من کے جلسہ کا حال ہوا اب خاص خاص قسم کے لوگوں کے جلسے اور تقریبات کا حال جس کا مجھے تجربہ
 ہوا ہے لکھنے بیٹھوں تو بہت طویل ہوتا ہے اس لئے صرف ہماری تجارت پیشہ لوگوں کا ہی مختصر حال لکھتا ہوں کہ مجھے ہمیشہ سے یہ
 ارز رہی کہ زیادہ نہیں صرف دو مسلمان تاجروں کے کسی تجارت کے کام میں اتفاق اور ایک دلی سے کام کرنے دیکھوں جہا
 سے وہ نتیجہ جو اتفاق کے لئے لازمی ہے ان کو حاصل ہوا ہو لیکن یہ میری آرزو نامتکمیل ہی رہی یوں تو بہتوں کو اتفاق کرتے دیکھا
 مگر انجام اس کا ایک ہفتہ رہے ہی عرصہ کے بعد نظر آیا کہیں تو کورٹ کچہری میں خراب ہوتے دیکھا اور کہیں ہمیشہ کے لئے عداوت
 اور کہیں ہمیشہ کے لئے آپس میں کشمکشیں برپا ہو گیا اور دونوں کو خراب کر دیا غرض اس طرح کے بہت تجربے اور مشاہدے کے
 بعد میرا یہ دستور ہو گیا تھا کہ جہاں کہیں کسی کام کے متعلق بھی مسلمانوں کی مجلس ہوتی تو پہلے اس مجلس میں یہ دعوے سے میں
 کہہ دیتا تھا کہ مجھے ایک مدت دراز سے یہ آرزو ہے کہ مسلمان اپنی مجلس میں کامیاب ہوتے ہوئے دیکھوں مگر میری یہ آرزو
 پوری نہ ہوئی اور میری یہ عادت در اس تک ہی محدود رہی جہاں کہیں جاسکا اتفاق ہوتا تھا۔ یعنی ممبئی۔ بنگلور۔ مدراس۔ نیلگیری
 تو موقع پر ضرور یہ میں کہہ دیتا تھا۔ اور پھر محاط یہی ہو جاتے تھے۔ غرض مسلمانوں کے حالات اور عادات پر ہمیشہ رنج ہوتا
 ہی رہتا تھا۔ یوں کہ لڑائی لڑائی اور اتفاق کا کہنا ہی کیا ہے اکثر کام ان کے اتفاق اور شرکت اور یکدیگر کی بدولت ترقی کے انتہائی
 نقطہ تک پہنچے ہوئے ہیں مگر اس صورت میں بھی مسلمانوں کے سوا دوسری قوموں میں بھی یہی کچھ نظر میں آتا ہے چوتھے چارے
 بھی اپنی بساط کے موافق کبھی نہ کبھی کسی کام میں متفق ہ جاتے ہیں مگر مسلمانوں میں اس کے برخلاف کیا کاموں میں اور کیا خاص
 میں پیر و دیوی جو یا دیوی اور کسی ملک میں ہی بیٹھے عرب علم ہند اور سندھ دکن اور کوکن جہاں تک مجھے علم ہے ایک نمونہ بھی نظر
 نہیں آتا غرض ہر ایک موقع پر مسلمان بہت ہی کم نظر آتے ہیں اور اگر کسی جگہ اتفاق سے کوئی مسلمان سرکاری کام و کاج میں
 کوئی اعلیٰ مرتبہ پر آ جاتا ہے تو گویا اس کے لئے ریشمال موزوں ہو جاتی ہے کہ مورخان کہنا شروع کرتے ہیں کہ اَلَا حَاشَا لِلّٰہِ غرض یہ
 میرے خیالات اور مشاہدے پریشان ہی نہیں بلکہ استعجاب میں بھی ڈال دیتے تھے کہ کیا اللہ اسلام تو تیرا ہے مگر مسلمانوں
 کی حالت ایسی نار اور قابلِ عبرت کیوں ہو گئی ہے کوئی ایک پہلوان کا بیٹھنے کیا عبادات اور کیا معاملات سیدھا اور حق پر نظر
 نہیں آتا اور حالت ایسی ہو گئی ہے کہ جزیرے فضل کے بیٹے مردے از غیب ہر دن آید و کارے بچند کے اور کوئی دستکاری
 کی صورت نظر نہیں آتی غرض اسی حالت میں حضرت کی کتاب فتح اسلام کو میں نے سنا اور اندر کا اندر ہی میں بار بار غور کیا
 کہ آخر مدائنے ایک کو کھڑا کر دیا اور پھر اسی کو جس کا زمانہ رسول کے بعد وقتاً فوقتاً انتظار ہوتا رہا اور کئی جوتے مدعی بھی اس نام
 کے زمانہ خرب زمانہ رسول سے ہوتی آئی مگر انہو گویا عین وقت پر آدہ وہ ہی اشد ضرورت کے وقت ہی آرازا آئی ہے۔ سو یا اللہ تو اس
 آواز کو سچی اور مسلمانوں کے لئے مبارک ثابت فرما آئیں۔ یہ میری اندر فی حالت تھی اور میرے مرحوم بھائی نے تو گویا باوازیلہ
 شہادت بھی دیدی اور الحمد للہ حالت کہ خدا تعالیٰ نے دلیا ہی ثابت کر دیا اور بارغ اسلام میں دوبارہ گئی ہوئی بہار
 اور رونق آتی چلی ہے غرض اس موقع کے بعد کتاب میں بھی لکھیں اور اس کے پڑھنے سے کچھ فہم بڑھ گیا اور اس میں چچا بھی ہوتا
 تھا جو یک ایک اخبار آراء و نام کھٹو سے شائع ہوتا تھا۔ اس میں یہ لکھا ہوا دیکھا کہ میرزا قادیانی..... اپنے دعوے سے سچیت
 سے دست بردار ہو گئے اس لئے اب پھر ان کی عزت و حیثیت قائم ہو گئی جو اس دعویٰ کے قبل تھی یہ مضمون تھا عبادات میں کچھ

فرق ہو گا مگر اس کے پڑھنے سے میرے پر جو مدد گزرا اور رخ ہوا اس کو خدا ہی جانتا ہے اور ابھی تک میں اسکو بھولا نہیں عرض
 اس کے بعد میں نے جب حضور کی کتابیں ایک طرف ڈال دیں اور ایسی چالوں سے اور اسی میرے پر چھا گئی کہ کچھ نہیں
 لکھ سکتا باوجود اس کے بھی مجھے سے صد ہا لوگوں کو میں نے گویا یہ خوشخبری پہنچائی تھی اور اب گویا اس کے خلاف اخبار
 میں شائع ہو گیا ہے عرض اس خون کے دیکھنے کے بعد دوسرے یا تیسرے دن میرے بھائی کا مار آیا۔
 اور میں روانہ ہو گیا اور وہاں اپنے ایک دوست سے اسنوس ناگ دل سے میں نے یہ تذکرہ کیا تو وہوں نے کہا
 کہ وہ تو اپنے دھوئے پر قائم ہیں چنانچہ ان کے ایک خاص مرید بیان آئے ہوئے ہیں اور ان کی زبان ہی مجھے یہ سب کچھ معلوم
 ہوا ہے اب اس موقع پر مجھے جو خوشی ہوئی گویا اس رخ سے وہ چند زیادہ جیاد رہا مرید گویا ہمارے شیخ رحمت احمد صاحب
 تھے جن سے دوسرے روز میری ملاقات ہو گئی اور بعض حالات بھی معلوم ہوئے اور کتاب آئینکلام اسلام کی خرابی کے
 انہیں کو میں نے جلد دی تھی ماس کے پتہ پر روانہ کرنے کے لئے فرمائش دی اور میں مدد اس واپس گیا اس وقت یہ کتاب
 پہنچ گئی تھیں عرض پھر اسی طرح سے میں اس کا چھاپکار ہوا اور سلطان محمود صاحب اور ان کے بھائی زادہ اپنی جگہ پر باہم
 اس بارے میں بحث کرتے تھے اور آخر وفات عیسیٰ پر دونوں کا اتفاق ہو گیا اور سلطان محمود صاحب نے مجھے خط لکھا اور حضور
 کی کتابوں کی خواہش ظاہر کی اس خط کے طرز تحریر سے یہ پتہ لگ گیا کہ حضور کی جانب ان کا من ظاہر ہے عرض میرے پاس جو
 کتابیں موجود تھیں وہ تو بھیج دیں اور آئینہ کلام اسلام ایک مولوی کو دی تھی ان سے کہنے کہ لکھ دیا اور پھر میں ملاقات کی اور
 میرے سے زیادہ ان کا میلان حضور کی طرف پایا اور اس وقت تک وفات عیسیٰ پر پہنچے کامل یقین نہ ہوا تھا۔ مگر ان کے دوستوں
 مولویوں سے عرض ان کا حضور کی رجوع کرنا بڑی تعزیت کا باعث ہو گیا اور قبیل عرصہ میں ایک چوٹی سی جماعت طیار ہو گئی ہے
 اور شہر میں زور شور سے ساتھ اس کی مشہرت ہونے لگی یہ وہ وقت تھا کہ ان مولویوں اور ملائوں کی اچھی طرح سے قلعی کہنے
 لگی اور ان کی اندرونی حالت کا پورا اظہار ہونے لگا جس کی وجہ سے حضور کی طرف کمال درجہ کا یقین بڑھ گیا یہاں تک کہ حضور
 کی خدمت میں خط لکھا گیا اور جس قدر لوگ اس وقت تک اس سلسلے میں شریک ہوئے تھے ان سب کے دستخط لئے گئے
 بعد اس کے جو کچھ ان ملائوں کا حال دیکھا وہ حادثات کے موافق تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں پہلے سے بطور
 پیشگوئی بنا دی تھیں جو ام میں ایک خطرناک جوش ان کے دل اور کذبے پھیل گیا۔ اور اب یہاں کے مسلمانوں کے اسلام کا حال
 ایک نئے رنگ میں ظاہر ہوئے لگا ضرورت امام پر میرا یقین بڑھ گیا اور حضور کی زیارت کا شوق دن بدن بڑھنے لگا اور
 اس فکر میں ہوا کہ کوئی رفیق مل جائے تو روانہ ہو آؤں۔ وہاں کے ایک مولوی جسے زیادہ عقل تھا اور جو بظاہر منافقانہ طریق پر
 ملتے جلتے ہی تھے مگر باطن میں پورا دشمن تھا جس سے میں اب تک ناواقف تھا۔ انکو ساتھ لے کر صلح ہوئی۔ وہ ترکہ بھری کی
 جامع میں رہنے تھے جہاں میں گاڑی پر سوار ہو کر گیا اور حاجی بادشاہ صاحب کے مکان پر جو وہ بھی اندرونی احاطہ مسجد ہی میں واقع ہے
 ملاقات ہو گئی اور مذکور بادشاہ صاحب وہاں کے ایک شہور اور نامی تاجر میں ان مولوی صاحب نے ہماری مخالفت اختیار
 کرنے کے بعد وہاں اپنے قدم جانے شروع کر دیئے یہ بادشاہ صاحب بھی اگرچہ سچوت مخالفت تھے لیکن چونکہ قدیم سے
 ان کے بزرگوں کے ساتھ میرا کمال درجہ کا ارتباط تھا۔ اس لئے بظاہر ان سے اچھی سلوک قائم تھا۔ اور اب تک بھی باقی ہے

رض وہاں مولوی صاحب گیس نے کہا کہ سب سے پہلی بات ہے کہ میرا ساتھ دو اور میں آپ کے ہر قسم کے اخراجات کا کفیل اور ذمہ دار
 ہوں جو کچھ استحقاق نہ ہے وہاں جا کر کیا جائے اس میں بڑے بڑے خاتمے ہیں وہ بد جا کر جو چاہیں پوچھ سکتے ہیں اس سے طلق
 نہ کر ہی جائے گا۔ کچھ کہیں کہ جو طوقان بے تمیزی پھیل رہا ہے اسی سے خلق اللہ کو نجات ہوگی اور میں نے آپ کو اس لئے
 جوڑ کیا ہے کہ بظاہر آپ کے مزاج میں حق پسندی ہے اور منہارے طالب علمی کے زمانہ سے میرے حسن ظن ہے۔ پس آپ
 لیارمہ جائیں جس کے دن میاں سے بھانہ ہو جائیں گے مگر ان کو یہ کب منظرہ تھا۔ ان کو کائنات میں اس وقت صریح فائدہ
 نظر آتا تھا۔ عرض انہوں نے انکار کر دیا اور واپس چلا آیا۔ اسی خیال میں تھا کہ مولوی حسن علی صاحب مرحوم یاد آگئے اور وہ
 ان دنوں مولوی صاحب کے پاس آئے بھی تھے کہ انہوں کی طرف سے سالانہ جلسہ دعوت ان کو سہی تھی اور انہوں کے دراصل باقی رہی
 تھیں۔ لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ بھائیوں سے مولوی صاحب محل چکے تھے۔ اور یہاں رہنے کے لئے جسے ملتے ہی ہو گیا
 اس لئے مجھے یہ موقع خوب ثابت آیا اور فی اللہ میں نے میری کی اپنی دکان پر تار دی کہ مولوی صاحب کو بھڑاؤ اور غرض آتا ہوں
 بنا رو دیکھ میں نہ گھوڑ گیا اور مات کو امداد لے سے دعا کی کہ میں ارادہ کر چکا ہوں اب تو عالم الغیب اور بہتر جانتا ہے میرے
 لئے جو بہتر ہے وہ یہاں کر صبح کو صبح معمول ناشد کر کے گھر سے باہر چوتراہ پر آکر بیٹھا کہ اسی وقت ڈاک والا آگیا اور اس
 نے ایک چٹلی اور اس کے ساتھ ایک رسالہ الحی ویا میں نے اس رسالہ کو کھولا تو میری نظر سب سے پہلے اس ہیڈنگ پر پڑی
 ایک بھاری بشارت "سے موسم تھا۔ اور مضمون اس کا جہنم سے والے پر صاحب کا واقعہ اور غلیظ اور عبد اللہ اللہ
 اور خدا کا حضور اقدس میں حاضر ہونے کا تھا۔"

غرض اس کے بعد میرا عزم مصمم ہو گیا اور اسی روز شام کو میرا اس باور دو مرتبہ فہم اس سے ہو گیا کہ وہ نہ ہو گیا اور مولوی حسن علی صاحب
 مرحوم سے ملاقات ہوئی اور چلنے کی بابت گفتگو ہوئی مولوی صاحب مرحوم نے حق منقذ کر کے جواب میں یہ فرمایا کہ میں آپ کا ساتھ دینے کے
 لئے تمہارا ہوں۔ مگر ایک شرط سے میں نے کہا کہ وہ شرط فرمائیے کہ انہوں نے کہا کہ اس سفر میں جب تک آپ کا اور میرا ساتھ ہے آپ غازی
 اپنی بیوی کا خاطر رکھیں پس یہی پہلی شرط ہے جس کو میں نے شکر ہے کے ساتھ قبول کیا۔ دوسرے روز چلی گئے اور وہاں پہلے کے اندر
 حالات پر غور کیا گیا تو یہ ایک دوسری دلیل ضرورت امام کے لئے اٹھ اٹھی یعنی وہ نے دیکھے ایک تو اشرفی الٰہ جس میں بودینا
 انداز کا نقش تھا جو زمان حال سے کہہ رہا تھا کہ جو یہاں داخل ہو گا وہ ضرور ایک نڈن وید میں انداز کا جینس میں ہو جائیگا۔ اور یہ
 تو نہ سمجھ کا دیکھا جس کی ظاہری صورت یہ تھی کہ ایک دھچھے پرانے بودیئے اور دو چار ٹوٹے چھوٹے ٹوٹے گویا زبان حالی
 اس کا یہ مضمون تھا کہ ہوا ہے کہ جو میری طرف کو رخ و سجود کے لئے مائل ہو گا اس کی بساط پہلے ہوئے اور پھوٹے ہوئے کو
 کے ساتھ گئے دی ہیں اور اندر خیر صلا غرض یہ دونوں نظارے ایک حیرت مینے کے باعث میرے لئے ہوئی۔ پھر وہاں سے
 یہ بات دینا شروع کیا کہ ارادہ ہوا چارے مولوی صاحب نے بہت کچھ حال قرآن میں دیکھا اور استحقاق بھی کئے غرض ہر ایک پہلو
 بھی انہوں نے جواب دیا کہ چلے چلے۔ غرض وہاں تو یہ ہوئے مگر مولوی صاحب کا شروع سے آخر تک یہی بیان رہا کہ مرزا صاحب نے کچھ
 دی ہیں۔ مگر ان کا یہ دعویٰ بالکل ظاہری و جاہل سے بہت کچھ دوسرا ہے۔

۱۱۲ کے جاب میں لکھا تھا کہ اب جو کہ سے وہاں آنکھ سی ہو گا۔ جب امرتسر پہنچے تو وہاں مولوی محمد حسین کا کوئی بھائی نہیں ملا

اور اس نے مولوی صاحب کو بہت کچھ روکا اور ابو محکم الدین صاحب کو بھی تک پہنچا دیا چھوڑا اور باغے کی طرح لگا رہا اور وہاں
 پہنچا تو ایسا صاحب تو ان کو نہ پہچان سکا۔ تیرے رہے اور وہ زیادہ گستاخ ہونا چاہتا تھا کہ اگر مولوی صاحب کے میرے
 پر چلے دیکھا اپنی جگہ پر لایا تب وہ میری طرف ہوا تو میری دہی جھڑکیوں سے گھبرا گیا اور پھر چھوٹا سا لڑکا دیکھ کر گھبرا گیا عرض
 شب ہے گزری اس صبح کو سال کی ماہ لی اور وہاں پہنچے تو وہاں ہی ایک صدمہ ہوا گزرا وہ جرات نہ کر سکا کہ ہم وہاں سے
 یوں میں بیٹھ کر دانہ ہوئے اور جن جوں دار لالہاں سے نزدیک ہوتے گئے ویسے ہی طویل ایک بشر ہو گیا یہاں تک
 کہ دار لالہاں کا نظارہ نظر آنے لگا اور جامع مسجد مجھے ایک بقعہ نظر آتی تھی اس سال بارش کثرت سے ہو چکی تھی اس لئے کچھ
 میں دیر ہوئی جب پہلے پہنچے تو میری اپنی یہ حالت تھی کہ ذوقِ احد محبت سے بھر گیا تھا اور عجیب غریب لذت اپنے اندر محبت سے کہتا
 تھا عرض ہم خادیاں پہنچے اور مولانا مولوی اندر الدین صاحب کے دروازہ کے پاس کے کمرے میں گئے اندر ہم دونوں اتر پڑے
 غریبہ آفتاب کا وقت تھا مولوی حسن علی صاحب نے نور الدین صاحب کے مجھے تعارف کرایا اور میں ان سے مصافحہ کر کے پاس بیٹھ
 گیا اتنے کسی نے خبر دی کہ وہ نیا مکان جو تیار ہوا ہے اس میں ان مسافروں کا اسباب بھیج دیا مولوی حسن علی صاحب اسباب کے
 ہمراہ اس مکان کو تشریف لے گئے اور میں غلام غلام پڑھ کر مولوی نور الدین کی خدمت میں بیٹھا ہی تھا کہ ایک شخص نے خبر دی کہ
 حضرت اس نئے مکان میں آکر بیٹھ فرمائے ہیں۔ تو میں یہاں سے اٹھا اور جلد اس مکان میں داخل ہوا اور میری نظر صدمہ مبارک
 پر پڑی میں حلفاً گواہ کرنا چاہتا تھا کہ حضور کا سراپا اس وقت ایک نور محسوس ہونے لگا اور میں انگہ بند کر کے حضور کی دستوبوسی کرنے لگا
 اور جوش محبت کے ساتھ میری آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے اور حضور اس کے بعد کمال بہر باقی اور شفقت سے اعلان پر ہی فرماتے
 رہے اور میرا حال یہ تھا کہ اندر الدین صاحب نے حضور کی ظاہری وجہ محبت کیا بتائی
 تھی اور یہاں کیا کیا نظر آ رہا ہے اور منظر تھا کہ حضور یہاں سے تشریف لیا میں تو ان کی خبر لے کر ہر گونہ میرا خیال ہو چکا
 اور حضور اقدس و اشرف بھی اسی وقت اندر تشریف لے گئے اور جوہی میں مولوی حسن علی صاحب کے فی طلب ہوا۔ اور انہوں نے
 بلند آواز سے اندر اکبر کہا اور فرمایا کہ خدا کی قسم یہ وہ صوفی نہیں جن کو کچھ برس پہلے میں نے دیکھا تھا کہ کوئی اندر ہی وہو نظر آ رہا ہے
 عرض کہ ظاہری وجہ محبت یہ حضور کی بہت کچھ ترقی انہوں نے بیان فرمائی اور اسی وقت کہہ دیا کہ بے شک صاحب یہ وہی نظر آ رہے
 ہیں جس کا ان کو دعویٰ ہے اور اچھے کہا کہ بیشک تم معیت کرو۔ چونکہ میں نے اپنی بھی مان سے عرض بتائی تھی کہ کھلا اس لئے آپ
 کو ساتھ لیتا ہوں کہ موقع پر آپ مجھے دیکھ اور میرے مناسب شہورہ دین میں اس طرح انہوں نے مجھے فی الفور کہہ دیا اور میری اندر
 حالت یہ تھی کہ اگر ایک شمس ہزار دفعہ ہی اس کے خلاف اگر وہ مشدہ دینے تو میں حلقہ بگوش ہوئے بغیر اس مبارک آستانہ
 سے جانا نہ ہوتا۔ مگر الحمد للہ فی الفور مولوی صاحب نے میری دلی آرزو کے مطابق کہہ دیا لیکن انکا خاص مادہ باطل اس امر پر تھا
 ان کے لئے سب ہمد سے درامی ہائیکوں کی میرا سے تھی۔ اگر مولوی صاحب کی مرضی بھی آج سے پھر بھی مصلحت کو ہاتھ سے نہ
 چھوڑیں تو میں اس وقت کی مخالفت بڑی سخت ہوتی اور مولوی صاحب ابھی وہاں بہت کچھ ہونا باقی تھا اس لئے میں خود اس وقت
 اس امر کے مخالفت تھا مگر مولوی صاحب پہلے ہی نظارہ میں نہ تھے۔ گئے تھے اس لئے وہ بجائے خود کمال تشریف میں پڑ گئے اور
 ہر روز انہیں استغفار کرتے گئے اور فرماتے تھے کہ مجھے کچھ پتہ نہیں لگتا کہ میں کیا کروں تو اس کے جواب میں میں ان کو وہی

انجام احباب لی رائے ہی جس کام میں سے اوپر دریا ہے مردہ ان سے خلاف مرعی ہوئی ہے اور چاروں طرف سے روکتے ہیں اور بچے بھی روک رکھا ہوا غرض چار شہنشاہ کے دن بعد نماز صبح اپنی عادت کے موافق چار دروازوں سے نکلے اور چند منوں بعد صبحا کہ ان کی عادت تھی اسٹے اور فرمایا کہ مجھے یہی جواب ملا ہے کہ مولوی نور الدین صاحب کے مشورہ پر عمل کرو۔ غرض اس وقت تک مولانا غفر اللہ عنہ صاحب کو تشریف آوری کے لئے پیغام بھیجا اور حضرت مولانا کے اظہار کے بعد میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تو شہر بیعت کر چکے ابائیں نے عرض کیا کہ مولوی صاحب نے مجھے روک رکھا ہے اس کو سن کر مولانا نے فرمایا کاش جسے منع ہوئی تو اب تک اس کا کچھ نہ کیا اثر بھی محسوس کر لیتے اور پھر مولوی صاحب سے کہا پوچھنے کیا ہو؟

درجہ ہاشمی زود باش۔ غرض مولوی صاحب کے مشورہ کے بعد یہی صلاح پھیری کہ کل شب جمعہ ہے اور ہم دو بیعت کیے اور جمعہ پر کھڑے ہو کر حادہ میں جا بیٹھے کیونکہ حضور نے وہی دن دعا کی کا مقرر فرمایا تھا اس کے بعد مولوی حسن علی صاحب نے حال تھا کہ بار بار فرماتے تھے کہ شب جمعہ توکل ہے اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ ابھی اس میں دیر ہے اور یہاں اتنی دیر کرنے داشت نہیں ہے۔ غرض اسی روز شام کو یہ عاجزا اور مولوی صاحب بیعت سے مشرف ہو گئے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

اس کے بعد کوئی دو دن ہی بھرنا ہوا اور حضور سے جدا ہو گئے پھر تھے پرانے کوئی ایک مہینے کے بعد وہاں پہنچے وہاں حضرت مولوی سلطان محمود صاحب نے بڑا ہی اہتمام فرمایا تھا۔ سٹیشن سے سید ہا میلانور نے گئے اور پر تکلف دعوت دی۔

ابھی اس پہنچ کر ایک اور ایسی ہی دبا ہوا مخالفت ہی اس وقت جمع تھی میں نے اس اور اس کے جواب میں کچھ نہ کہا صرف اتنا ہی کہ مولوی حسن علی صاحب تشریف لا دین گئے اور مجھ سے بدرجہا افضل ہی میں جو کچھ ہم نے وہاں دیکھا اور پایا اس کو وہ غلبہ میں گئے۔ اور بعد سے برخواست ہو گیا۔ اس کے بعد غایت کی آگ بہت تیز ہو گئی بیان اب ایسی سے غرض نہیں مگر یہ ظاہر کہ خردی تھا

اور بیعت میری حالت کیا ہوئی اور ضرورتاً امام کس حد تک محسوس ہونے لگی اور پھر حضرت امام کی صداقت پر یقینی اور آسانی نشان دکھائی ہوئے میں پر توجہ نہ کرنے سے کیا نتائج پیدا ہوئے ہیں غرض ان باتوں کا مختصر طور پر ذکر نا ضروری معلوم ہوتا ہے سب

احول امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کرنے کے بعد اپنے اندر جو تبدیلی ہوئی اس کو مختصر الفاظ میں کہہ دینا کافی ہے ابتدائی عمر کے زمانہ کے بعد زمانہ اوسط اور اس کی بگڑنا زمانہ بیعت جو کچھ اپنی عملی حالت میں نے بتائی ہے اس کا انارہ

چلا اور کوئی میں اس میں کسی برس کی ناگفتی عظیم اور عادیں جو اپنے اندر عقین اور جن کی بابت کبھی کبھی خیال کر کے میں رو دیا کرتا

اللہ رب ان باریوں سے بگڑت کس طرح ہوگی اور سب سے بڑا امر ناگھن معلوم ہوتا تھا اور فی الحقیقت اگر میں بڑا کوشش کر کے

جان چھڑاتا تو بھرتا امر ناگھن معلوم ہوتا تھا کہ میری صحت وغیرہ میں کچھ فتور پیدا نہ ہوتا مگر چلتا نکلتا ہوں کہ بعد بیعت وہ سب

میں کے بعد دیگرے ایسی دور ہو گئیں جیسا لاجل سے شیطان بھانکتا ہے اور مجھے تکلیف بھی محسوس نہیں ہوئی اور صحت

بہ حال ہو گیا کہ گویا ان ارتکابوں کے وقت میں بایر تھا۔ اور ان کے ترک کے بعد تندرست ہو گیا۔ اور یہ صرف حضرت

الہ الامام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انعام طہیبت کی طفیل نصیب ہوا اور اب اپنے اندر وہ باقین دیکھتا ہوں کہ

اختیار ہو کر وہ کریم و رحیم کا شکر کرتا ہوں اور ابتدائی زمانہ کو بھی اس کے مقابلہ میں پیچ سمجھتا ہوں۔ فالجہ امہ علی ذالک

میں اب تک اپنے آپ کو ایک گنبدہ بشر سمجھتا ہوں اور اپنے اندر بہت سے عیوب محسوس کرتا ہوں مگر اس سوا کہ میں کی جانب

۲۰۲
 انجی ٹیوی امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے حبیب کی جو بیوی کے صدقے میری منظورت کر دینگا اب دوسری بات یہ کہ ضرورت انار
 کس حد تک مسوس ہونے لگی ہو اس کے بارے میں ہدف اسکا کہ یہ ناکافی ہے اگر اس خود باوجود کوئی نہیں اس سے قائم ہے وہ نہ
 ہو تا کہ یہ دنیا غائب ہو جاتی اور میرا کافی یقین ہے کہ اس کے مبارک وجود کے طفیل جو سر اس وقت الہی کا مظہر ہے یہ دنیا
 قائم ہے اور بہت کچھ برکات اور فیوض آئندہ اس کے وجود باوجود سے اس کو نصیب ہونے والے ہیں اور انشاء اللہ نقلے
 قطعیہ یہ تمام باتیں عام طور پر ظاہر ہو جائیں گی۔ اگرچہ خاص طور پر اس کا مشاہدہ کرنے والے مشاہدہ بھی کر چکے ہیں۔ والحمد للہ
 علیٰ ناکات

اب تیسری بات یہ ہے کہ اس عالمگیر اب امام کی صداقت پر دینی اور آسمانی نشان کیا کیا ظاہر ہوئے ہو اس کا جواب بھی ہے
 کہ اکثر سب ظاہر ہو گئے ہیں جن کا حدیثوں میں ذکر ہوا ہے اور اکثر کابران دین پر اس پر جو دین صدی میں اس کے ظہور کے
 کارنامہ کشف اور الیٰھا ظاہر ہو گیا ہے اور وہ اپنی اپنی تعینات میں اس کا ذکر بھی کر چکے ہیں اور ان سب باتوں کے مفصل ذکر
 کے لئے ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں پڑھیں جو حقین خدا تعالیٰ دنیا کو دن کتابوں کے نو بچنے کی جو حقین غیب
 کرے تو پھر کسی قسم کا شک باقی نہ رہے کل اب رہی چوتھی بات کہ امام وقت کی طرف رجوع ذکر کرنے کے باعث کس قسم
 کے آثار و قوع پذیر ہوئے گئے ہیں۔ ترجمان میں بھی گزارش کافی ہے کہ میان جو بیان۔ آج کی سال ہوئے جو قہر الہی
 کے آثار دنیا میں ظاہر ہوئے گئے ہیں۔ مگر خاص طور پر ہند کا جو حال اب ہے وہ تو پورہ چور ہیں نہیں۔ ابتدا تو ظالموں سے ہوا
 ہے مگر اب اس کے قہر الہی کی وہ مختلف سید میں جو وقتاً فوقتاً مضبوط قوموں پر عذاب کی صورت میں ظاہر ہوتے نظر
 آئے گئے ہیں اور وہ عام عذاب جن کا قرآن شریف میں ذکر ہے کسی کسی صورت میں آنے لگے ہیں دیکھو دبا طاعون
 کا حال باری باری سے کس طرح ہوتا آیا ہے اور ہندو زلزلہ اولیٰ کا ہندو نظر آتا ہے پھر قحط کو دیکھتے کہ اس کے کس طرح
 ملک کو تباہ کیا اور یہ عمل مخالف اخبارات سے بخوبی کھل سکتا ہے۔ پھر زلزلوں کو دیکھتے کیا انہوں نے دنیا کو کس طرح
 ہلا ڈالا ہے۔ اور بعض بعض مقامات پر خطرناک خوف الارض ہوا ہے اور کہ سے لیکر دار بلنگ تک ایک خطرناک
 زلزلہ آیا۔

اب یہی چوتھی بات کہ امام وقت کی طرف رجوع نہ کرینا باعث کس قسم کے آثار و نوح پذیر ہوتے ہیں
 جواب میں یہ گزارش کافی ہوگی۔ کہ عیاناً چہ بیان آٹھ سال تین سال سے جو تہر الہی کے آثار کل دنیا میں
 آشکار ہو گئے ہیں مگر خاص کے ہند کا عالی و پوجہ جی نہیں ابتداء طاعون سے ہوئی ہے مگر بعد اس کے کل ان
 تہر الہی کے عجز و وقتاً فوقتاً مخالفت منسوب قوموں کے لئے ہوئی ہیں کا ذکر خود اللہ جل شانہ کی کتاب
 پاک میں موجود ہے ظاہر ہو گئی ہیں۔ اور یہ نہیں کہ ایک وقت دیکھو طاعون کا حملہ بدی بدی سے
 کس طرح ہوتا ہے۔ اور یہ گزشتہ دور اول ہے اور بعد اس کے قحط کو دیکھو پہلے سال اس قدر شدت
 نہ تھی جتنی اس سال میں ہے۔ احباب ربیوں پر غفلت نہیں۔ اس کے بعد زلزلہ آیا۔ پہلی مرتبہ قحط ایک پر خطر
 خطر پر تھا جو غیر گندی اور بنگالہ ضلع میں کلکتہ سے لے کے دار بنگالہ پر ایک وقت شدت سے ہوا اور کچھ
 ضعیف سا نقصان بھی ہوا۔ مگر جانوں کی غیر گندی اور بعد اس کے ضعیف طور پر مختلف مقاموں پر کچھ کچھ عرق
 اس کی ہوتی آئیں۔ مگر پہلی دفعہ جو اس کا حادثہ ہوا میں کوہی چند ہینے گزرے کس قیامت کا ہوا کتنی جانیں
 تلف ہوئیں اور کتنے مقامات زمین کے اندر دھس گئے۔ علیٰ ہذا القیاس سیلاب کی بابت دیکھتے پہلے تو جب
 یہ چٹکام اور اس کے اطراف میں آیا تو کچھ کم نقصان ہوا مگر بدنامی جو پیشہ ضعیف ہوا گل پور اس کی نوبت پہنچی تو کیا کچھ
 زبانی نہ ہوئی۔ حد ہا گاؤں غرق ہو گئے اور بحساب بندگان خدا اور چار پائے ہلاک ہو گئے جس کا صحیح اندازہ
 اب تک نہیں ہوا اور کوئی شہر پہ پانچ میل کے اندر پانی دس سے بارہ فٹ چڑھ آیا تھا غرض اندازہ ہو سکتا ہے
 کہ کیا کچھ نہ ہوا ہو گا۔ آتش زگی کا حمل تو کچھ پوچھ ہی نہیں کوئی ہفتہ شاید غائب نہیں جاتا اور طاعون و مال کی زبانی نہیں
 ہوتی اور یہ مسلسل تین سال سے سب بگڑ رہا ہوں۔ اب آٹھ سال میں جو اکثر لوگوں میں یہی مشہور تھا کہ قیامت
 آجائے گی اور ہیران میں بعض قوموں کا تو یہ حال تھا کہ اس امر کو بالکل یقینی سمجھتے ہوئے تھے جس سے ایک
 عجیب طرح کا خوف ان پر سولی تھا جس کا میں نے خود نظارہ کیا ہے لیکن علیٰ العموم یہ خوف تھا کہ کچھ نہ کچھ ضرر
 ہو کے رہیگا۔ اٹا ماشا اللہ۔ غرض اہل کلمات کو یہی ذرا عین نظر سے دیکھو تو یہ کتنا بڑا نمونہ تہر الہی کا ثابت ہوتا
 ہے غرض ان کے اسامی تلویح کے قریب قریب بعض قوموں پر ایسا ہوا کہ سمجھتے طاعون آیا کہ مکالوں
 کے اڑ جانے کا خوف ہو گیا اور اکثر مکالوں کی چیت اڑی ہوئی تھی یہ واقعہ مدراں کے قریب ناگیش میں ہوا
 جو ایک بڑا بندر ہے اور سب احباب دل میں اس کا ذکر ہوا تھا۔ اور بعض لوگوں کی زبانی میں نے یہ سنا
 بدو ہاں سے آئے تھے کہ جب یہ حادثہ شروع ہوا اور شدت ہوتی چلی تو ہر کوئی یقین ہوتا گیا کہ بیشک قیامت
 ہی کے آثار ہیں اور حضرت امرا فیل علیہ السلام کی صورت ہے کسی کو باہر نکلنے کی طاقت نہیں تھی اور صد ہا بلکہ
 ہزار ہا بڑے بڑے تدار درخت بیخ دین سے اکھڑ کر گر گئے اور پختہ مکانات اور چیتیں گر گئے اور ہم کو یہ

یعنی ہو گیا تھا کہ اس نجات خیز حادثہ سے منہ ہم ہلاک ہو جائیں گے اور فی الحقیقت اور کچھ توڑے سے وقت اگر یہ حادثہ
 اسی طرح کا ٹھہرتا تو سدا نا کہیں نا اور ہوتا نا مگر امد کا فضل کہ عیدہ دفع ہو گیا اور ہم نے یہ نئی زندگی پائی غرض یہ نوان حالت
 کا ذکر ہے جو اخطاری صور منہ کہتے ہیں یعنی انسانی دھل کسی طرح کا ان میں نہیں اور اگر ان امور کی طرف خیال بہت ہیں میں
 فی الجملہ انسانی دھل ہوتا ہے۔ اور جن کو امتیازی کے نام سے موسوم کر سکتے ہیں نوان کی حالت زیادہ وحشت خیز نظر آتی ہے
 بالخصوص جہد قی امد کو دیکھنے میں کو بتلانے کے آگے یہ امر ظاہر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس برٹش حکومت میں
 اس کی ترقی کس حد تک پہنچی ہو چکی ہے اور اگرچہ پوچھ تو برٹش حکومت کی ترقی کا یہی زبردست اصل ہے اور گو یہ زبانی احتجاج
 بھی ہے مگر اس کی حالت اس قدر ابتر ہو گئی ہے اور سوچی جاتی ہے جس کو مفصل بتلانے کے بہت کچھ کہنا پڑتا ہے
 اس لئے مختصر کیفیت یہ ہے کہ بہت سے بیمارے تو کوکر مقابلے سے دست بردار ہو چکے ہیں اور گو یہ وقت کا انتظام
 کر رہے ہیں اور بہت سے نا تجربہ کاری کے باعث خواب ہو گئے اور کچھ کچھ کام کر رہے ہیں لیکن کی یہ حالت ہے کہ نگویہ
 اگر امام شیعہ مام شیعہ دیگر جنی ان ایسی خوفناک بھارت کی حالت ہے یہ تو میں نے ایک بات بتلائی جس کا بہت بڑا
 اثر ہے۔ لیکن ساتھ اس کے اگر زراعت اور مزاحین کو دیکھتے ہیں تو تاجروں سے بھی بہتر ان کو پایا جاتا ہے اور ساتھ ہی حکومتیں
 اور مصلحتوں کے حالات پر غور کرتے ہیں تو سب سے زیادہ پریشان اور انکاروں کے سمندر میں غرق بمصنوع نظر آتے ہیں غرض
 علی العموم زمانہ کی حالت بے ہوشی نظر آتی رہے اور کیا چھوٹا اور کیا بڑا اپنی اپنی حد پر متفکر اور پریشان ہی نظر آتا ہے گو یہ جمیعت
 اور طائفت مفقود ہو گئی ہے اور ساتھ ہی اس کے گو یہ مرزیت محبت دنیا پر بائیں ہی اٹھ گئیں ہیں جب وہ نہیں تو مہیہ
 کہای غرض وہ مولیٰ کریم اپنا فضل فراموش اور اپنے بندوں کو نیک توفیق دے کہ تا وقتوں کو پہنچی غن اور سلامتی راجس
 کو صراط مستقیم کہتے ہیں اور جس کے دیکھانے کے لئے حضرت امام آخر الزمان جن کا مبارک لقب مسیح مہدی علیہ السلام
 ہے موجود ہو گئے ہیں اور بڑے درد دل سے منادی کر رہے ہیں ان کی پیر دی نصیب کرے آمین :



حضرت سیدہ عبدالرحمن صاحبہ رضی اللہ عنہا کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رائے

حضرت سیدہ عبدالرحمن صاحبہ کی خود نوشت مختصر سی سوانح عمری کے بعد میں ان کلمات کا اندراج بھی ضروری سمجھتا ہوں۔
جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت سیدہ صاحبہ کے متعلق ایک موقع پر شائع فرمائے۔ ایڈیٹر

”اور وہ گروہ مخلص جو ہماری طاعت میں کما و بار تجارت میں مشغول ہیں انہیں ہر ایک جی فی اللہ سیدہ عبدالرحمن صاحبہؓ
مدہاں قابل تعجب نہیں اور انہوں نے بہت سے موقع و اب کے حاصل کئے ہیں وہ اس قدر پر جوش محبت ہیں
کہ اپنی دورہ کر پھر نزدیک ہیں۔ اور ہر سلسلہ کے نگر خانہ کی بہت سی مدد کرتے ہیں اور ان کا صدقہ او
ان کی مسلسل خدمات جو محبت اور اعتقاد اور یقین سے بھری ہوئی ہیں تمام جماعت کے ذمہ قدرت لوگوں کے
لئے ایک نمونہ ہیں۔ کیونکہ تہوڑے ہیں جو ایسے ہیں کہ ایک سو روپیہ ماہواری بلاناغہ بھیجتے ہیں اور آج تک کبھی
دفعہ پان سو روپیہ تک یکمشت محض اپنی محبت اور اخلاص کے جوش سے بھیجتے رہے ہیں۔ اور جو ایک سو روپیہ ماہواری
ہے وہ اس سے علاوہ ہے۔“ (الاشہار الانصار ص ۳۴۔ اکتوبر ۱۹۹۹ء)

ایک ضروری یادداشت

حضرت سیدہ صاحبہ مدہاں رحمہاں کے فریسی تھے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کو نامزد فرمایا تھا۔ صدر انجمن کے
ان ممبروں کے ساتھ بھی (جو بعد میں خارج ہوئے) اور جنہوں نے خلافت حق سے غداری کیا (اپنے اخلاص اور حسن ظن کی وجہ سے
محبت رکھتے تھے۔ لیکن جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات پر انہوں نے خلافت کے خلاف آواز اٹھائی۔ اور سلسلہ
حق میں تفرقہ پیدا کرنا چاہا۔ تو حضرت سیدہ صاحبہؓ ان سے قطع تعلیق کر لینا ضروری سمجھا۔ نیز رعبہ تارا انہوں نے حضرت
خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی بیعت کی اور آخر دم تک اسی پر قائم رہے۔ اسی محبت و وفا میں اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملے
اللہ تعالیٰ ان پر بڑے بڑے فضل اور رحم کرے۔ انہیں اپنی رضا کے مقام پر اٹھائے۔ آمین
سیدہ صاحبہ کی ایک مختصر سی سوانح عمری انشاء اللہ بعد میں شائع ہو گی۔ وبالله التوفیق

فاکھار یعقوب عالم

